مسند
امام اعظم
ترجمہ و تشریح
حضرت علامہ مولانا
عبدالرزاق صدیقی
مکتبہ ضیاءالعلوم صدر راولپنڈی

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں سے لو اور جس سے منع کریں باز آجاؤ

مسند امام اعظم

ترجمہ و تشریح

علامہ حضرت مولانا عبدالرزاق صدیقی

ناشر: مکتبہ ضیاء العلوم

اشاعتی ضابطہ

نام کتاب: مسند امام اعظم شریف

مترجم: علامہ عبدالرزاق صدیقی مدظلہ العالی

کمپوزنگ: ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس: قاضی محمد یعقوب چشتی

پروف ریڈنگ: مولانا رضا المصطفیٰ سید مقرب حسین شاہ
حافظ شفاقت حسین

ضخامت: $\frac{23x36}{16}$ 416 صفحات

ناشر:

مکتبہ ضیائیہ دوکان نمبر I-156
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5534669-0345-6808918

مکتبہ ضیاء العلوم [illegible]
راولپنڈی پاکستان 0332-5262513

احمد بک کارپوریشن روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

اسلامک بک کارپوریشن اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی
Ph: 051-5536111

مضمون	صفحہ
تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے	9
كتاب الايمان والاسلام والقدر والشفاعة	10
توحید اور رسالت	15
مشرکین کی اولاد کے بارے میں فیصلہ دینے سے توقف کرنے کا بیان	18
اسلام کی اصل توحید کی شہادت ہے	19
باب یہ کہ بڑے بڑے گناہ کرنے سے کفر نہیں لازم آتا	20
باب مومن ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے	22
تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے	29
عمل کی ترغیب دینا	30
فرقہ قدریہ کی مذمت	33
شفاعت کا بیان	36
كتاب العلم	
طلب علم کی فرضیت کا بیان	51
علم فقہ کی تحصیل کی فضیلت	52
اہل ذکر کی فضیلت	54
رسول اللہ ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹ بات کی نسبت کرنے پر وعید	56
كتاب الطهارت	
ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت	59
بلی کے جوٹھے پانی سے وضو کرنے کا بیان	60
کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	61
دودھ پی کر نیا وضو نہ کرے	62
گوشت کھا کر نیا وضو نہ کرے	63
مسواک کرنے کا حکم	63
وضو میں اعضا تین تین بار دھوتے ہیں	65
وضو ایک ایک مرتبہ ہے	70
وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لو یا اس پر چھڑکنا	71
موزوں پر مسح کرنا	72
مسح کی مدت مقرر کرنا	79
جنابت کی حالت میں دوبارہ جماع کرنا	82
جنبی اس وقت تک نہ سوئے جب تک وضو نہ کرے	83
مومن ناپاک نہیں ہے	83
نیند میں عورت بھی ایسے ہی دیکھتی ہے جس طرح مرد دیکھتا ہے	85
حمام بدترین جگہ ہے	86
کپڑے سے منی کھرچ دینا	87
کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے	89
كتاب الصلوة	90
ستر کی حد ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے	92
ایک کپڑے میں نماز پڑھنا	92
نماز اپنے وقت میں پڑھنا	94
اسفار کی فضیلت کا بیان	95
نماز عصر قضا ہو جانے پر سخت وعید ہے	95
اذان و اقامت کا بیان	99
جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی	103

مضمون	صفحہ
گری ہوئی چیز کو مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت	103
افتتاح نماز کا بیان	105
نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھیں	112
امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے	115
تطبیق کے منسوخ ہونے کا بیان	118
امام کا بیان جبکہ وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے	118
سجدہ کی ہیئت اور کیفیت کا بیان	120
صبح کی نماز میں دعائے قنوت کا بیان	124
تشہد میں بیٹھنے کی حالت کیا ہے؟	125
تشہد کا بیان	126
امام کا نماز مختصر پڑھنا	130
چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان	131
مریض کی نماز	132
ولد الزنا، غلام اور دیہاتیوں کا امام بننا	137
دو آدمی جماعت ہیں	137
صفوں کے ملانے کی فضیلت کے بیان میں	138
جس نے فجر و عشاء کی جماعتوں میں شرکت کی	139
عشاء کی نماز تیار ہو اور کھانا آ جائے تو کیا صورت ہوگی	140
اگر کوئی تنہا فرض پڑھ آئے اور پھر مسجد میں آئے اور جماعت کھڑی ہو تو کیا کرے	140
جمعہ کے دن غسل کرنا	142
خطبہ جمعہ کا بیان	143
جمعہ کی نماز میں کیا پڑھنا چاہئے	144
جمعہ کی رات اور اس رات میں مرنے والے کی فضیلت کا بیان	145
عورتوں کو بھلائی کے کاموں اور تمام مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شرکت کی اجازت ہے	146
عید کی نماز سے پہلے اور عید کے بعد کوئی نماز نہیں	148
سفر کی نماز میں قصر کرنا	149
سواری پر نماز پڑھنا	150
وتر کا بیان	151
سہو کے دو سجدوں کا بیان	157
سجدہ تلاوت کا بیان	158
نماز میں بات چیت کرنا منع ہے	158
بھول کو ظاہر کرنے کیلئے نماز میں مردوں کو تسبیح اور عورتوں کو تصفیق کرنی چاہیے	160
کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس چیز سے نہیں	160
سورج گرہن کی نماز	161
نماز استسقاء کا بیان	165
چاشت کی نماز	167
اعتکاف کا بیان	168
تہجد کا بیان	169
فجر کی سنتیں	170
جس نے مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھیں	173
نماز ظہر کے بعد دو رکعت کا بیان	174
گھروں میں نفل نماز پڑھنا	175
کعبہ میں دو رکعت سنت پڑھنا	175
جنازہ کا بیان	176

مضمون	صفحہ
قبر میں سوال و جواب	182
قبروں کی زیارت اور مردوں پر سلام کرنے کا بیان	185
كتاب الزكوة	187
زکاۃ کا حکم	187
ہر بھلائی کا کام صدقہ ہے	187
فقیر صدقہ کا مال دوسرے کو ہدیہ کے طور پر دے سکتا ہے	188
كتاب الصوم	
روزے کی فضیلت	189
پچھنے لگوانے سے روزہ ٹوٹ جانے کا حکم منسوخ ہے	192
جنابت کی حالت میں روزہ دار کا صبح کرنا	194
روزہ دار کے لئے بوسہ لینا	195
سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے	196
پے در پے روزہ رکھنے اور خاموشی کا روزہ رکھنے کی ممانعت	198
ایام تشریق اور شک کے دن روزہ رکھنا منع	199
اعتکاف کرنا اور اپنی منت پوری کرنا	200
كتاب الحج	
حج میں جلدی کرنا	201
حاجی کی مغفرت ہے	201
حج زور سے لبیک کہنے اور قربانی کرنے کا نام ہے	201
احرام باندھنے کی جگہیں	202
محرم کا لباس	203
محرم کیلئے خوشبو کا استعمال	205
تمتع کا بیان	205
محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانا	209
محرم کے لئے کس چیز کا مارنا جائز ہے	210
محرم کا نکاح کرنا	211
محرم کا پچھنے لگوانا	211
رکن اور حجر اسود کو بوسہ دینا	212
عرفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا	214
کنکری پھینکنے کے بیان میں	216
اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہونا	217
تمتع اور قران کا بیان	218
رمضان اور عمرہ کی فضیلت	224
نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کا بیان	225
كتاب النكاح	
خطبہ نکاح	226
نکاح کا حکم	227
کنواری لڑکیوں سے نکاح کی ترغیب دلانا	228
بوڑھی، بیوہ اور بچے والی مطلقہ عورت سے نکاح کرنے سے پرہیز کرنا	228
بانجھ عورت سے نکاح کرنے سے پرہیز	230
عورت کا منحوس ہونا	231
کنواری اور ثیبہ عورت سے اس کی شادی میں اجازت لینا	232
باکرہ کی رضا حاصل کی جائے اور ثیبہ سے اجازت لی جائے	233
بغیر رضامندی عورت کا نکاح جائز نہیں ہے	235

مضمون	صفحہ
ایک عورت اور اس کی پھوپھی یا خالہ کو ایک ساتھ نکاح میں لانے کی ممانعت	237
متعہ حرام ہے	238
عزل کا بیان	241
عورتوں کے پاس کس طرف سے چاہیں آنا	241
دبر میں عورتوں سے وطی کرنا حرام ہے	242
نسب صاحب فراش کا ہے	244
کتاب الاستبراء	
رحم کو صاف اور بری کرنا	244
کتاب الرضاع	
دودھ کے رشتوں اور نسب کے رشتوں کی حرمت برابر ہے	245
کتاب الطلاق	
طلاق میں مزاح کرنے کا بیان	247
عدت کا بیان	247
حیض میں طلاق دینا	248
طلاق کو تماشا بنانا حرام ہے	249
دیوانہ کی طلاق، طلاق نہیں ہے	249
صرف اختیار دینے سے عورت مطلقہ نہیں ہوتی	250
منکوحہ لونڈی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہے	250
لونڈی کی طلاق کا بیان	251
طلاق مبتوتہ میں عورت کیلئے مکان اور نفقہ ہے	251
عورت کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو	252
سورۃ بقرہ میں وفات کی مذکورہ مدت عدت منسوخ ہے	253
وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو (الخ)	254
ایلاء بالکلام کا بیان	254
خلع کا بیان	255
کتاب النفقات	
خرچ اخراجات کا بیان	255
کتاب التدبیر	
مدبر کی بیع کرنے کا بیان	257
ولا کا بیان	258
ولا کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت (الخ)	258
کتاب الایمان	
جھوٹی قسم کھانے کی ممانعت	259
گناہ کی منت ماننا اور اس میں (الخ)	260
یمین لغو کا بیان	261
قسم میں استثناء لانے سے قسم باطل ہے	262
کتاب الحدود	
شراب، جوا اور اس طرح کی دوسری (الخ)	263
شراب نوشی اور چوری کی سزا (الخ)	263
وہ مقدار مالیت جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے	267
حدود کے دور کیے جانے کا بیان	267
شادی شدہ زنا کاری کے سنگسار کرنے کا بیان	267
ذمی کے قتل پر مسلمان سے قصاص لیا جائیگا	273
کتاب الجہاد	
مجاہدین کی عورتوں سے پیچھے رہ جانے والوں کا خیانت کرنا حرام ہے	273
وصیت کا بیان جو لشکر بھیجتے وقت کی جاتی ہے	274

مضمون	صفحہ
شغار سے ممانعت کا بیان	276
خمس کو تقسیم سے قبل بیچنے کی ممانعت	278
کتاب البیوع	279
مشتبہ چیزوں سے پرہیز	
شراب پر اور اس کے متعلقات پر لعنت ہے	279
سود خور پر لعنت ہے	281
سود ادھاری میں ہے	281
چھ چیزوں میں زیادتی سود ہے	281
دو غلاموں کو ایک غلام کے بدلے میں خریدنا	282
فریب والوں کی ممانعت	283
بیع مزابنہ و محاقلہ سے ممانعت	283
میوہ کو سرخ یا زرد ہونے سے پہلے خریدنا	284
مشتری کی طرف سے شرط کر لینے کا بیان	285
بیع پر بیع کرنے کی ممانعت	285
شکاری کتے کی قیمت وصول کرنے میں رخصت	287
تنگ دست کو مہلت دینا	288
خرید و فروخت میں دھوکے کی ممانعت	289
کتاب الرهن	
رہن کا بیان	290
کتاب الشفعة	
شفعہ کا بیان	290
کتاب المزارعة	
مزارعت کا بیان	293
کتاب الفضائل	
حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل	294
حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل	300
حضرت عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے فضائل	301
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل	301
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل	303
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	304
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی منقبت	304
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بیان میں	305
حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	310
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	311
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	312
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	317
حضرت ابراہیم، علقمہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہم کے فضائل	317
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت	318
کتاب فضل امة صلى الله عليه و آله وسلم	
رسول اللہ ﷺ کی امت کی فضیلت کا بیان	319
كتاب الاطعمة والاشربة والضحايا والصيد والذبائح	322
ہر کچلی دار جانور کا کھانا منع ہے	323
گھریلو گدھوں کے کھانے کی ممانعت	323
حشرات الارض کی کھانے کی ممانعت	323
گوہ کے کھانے کی ممانعت	324
سدھائے ہوئے کتوں کے ذریعے شکار کرنا	325

مضمون	صفحہ
ٹڈی کے کھانے میں اختیار ہے	326
جانوروں کو ہدف بنانے کی ممانعت	327
عورت کا پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے	328
ذوالحجہ کے ابتدائی 10 دنوں کی فضیلت	330
مرغ کی فضیلت	333
ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت	334
سونے چاندی کے برتن میں پینا منع ہے	335
نبیذ کا پینا	341
شراب کی قیمت کا کھانا حرام ہے	343
كتاب اللباس والزينة	344
رسول اللہ ﷺ کی کلاہ اقدس	345
سدل کا بیان	345
ریشم اور دیباج پہننے کی ممانعت	346
تصویروں کا بیان	346
مہندی سے بالوں کو خضاب کرنا	347
کتم سے خضاب کرنا	348
داڑھی کے اطراف وجوانب کی اصلاح کرنا	349
كتاب الطب وفضل المرض والرقى والدعوات	
طب، مرض کی برکت، دم اور دعاؤں کا بیان	350
كتاب الاداب	
باب الادب	360
نرمی اور خوش خلقی	362
علم نجوم میں نظر کرنا منع ہے	367
زمانہ کو برا نہ کہو	377
کسی کی مصیبت پر خوش ہونا منع ہے	378
كتاب الرقاق	
دل نرم کرنے والی باتوں کا بیان	379
كتاب الجنايات	
جنایات کا بیان	382
كتاب الاحكام	
احکام کا بیان	383
كتاب الفتن	
فتنوں کا بیان	392
كتاب التفسير	
تفسیر قرآن	395
كتاب الوصايا والفرائض	
وصایا اور فرائض کا بیان	408
كتاب القيامة وصفة الجنة	
قیامت کا بیان اور جنت کی صفت	413

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ الْاَعْمَالِ بِالنِّيَاتِ

باب "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

حدیث ۱: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ"

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ یحییٰ سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن ابراہیم تیمی سے وہ علقمہ بن وقاص لیثی سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر ایک آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہے پس جس کی ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول کی خاطر تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہے (یعنی اس کا ثواب ہے) اور جس نے ہجرت دنیا کی خاطر کی وہ اُسے حاصل ہو اور اس کی ہجرت کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے ہے تو اس کی ہجرت کا پھل بس وہ ہی ہے جو اس نے نیت کی ہے۔

مشکل الفاظ: امرئ ۔ شخص، آدمی، یصیبھا : وہ اسکو پہنچے یا وہ اسے کو پالے

مختصر تشریح: اس حدیث پاک میں نیت کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ ایک مسلمان کا ظاہری عمل بیشک کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو جب تک اس کے عمل کے پیچھے کارفرما نیت اچھی نہیں ہوگی اس وقت تک اس کے عمل کا کوئی فائدہ آخرت میں حاصل نہیں ہوگا۔

كِتَابُ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْقَدْرِ وَالشَّفَاعَةِ

"ایمان، اسلام، تقدیر اور شفاعت کی کتاب"

بَابُ ۲ شَرائع الاسلام وَ ذم القدرية

باب ارکانِ اسلام اور قدریہ کی مذمت

حدیث ۲: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ بَيْنَا مَعَ صَاحِبٍ لِّيْ بِمَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ اَبْصَرْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ هَلْ لَّكَ اَنْ نَّاْتِيَهٗ فَنَسْاَلَهٗ عَنِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَلُهٗ فَاِنِّيْ اَعْرِفُ بِهٖ مِنْكَ قَالَ فَانْتَهَيْنَا ، اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا نَتَقَلَّبُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَرُبَمَا قَدِمْنَا الْبَلْدَةَ بِهَا قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ فِيْمَا نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبْلِغْهُمْ مِّنِّيْ اِنِّيْ مِنْهُمْ بَرِئٌ وَلَوْ اَنِّيْ وَجَدْتُ اَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهٗ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذَا اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيْلٌ اَبْيَضُ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَيِّبُ الرِّيْحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَدَدْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُدْنُ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا حَتّٰى اَلْصَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَائِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

مِنَ اللّٰهِ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا مِنْ تَصْدِيْقِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَاهِيَ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُحْسِنٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى هِيَ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ لَّهَا شَرَائِطُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ، قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَقُمْنَا فِيْ اِثْرِهٖ فَمَا نَدْرِيْ اَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَاَيْنَا شَيْئًا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ وَاللّٰهِ مَا اَتَانِيْ بِصُوْرَةٍ اِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الصُّوْرَةَ

یحییٰ بن یعمر امام ابوحنیفہ کے استاذ کہتے ہیں کہ میں اپنے ہمراہی کے ساتھ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھا کہ اچانک عبداللہ بن عمر نظر آئے میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا چاہتے ہو کہ ہم ان کے پاس جا کر تقدیر کا مسئلہ پوچھیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں تو میں نے کہا اچھا مجھے سوال کرنے دو۔ کیونکہ میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں یحییٰ کہتے ہیں کہ پھر ہم حضرت عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا۔ اے ابوعبدالرحمٰن ہم اس سرزمین پر چلتے پھرتے ہیں اور کبھی ایسے شہر

میں بھی ہمارا گزر ہوتا ہے جس کے باشندے کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔ تو ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں۔ آپ نے فرمایا ان کو میری طرف سے یہ بات پہنچا دو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور بری ہوں۔ اور اگر میں کچھ مددگاروں کو پالوں تو ایسے لوگوں سے جہاد کروں گا۔ پھر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ ہم صحابہ کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک نہایت سفید رنگ کا جس کی زلفیں کندھوں پر لٹکی ہوئیں۔ خوشبو میں مہکتا ہوا، سفید کپڑے پہنے ہوئے سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ قریب آ کر السلام علیک یا رسول اللہ اور السلام علیکم کہا رسول اللہ ﷺ نے بھی سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی پھر اس نے ادب سے کہا کہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں یا رسول اللہ تو آپ ﷺ نے فرمایا آ جاؤ تو وہ ایک دو قدم اور قریب ہوا۔ پھر کھڑے ہو کر دوبارہ پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا اور قریب ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں قریب آ تو وہ قریب آ بیٹھا۔ اور اپنے گھٹنے حضور ﷺ کے گھٹنوں سے جوڑ لئے۔ پھر بولا مجھے ایمان کی حقیقت بتایئے آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور اس بات پر ایمان لائے کہ قیامت کے دن اس سے ملاقات ہوگی۔ اور آخرت کے اور اس پر کہ جو تقدیر بھلی ہے یا بری وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کا صدقت کہنا اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنا ہمارے لئے حیرانی کا باعث ہوا۔ گویا کہ وہ پہلے سے جانتا ہے پھر کہنے لگا کہ شرائع اسلام (ارکان اسلام) بتایئے کہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں نماز پڑھنا، زکوۃ دینا، حج بیت اللہ کرنا جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہے، رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا، اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم کو اس کے قول صدقت پر پھر تعجب ہوا۔ پھر بولا مجھے احسان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کیا ہے تو آپ

ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ کہ تو ہر عمل کو اس طرح سرانجام دے کہ گویا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر تجھ کو یہ حالت نصیب نہ ہو تو کم از کم یہ خیال کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اس نے کہا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو کیا میں محسن ہوں تو آپ نے فرمایا ہاں بیشک کہنے لگا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھ کو قیامت کا حال بتایئے کہ وہ کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ اس کی چند نشانیاں ہیں۔ پھر فرمایا کہ بیشک اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی، بارش کب ہوگی، عورت کے رحم میں کیا ہے۔ کل انسان کیا کرے گا اور یہ کہ انسان کس جگہ مرے گا اور بیشک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہہ کے ہمارے سامنے ہی لوٹ گیا۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ذرا بلانا اس آدمی کو۔ ہم اس کے نشان قدم پر دوڑ پڑے۔ مگر ہم کو اس کا کچھ پتہ نہ چلا اور نہ سمجھے۔ کہ کدھر غائب ہو گیا۔ یہی بات ہم نے نبی کریم ﷺ سے کہی آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ تم کو تمہارے دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔ اللہ کی قسم ہے۔ "اللہ کی قسم ہے اس موقع کے علاوہ وہ جب کبھی کسی صورت میں نمودار ہوئے میں نے اُن کو پہچان لیا۔"

حدیث۳: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صُوْرَةِ شَابٍّ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْنُوْ فَقَالَ اُدْنُهْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ فَقَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لِقَوْلِهٖ

صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ فَمَا شَرَائِعُ الْإِسْلَامِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَمَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فَقَفّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطَلَبْنَا فَلَمْ نَرَلَهُ أَثَرًا فَأَخْبَرْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذٰلِكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ.

حضرت ابو حنیفہ حماد سے روایت کی انہوں نے ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی پاک ﷺ کے پاس ایک سفید پوش جوان آدمی کی صورت میں آئے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا "وعلیک السلام" پھر اس نے کہا یا رسول اللہ کیا میں قریب آسکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا آجاؤ پھر اس شخص نے کہا ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان لانا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور اچھی اور بری تقدیر پر اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ ہم نے اس کے اس لفظ پر تعجب کیا کیونکہ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے جانتا ہے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ شرائع اسلام کیا کیا ہیں، آپ نے فرمایا نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم اس کے اس لفظ پر حیران ہوئے گویا کہ وہ جانتا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں عمل

کرے گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ حالت نہ ہو تو کم از کم یہ خیال کر کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ وہ پھر بولا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اس نے پھر سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی اس پر آپ نے فرمایا اس بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ وہ واپس چلا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذرا اس شخص کو بلاؤ تو عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم اس کو ڈھونڈنے نکلے۔ لیکن اس کا نشان نہ پایا۔ اور واپس آکر آپ کو خبر دی کہ وہ تو نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تم کو دینی احکام سکھانے آئے تھے۔

بَابُ ٣ التَّوْحِيْدُ وَالرِّسَالَةُ

باب ۳ توحید اور رسالت کے بیان میں

حدیث ٤ . اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثُوْهُ اَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَتْ لَهُ رَاعِيَةٌ تَتَعَاهَدُ غَنَمَهُ وَاَنَّهُ اَمَرَهَا تَتَعَاهَدُ شَاةً فَتَعَاهَدَتْهَا حَتّٰى سَمِنَتِ الشَّاةُ وَاشْتَغَلَتِ الرَّاعِيَةُ بِبَعْضِ الْغَنَمِ فَجَاءَ الذِّئْبُ فَاخْتَلَسَ الشَّاةَ وَقَتَلَهَا فَجَاءَ عَبْدُاللهِ وَفَقَدَ الشَّاةَ فَاَخْبَرَتْهُ الرَّاعِيَةُ بِاَمْرِهَا فَلَطَمَهَا ثُمَّ نَدِمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَعَظَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ وَقَالَ ضَرَبْتَ وَجْهَ مُؤْمِنَةٍ فَقَالَ سَوْدَاءُ لَاعِلْمَ لَهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ سَاَلَهَا اَيْنَ اللهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا فَاَعْتَقَهَا.

چند صحابہ کرام کے واسطے سے حضرت عطاء حضرت ابو حنیفہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ کے پاس ایک لڑکی ملازمہ تھی وہ ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔

اوران کی خدمت بھی کیا کرتی تھی۔ انہوں نے اس کی نگرانی میں ایک اور بکری دی جس کی وہ دیکھ بھال کرتی یہاں تک کہ وہ خوب موٹی تازی ہوگئی ایک روز وہ لڑکی کسی اور بکری کے دھیان میں تھی کہ اچانک بھیڑیا آیا اور اس بکری کو اچک لے گیا اور چیر پھاڑ ڈالا۔ جب عبداللہ آئے تو انہوں نے اس کو نہ پایا۔ لڑکی نے پورا واقعہ بیان کیا۔ حضرت عبداللہ نے غصہ میں آ کر اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا پھر نادم ہوئے اور آ کر رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ایک بے قصور مومنہ کو مارا۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ وہ ایک حبشی عورت ہے اس کو ایمان کا کیا پتہ۔ حضور ﷺ نے ایک آدمی بھیج کر اس کو بلایا اور اس سے پوچھا خدا کہاں ہے اس نے جواب دیا آسمان میں ہے۔ پھر فرمایا میں کون ہوں اس نے کہا کہ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ تو مومنہ ہے اس کو آزاد کر دو۔ لہذا حضرت عبداللہ نے اس کو آزاد کر دیا۔

تشریح: معاشرے میں رہتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق فرائض کا خیال رکھنا لازم قرار دیا ہے۔ اسلام نے ایک آقا اور غلام، ایک مالک اور ملازم کے حقوق کا بھی تعین کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح خود پہنتے ہو اسی طرح ان کو بھی پہناؤ۔ جس طرح خود کھاتے ہو ان کو بھی اسی طرح کھلاؤ۔ اور ان کو کوئی ایسا کام نہ دو جوان کیلئے مشکل ہو۔

حدیث بالا میں اس بات کو سمجھایا گیا ہے کہ بلاوجہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اس کا حتی الامکان ازالہ کیا جائے۔

حدیث ۵: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اِنْهَضُوْا بِنَا نَعُوْدُ جَارَنَا الْیَهُوْدِیَّ

قَالَ فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَوَجَدَهٗ فِی الْمَوْتِ فَسَاَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْهِ فَلَمْ یُکَلِّمْهُ اَبُوْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ اِشْهَدْ لَهٗ فَقَالَ الْفَتٰی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَبِیْ نَسَمَةً مِّنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّهٗ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اِنْهَضُوْا بِنَا نَعُوْدُ جَارَنَا الْیَهُوْدِیَّ قَالَ فَوَجَدَهٗ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ اِلٰی اَبِیْهِ قَالَ فَاَعَادَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَوَصَفَ الْحَدِیْثَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلٰی اٰخِرِهٖ عَلٰی هٰذِهِ الْهَیْاَةِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَبِیْ نَسَمَةً مِّنَ النَّارِ

حضرت ابوحنیفہ نے حضرت بریدہ بن الحصیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو ہم اپنے پڑوسی یہودی کی عیادت کر آئیں۔ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت اس کے پاس پہنچے تو اس کو نزع کی حالت میں پایا۔ آپ نے اس کی حالت اس سے پوچھی پھر فرمایا کہ اقرار کرے کہ اللہ کے سوا خدا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس پر یہودی نے اپنی باپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ مگر وہ کچھ نہ بولا۔ نبی پاک ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا کہ اس بات کا اقرار کر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہودی نے دوبارہ باپ کی طرف دیکھا تو اس کا باپ بولا اقرار کرلے تو اس جوان نے کہا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس

نے میرے ذریعہ ایک انسان کو دوزخ کی آگ سے بچایا۔

اور ایک روایت اس طرح ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا چلو ہم اپنے ایک یہودی پڑوسی کی بیمار پرسی کریں۔ راوی نے کہا کہ جب حضور ﷺ اس کے قریب پہنچے تو اس کو جان کنی کی حالت میں پایا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تو اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے کہا ہاں بیشک۔ پھر فرمایا کیا تو اقرار کرتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس پر اس یہودی نے نظر اٹھا کر اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ راوی نے کہا کہ آپ نے اپنا کلام دہرایا۔ اس روایت میں تین مرتبہ تکرار ہے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

یہاں تک کہ مریض نے کہا میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایک انسان کو میرے طفیل دوزخ کی آنچ سے محفوظ رکھا۔

مشکل الفاظ: انھضوا۔ اٹھو، چلو۔ نعود۔ ہم بیمار پرسی کریں۔ الفتی۔ نوجوان، القذ۔ اس نے بچایا۔ نسمۃ۔ آگ، آنچ۔

بَابُ ۴ اَلتَّوَقُّفُ فِی ذَارِی الْمُشْرِکِیْنَ

مشرکین کی اولاد کے بارے میں فیصلہ دینے سے توقف کرنے کا بیان

حدیث ۶: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ وَیُنَصِّرَانِهٖ قِیْلَ فَمَنْ مَّاتَ صَغِیْرًا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر پیدا ہونے والا بچہ اپنی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اگر بچپن میں مر گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ آئندہ زندگی میں کیا کرنے والے ہیں۔

مشکل الفاظ: مولود۔ پیدا ہونے والا یھودانہ وہ دونوں اس کو یہودی بناتے ہیں۔ ینصرانہ وہ دونوں اس کو عیسائی بناتے ہیں۔

تشریح: مسلمانوں کے بچوں کے بارے میں علماء اس کے قائل ہیں کہ وہ جنتی ہیں اور مشرکین اور غیر مسلموں کے بچے کے بارے میں اختلاف ہے۔ یہ معاملہ مشیت ایزدی پر موقوف ہے یہی امام اعظم صاحب کا موقف ہے۔

بَابُ ۵ اَصْلُ الْاِسْلَامِ الشَّهَادَةُ

باب اسلام کی اصل توحید کی شہادت ہے

حدیث ۷: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو حکم ہے کہ میں کافروں سے اس وقت لڑتا اور جہاد کرتا رہوں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں جب وہ کلمہ توحید کہہ لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیں گے۔ مگر کسی شرعی حق میں پھر ان کی دلی حالت کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔

مشکل الفاظ: اُمِرْتُ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اَنْ اُقَاتِلَ۔ یہ کہ میں جہاد

کروں۔ عَصَمُوْا۔ انہوں نے بچالیا۔

تشریح: کفار کے خلاف علی الاعلان جہاد کے حکم کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اگر کافر کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو جاتے ہیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ حسابھم علی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ زبان سے کلمہ پڑھیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا اگر چہ وہ دل سے اسلام کی حقانیت کے قائل نہ ہوں۔

بَابُ ٦ عدم کُفر اہل الکَبائِر

باب یہ کہ بڑے بڑے گناہ کرنے سے کفر نہیں لازم آتا

حدیث ۸: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ مَاکُنْتُمْ تَعُدُّوْنَ الذُّنُوْبَ شِرْکًا قَالَ لَا قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ ذَنْبٌ تَبْلُغُ الْکُفْرَ قَالَ لَا اِلَّا الشِّرْکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔

حضرت ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا کہ کیا تم کبیرہ گناہوں کو شرک شمار کرتے ہو تو انہوں نے کہا نہیں۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اس امت میں کوئی گناہ ایسا ہے جو کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں سوائے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کے۔

مشکل الفاظ: تعدون۔ تم شمار کرتے ہو۔ الذنوب۔ گناہ (کبیرہ گناہ)۔

تشریح: خوارج کے نزدیک کبیرہ گناہ کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ جبکہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ بڑے گناہ کی وجہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے۔ یہ حدیث اس کی بین دلیل ہے۔

حدیث نمبر ۹: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنْ

طَاؤُسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی ابْنِ عُمَرَ فَسَالَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَرَاَیْتَ الَّذِیْنَ یُکَسِّرُوْنَ اَغْلَاقَنَا وَیَنْقُبُوْنَ بُیُوْتَنَا وَیُغِیْرُوْنَ عَلٰی اَمْتِعَتِنَا اَکَفَرُوْا قَالَ لَا قَالَ اَرَاَیْتَ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَتَاَوَّلُوْنَ عَلَیْنَا وَیَسْفِکُوْنَ دِمَاءَ نَا اَکَفَرُوْا قَالَ لَا حَتّٰی یَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی اِصْبَعِ ابْنِ عُمَرَ وَھُوَ یُحَرِّکُھَا وَیَقُوْلُ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ رَوَاہُ جَمَاعَةٌ فَرَفَعُوْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے پوچھنے لگا اے ابو عبدالرحمن ذرا بتایئے کہ جو لوگ ہمارے تالے توڑتے ہیں ہمارے گھروں میں نقب زنی کرتے ہیں۔ اور ہمارا مال ومتاع لوٹتے ہیں کیا وہ کافر ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر پوچھا کہ بتایئے تاویلیں کرتے ہیں ہمارا خون بہاتے ہیں کیا وہ کافر ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کو انگلی ہلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور وہ کہتے جا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت یہی ہے اس حدیث کو ایک جماعت نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

مشکل الفاظ: یکسرون۔ وہ توڑتے ہیں۔ اغلاقنا۔ ہمارے تالے۔ ینقبون۔ نقب زنی کرتے ہیں۔ یعنی دیوار وغیرہ توڑ کر اندر لوٹتے ہیں۔ یغیرون۔ وہ لوٹتے ہیں۔ امتعتنا۔ ہمارا مال ومتاع۔ یتاولون۔ وہ تاویلیں کرتے ہیں۔ یسفکون۔ وہ بہاتے ہیں۔

تشریح: اس حدیث میں بھی بڑے بڑے گناہوں کے مرتکبین کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ ان جرائم کی وجہ سے کافر ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا جب تک یہ لوگ شرک نہ کریں اس وقت تک وہ کافر نہ ہوں گے۔

بَابُ۷ عدم خُلُود المؤمِنِينَ فِى النَّارِ

باب مومن ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے

حدیث ۱۰: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا اَنَا رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَآءِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرِقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّىْ سَاعَةً ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرِقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّىْ سَاعَةً ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرِقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرِقَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ اَبِى الدَّرْدَآءِ السَّبَابَةِ يُؤْمِىْ اِلٰى اَرْنَبَتِه.

حضرت عبداللہ بن حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ابو الدرداء صحابی رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سواری پر سوار تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابو الدرداء جو شخص یہ اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کیلئے جنت واجب ہوئی۔ حضرت ابو الدرداء کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تھوڑی دیر چپ رہے اور کچھ راستہ طے کیا۔ پھر فرمایا کوئی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کیلئے جنت واجب ہوئی۔ میں نے پھر کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ آپ نے پھر سکوت فرمایا اور تھوڑا راستہ طے کیا پھر ارشاد فرمایا جو اقرار کرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ

میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کیلئے جنت واجب ہوئی۔ میں نے پھر کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے تو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ زنا کرے اور چوری کرے اور اگرچہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ ابوالدرداء اپنی شہادت کی انگلی سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

مشکل الفاظ: سار ساعة ۔ تھوڑی دیر چلے۔ وان رغم انف ابی الدرداء۔ بیشک ابوالدرداء کی ناک گرد آلود ہو۔ یہ ایک عربی محاورہ ہے جو ایسے موقع پر بولا جاتا ہے جس طرح اردو میں کہا جاتا ہے کہ یہ کام ہوگا بیشک تم الٹے لٹک جاؤ۔ السبابة۔ شہادت کی انگلی۔ ارنبته۔ ان کی ناک۔

تشریح: اس حدیث میں خوارج کے عقائد کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں واضح ارشاد ہے کہ بیشک آدمی زنا اور چوری کا مرتکب ہو وہ جنت میں کلمہ شہادت کی وجہ سے جائے گا۔ مگر گناہ کبیرہ کی وجہ سے ابتداء میں سزا بھگت کر جنت میں جائے گا اور اگر اللہ چاہے یا انبیاء و صلحاء کی سفارش سے ابتداء سے ہی جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔

حدیث ۱۱: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِىِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ مُعَاذٌ حِمْصَ اَتَاهُ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ مَاتَرٰى فِىْ رَجُلٍ وَصَلَ الرَّحِمَ وَبَرَّ وَصَدَقَ الْحَدِيْثَ وَاَدَّى الْاَمَانَةَ وَعَفَّ بَطْنُهٗ وَفَرْجُهٗ وَعَمِلَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ شَكَّ فِى اللهِ وَرَسُوْلِه قَالَ اِنَّهَا تُحْبِطُ مَا كَانَ مَعَهَا مِنَ الْاَعْمَالِ قَالَ فَمَا تَرٰى فِىْ رَجُلٍ رَكِبَ الْمَعَاصِىَ وَسَفَكَ الدِّمَاءَ وَاسْتَحَلَّ الْفُرُوْجَ وَالْاَمْوَالَ غَيْرَ اَنَّهٗ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مُخْلِصًا قَالَ مُعَاذٌ اَرْجُوْ

وَاَخَافُ عَلَيْهِ فَقَالَ الْفَتٰى وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ هِىَ الَّتِىْ اَحْبَطَتْ مَانَفَعَهَا مِنْ عَمَلٍ مَا تَضُرُّ هٰذِهٖ مَا عَمِلَ مَعَهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مُعَاذٌ مَا اَزْعَمُ اَنَّ رَجُلاً اَفْقَهُ بِالسُّنَّةِ مِنْ هٰذَا.

حضرت ابوحنیفہ حارث سے وہ ابوسلمی خولانی سے انہوں نے کہا کہ جب حضرت معاذ نے حمص میں قدم رنجہ فرمایا تو ایک نوجوان آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ایسے آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے صلہ رحمی کی اور نیکی کی۔ اور سچی بات کی اور امانت ادا کی اور اپنے پیٹ اور فرج کو (حرام سے) بچایا۔ اور حتی المقدور کام کئے مگر اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں شک کیا۔ حضرت معاذ نے فرمایا کہ اس کا یہ شک اس کے اعمال کو جلا دے گا۔ اس نوجوان نے کہا کہ ایسے آدمی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو گناہوں کا مرتکب ہوا اور خونریزی کی۔ زناکاری کی اور غصب مال کو حلال جانا مگر اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا خلوص دل سے اقرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں (نجات) کی امید رکھتا ہوں اور سزا کا خوف بھی رکھتا ہوں اس جوان نے کہا اگر اس کے شک نے اس کے اچھے اعمال کو جلا دیا تو اس کے اعمال سیئہ اس کے خلوص دل کی شہادت کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ یہ (کہہ کر) وہ واپس چلا گیا۔ حضرت معاذ نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ سنت کو جاننے والا کوئی نہیں۔

مشکل الفاظ: شاب۔ نوجوان، عفّ۔ بچایا، تحبط۔ اس نے جلا دیا۔

سفک۔ اس نے خون بہایا، استحل۔ اس نے حلال جانا، الفتی نوجوان، ماتضر۔ اس نے نقصان نہیں دیا۔

تشریح: اس حدیث میں ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کو شرط نجات قرار دیا گیا ہے کتنے ہی اچھے اعمال کیوں نہ ہوں مگر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے سب کچھ بیکار ہے مگر گناہوں کے باوجود ایمان کی موجودگی میں نجات کی امید رکھی جاتی ہے۔

حدیث نمبر ۱۲: حَمَّادٌ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِىْ مَالِكِ الْاَشْجَعِىِّ عَنْ رُبْعِىِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَدْرُسُ الْاِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْىُ الثَّوْبِ وَلَا يَبْقٰى اِلَّا شَيْخٌ كَبِيْرٌ اَوْ عَجُوْزٌ فَانِيَةٌ يَقُوْلُوْنَ قَدْ كَانَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا يَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ صِلَةُ بْنُ زَيْدٍ فَمَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ يَا عَبْدَاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا يَصُوْمُوْنَ وَلَا يُصَلُّوْنَ وَلَا يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ يَنْجُوْنَ بِهَا مِنَ النَّارِ.

حضرت حماد ابوحنیفہ وہ ابومالک الاشجعی وہ ربعی بن حراش سے وہ حذیفہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اسلام اسطرح مٹ جائیگا جس طرح کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں۔ ایک بوڑھے یا ایک بڑھیا کے سوا کوئی بھی باقی نہ بچے گا جو کہیں گے کہ (پہلے زمانے میں) ایک قوم تھی جو لاالہ الا اللہ کہا کرتی تھی اور یہ خود لاالہ الا اللہ نہیں کہیں گے تو صلہ بن زید کہنے لگے اے عبداللہ ان کو لاالہ الا اللہ کہنا کیا نفع دیگا جبکہ نہ وہ نماز پڑھتے تھے نہ وہ روزہ رکھتے تھے نہ حج ادا کرتے تھے اور نہ زکوۃ دیتے تھے۔ حضرت حذیفہ نے جواب دیا کہ وہ اسکے ذریعے دوزخ کی آگ سے نجات پالیں گے۔

مشکل الفاظ: شیخ کبیر۔ بڑا بوڑھا۔ عجوز فانیۃ۔ پھونس بڑھیا۔ ینجون۔ وہ نجات پائیں گے۔

تشریح: قرب قیامت میں اعمال صالحہ کرنے والے ختم ہو جائیں گے وہ اس وقت مسلمان ہوں گے جو صرف کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو حق

جانتے ہوں گے۔ اللہ کی وحدانیت اور رسالت کی گواہی جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ کیلئے کافی ہے ہاں اگر اللہ چاہے تو سزا دے کر جنت میں بھیجے یا شفاعت رسول سے ابتداً جنت میں داخل فرمادے۔

حدیث نمبر۱۳: اَبُوْحَنِیْفَةَ وَالْمُسْعَرُ عَنْ یَزِیْدَ قَالَ کُنْتُ اَرٰی رَاْیَ الْخَوَارِجِ فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ بِخِلَافِ مَا کُنْتُ اَقُوْلُ فَانْقَذَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ.

حضرت ابوحنیفہ اور مسعر یزید سے روایت کرتے ہیں کہ یزید نے کہا کہ میں پہلے بھی خوارج کی رائے رکھتا تھا تو میں نے بعض اصحاب رسول ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ کا ارشاد مبارک اس کے خلاف ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ تو اللہ نے مجھ کو اس برے عقیدے سے نجات بخشی۔

مشکل الفاظ: راء ی الخوارج۔ خوارج کی رائے یعنی ان کا عقیدہ۔
فانقذنی۔ تو اس نے مجھے بچالیا۔

تشریح: خوارج کا عقیدہ یہ ہے کہ جو مسلمان گناہ کبیرہ کرتا ہے تو اس وجہ سے کافر ہو جاتا ہے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔ اس حدیث میں اس عقیدہ کی واضح نفی کی گئی ہے۔

حدیث نمبر۱۴: اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ کُنَّا مَعَ عَلْقَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ فَسَاَلَہٗ عَلْقَمَةُ فَقَالَ لَہٗ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ بِبِلَادِنَا قَوْمًا لَایُثْبِتُوْنَ لِاَنْفُسِہِمُ الْاِیْمَانَ وَیَکْرَہُوْنَ اَنْ یَّقُوْلُوْا اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَالَ وَمَالَہُمْ لَا یَقُوْلُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّا اِذَا اَثْبَتْنَا لِاَنْفُسِنَا الْاِیْمَانَ جَعَلْنَا لِاَنْفُسِنَا الْجَنَّةَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھٰذَا مِنْ خُدَعِ الشَّیْطٰنِ وَحَبَائِلِہٖ وَحِیَلِہٖ اَلْجَاَھُمْ اِلٰی اَنْ دَفَعُوْا اَعْظَمَ مِنَّةِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ وَھُوَ الْاِسْلَامُ وَخَالَفُوْا سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

رَاَیْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَرَضِیَ عَنْہُمْ یُثْبِتُوْنَ الْاِیْمَانَ لِاَنْفُسِہِمْ وَیَذْکُرُوْنَ ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لَہُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ وَ لَا یَقُوْلُوْنَ اِنَّا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَوْعَذَّبَ اَھْلَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَھْلَ اَرْضِہٖ لَعَذَّبَہُمْ وَھُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَہُمْ فَقَالَ لَہٗ عَلْقَمَةُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَوْعَذَّبَ الْمَلَائِکَةَ الَّذِیْنَ لَمْ یَعْصُوْہُ طَرْفَةَ عَیْنٍ عَذَّبَہُمْ وَھُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَہُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ ھٰذَا عِنْدَنَا عَظِیْمٌ فَکَیْفَ نَعْرِفُ ھٰذَا فَقَالَ لَہٗ یَا ابْنَ اَخِیْ مِنْ ھٰہُنَا ضَلَّ اَھْلُ الْقَدْرِ فَاِیَّاکَ اَنْ تَقُوْلَ بِقَوْلِہِمْ فَاِنَّہُمْ اَعْدَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی الرَّادُّوْنَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ ﷺ قُلْ فَلِلّٰہِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْشَاءَ لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ فَقَالَ لَہٗ عَلْقَمَةُ اُشْرَحْ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ شَرْحًا یُذْھِبُ عَنْ قُلُوْبِنَا ھٰذَا الشُّبْھَةَ فَقَالَ اَلَیْسَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی دَلَّ لِلْمَلَائِکَةِ عَلٰی تِلْکَ الطَّاعَةِ وَاَلْھَمَھُمْ نِعَمٌ اَنْعَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھَا عَلَیْہِمْ قَالَ نَعَمْ فَلَوْطَالَبَھُمْ بِشُکْرِ ھٰذِہِ النِّعَمِ مَاقَدَرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ وَقَصَّرُوْا وَکَانَ لَہٗ اَنْ یُّعَذِّبَھُمْ بِتَقْصِیْرِ الشُّکْرِ وَھُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَّھُمْ

حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ ہم علقمہ اور عطاء بن ابی رباح کے ساتھ بیٹھے تھے کہ علقمہ نے عطاء سے دریافت کیا اے ابو محمد ہمارے شہروں میں ایسے لوگ ہیں جو اپنے لئے ایمان ثابت نہیں کرتے اور یہ کہنا برا جانتے ہیں کہ ہم (بالیقین) مومن ہیں بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ مومن ہیں۔ تو عطاء نے کہا کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کہتے۔ علقمہ نے جواب دیا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے اپنے نفسوں کیلئے ایمان ثابت کیا تو گویا ہم نے جنتی ہونے کا دعویٰ کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مومن مرد و عورت کیلئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور خلاف وعدہ کرنا اس کیلئے عیب

ہے اور وہ عیب سے پاک ہے۔ عطاء نے کہا سبحان اللہ یہ تو شیطان کے فریب اور اس کے حیلے اور دام ہائے تزویر ہیں کہ اس نے ان کو مجبور کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے احسان یعنی احسان اسلام کو نہ مانیں اور سنت رسول کی خلاف ورزی کرتے پھریں۔ میں نے اصحاب رسول ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے لئے ایمان ثابت کیا کرتے اور اسی کی روایت حضور ﷺ سے کرتے۔ پھر عطاء نے کہا وہ یہ کہا کرتے کہ ہم مومن ہیں یہ نہ کہتے کہ ہم جنتی ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اگر سارے آسمان وزمین کے بسنے والوں کو عذاب دے تو وہ اس سے ظالم نہیں کہلائے گا تو علقمہ نے عطاء سے پھر کہا کہ اے ابو محمد اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو عذاب دے جنہوں نے ایک لمحہ کیلئے بھی اس کی نافرمانی نہیں کی تو کیا اس عذاب سے اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ٹھہرے گا عطاء نے کہا نہیں۔ علقمہ بولے یہ تو ہمارے لئے بڑی گہری اور باریک بات ہے ہم اس کو کیونکر سمجھیں۔ عطاء نے ان سے کہا اے بھتیجے معتزلہ تو بہکے ہیں پس ان جیسے قول سے بچو۔ کیونکہ وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اللہ کی بات کو جھٹلانے والے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے نہیں کہتا ہے کہ کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس کھلی دلیل ہے اگر وہ چاہتا تو سب کو راہ راست پر لگاتا۔ علقمہ نے کہا اے ابو محمد اس کو تفصیل سے بیان کیجئے کہ ہمارے دل اس شبہ سے پاک ہو جائیں۔ تو اس پر عطاء نے کہا کہ کیا اللہ نے فرشتوں کو اس کی اطاعت کی طرف رہنمائی نہیں کی ہے اور ان کو اطاعت کے طریقے نہیں سکھائے ہیں اور ان کے دلوں میں اپنی عظمت بٹھا کر ان کو اس پر جمائے نہیں رکھا۔ علقمہ نے جواب دیا بیشک تو عطاء نے کہا یہ اللہ کی وہ نعمتیں ہیں جن سے ان کو سرفراز فرمایا۔ علقمہ نے کہا کہ درست ہے۔ عطاء نے کہا اگر اللہ تعالیٰ ان سے ان نعمتوں کے شکر کا مطالبہ کرے تو وہ اس کی ادائیگی پر قادر نہ ہوسکیں اور اس سے قاصر رہیں گے اور اس کو حق ہے کہ شکر کی ادائیگی سے کوتاہی کرنے میں ان کو عذاب دے پس وہ ان کے حق میں ظالم نہ ٹھہرے گا۔

مشکل الفاظ: خدع الشیطن ۔ شیطان کا دھوکہ۔ حبالة ۔ اس کا پھندا۔ وحیلہ۔ حیلہ۔ ماقدروا ۔ وہ قادر نہ ہوئے۔ قصروا ۔ وہ قاصر ہوئے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں جو پکے سچے مومن ہیں اور جو ضروریات دین سے انکار نہیں کرتے تو ان کو بتایا گیا ہے کہ اپنے آپ کو مومن کہنا چاہیے۔ مومنین سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ جب اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تو ہم کیوں اپنے آپ کو اس وعدے کا مصداق نہ کہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی دولت سے نوازا ہے۔ وہ جو چاہے کرے۔ وہ اپنے فضل سے مومنین کو جنت عطا فرمائے گا۔

بَابُ ۸ وُجُوْب الایمان بالقَدر

تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے

حدیث نمبر ۱۵: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ سُرَاقَةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ حَدِّثْنَا عَنْ دِيْنِنَا كَاَنَّا وُلِدْنَا لَهٗ اَنَعْمَلُ بِشَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ اَمْ فِىْ شَيْءٍ نَسْتَقْبِلُ فِيْهِ الْعَمَلَ

قَالَ بَلْ فِىْ شَىْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى.

ابو حنیفہ ابو الزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت سراقہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ہمارے دین کی حقیقت بیان فرمائیں جو ہمارا مقصد پیدائش ہے کیا ہم وہی کرتے ہیں جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے اور جس کو لکھ کر قلم خشک ہو گئے ہیں یا یہ ای چیز ہے جس میں ہم عمل کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا بلکہ وہ چیز (عمل) ہے جو تقدیر میں لکھا گیا اور قلم لکھ کر سوکھ گئے۔ سراقہ کہنے لگے پھر عمل کس لئے ہے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) عمل کرو پس ہر شخص کیلئے وہ آسان ہوتا ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی) پس البتہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی۔ اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اس کیلئے آسان کر دیتے ہیں۔ آسانی کو اور جس نے بخل کیا بے پروائی برتی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو اس کیلئے ہم تنگی آسان کر دیتے ہیں۔

مشکل الفاظ: جرت۔ جاری ہوگئی۔ المقادیر۔ تقدیریں۔ جفت۔ خشک ہوگئی۔ فسنیسرہ۔ تو ہم نے اس کو آسان کر دیا۔ بخل۔ بخل کیا' کنجوسی کی۔ استغنی۔ اس نے بے پروائی کی۔

تشریح: تقدیر کا مطلب یہ نہیں کہ انسان مجبور ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر کسی کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے تو اس کیلئے جنتیوں کے کام آسان ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے تو گناہ کرنا اس کیلئے آسان ہو جاتے ہیں۔

بَابُ ۹ الحث علی العَمل ! عمل کی ترغیب دینا

حدیث نمبر ۱۶: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ کَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَدْخَلَهَا وَمَخْرَجَهَا وَمَاهِیَ لَاقِیَةٌ قِیْلَ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ یُسِّرَ لِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ یُسِّرَ لِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ قَالَ الْاَنْصَارِیُّ الْاٰنَ حَقَّ الْعَمَلُ.

حماد ابو حنیفہ سے وہ عبدالعزیز بن رفیع سے وہ مصعب سے وہ سعد سے وہ

رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص نہیں جس کی ابتداء اور انتہا اور جو کچھ دنیا و آخرت میں اس کو پیش آنے والا ہے اللہ عزوجل نے لکھ نہ دیا ہو۔ پوچھا گیا کہ تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمل کرو کیونکہ جو شخص جس عمل کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس پر وہی آسان ہوتا ہے۔ پس جو اہل جنت میں سے ہیں ان کو اعمال اہل جنت آسان ہوں گے اور جو اہل نار سے ہیں ان کو وہ عمل آسان ہوں گے تو ایک انصاری نے کہا کہ اب عمل کرنے کی وجہ معلوم ہوگئی ہے۔

مشکل الفاظ: مدخلها۔ اسکی ابتداء۔ مخرجها۔ اس کی انتہا۔

تشریح: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تقدیر کے معاملہ میں بحث و مباحثہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ ہماری کوتاہ عقلوں میں نہیں آ سکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علم کے شہر کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ کوئی منافق آیا اور اس کے ہاتھ میں دانہ تھا۔ اس نے سوچ رکھا تھا کہ میں پوچھوں گا کہ کیا یہ دانہ کھانا میری تقدیر میں ہے یا نہیں اگر کہا ہاں تو میں دانہ پھینک دوں گا اور اگر کہا کہ نہیں تو میں یہ دانہ کھا لوں گا۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تمہارا عمل ہی تمہاری تقدیر اور مقدر ہے۔

حدیث ۱۷: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ کَتَبَ اللهُ مَدْخَلَهَا وَمَخْرَجَهَا وَمَا هِیَ لَاقِیَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَفِیْمَ الْعَمَلُ اِذًا یَارَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَیُیَسَّرُوْا لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ وَاَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَیُیَسَّرُوْا لِعَمَلِ اَهْلِ

السَّعَادَةِ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ الْاٰنَ حَقَّ الْعَمَلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِهَا فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ الْاٰنَ حَقَّ الْعَمَلُ.

ابوحنیفہ عبدالعزیز سے وہ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کا آغاز انجام اور جو کچھ اسے پیش آنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ ایک انصاری بولے تب پھر یارسول اللہ عمل کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا تم عمل کرو۔ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا ہوا ہے۔ بدبختوں کیلئے بدبختی کے کام آسان اور نیک بختوں کیلئے نیک بختی کے کام آسان کر دیئے گئے ہیں۔ اس پر انصاری نے کہا اب عمل کرنے کی وجہ سمجھ آ گئی ہے۔

ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ عمل کرو ہر ایک کیلئے آسانی ہے جو جنتی ہے اس کیلئے جنتیوں کے کام آسان ہیں اور جو دوزخی ہوگا اس کیلئے دوزخیوں کے کام آسان ہوں گے۔ انصاری نے کہا تو اب عمل کرنے کی وجہ واضح ہوگئی۔

مشکل الفاظ: لاقیۃ۔ پیش آنے والا، ملنے والا۔ الشقاوۃ۔ بدبختی۔ السعادۃ۔ نیک بختی، سعادت مندی۔

تشریح: اس حدیث میں بھی سابقہ حدیث کی طرح انسان کی تقدیر اور نصیب کو خوش اسلوبی سے سمجھایا گیا ہے کہ انسان دنیا میں (جو کہ دار العمل ہے) جو عمل کرتا ہے حقیقت میں قدرت خداوندی کے تحت کرتا ہے۔ ایک آدمی کی تقدیر میں اگر جنت لکھی ہے تو دنیا میں رہ کر وہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے۔ اور اگر جہنم لکھی گئی ہے تو اس کی طبیعت کا میلان جہنمیوں کے کاموں کی طرف ہوگا۔

باب ۱۰ ذم القدریۃ (فرقہ) قدریہ کی مذمت

حدیث ۱۸: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجِيْءُ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ اِلَى الزَّنْدَقَةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْا هُمْ فَاِنَّهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَحَقًّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُّلْحِقَهُمْ بِهِمْ فِي النَّارِ.

حضرت ابوحنیفہ الہیثم سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسی قوم آئے گی جو کہے گی کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے پھر وہ زندیق ہو جائیں گے۔ پس جب تم ان سے ملو تو ان کو سلام نہ کرو۔ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو۔ اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔ کیونکہ وہ دجال کے ساتھی ہیں اور اس امت کے مجوس ہیں۔ حکم الٰہی سے ثابت ہے کہ ان کو انہی کے ساتھ دوزخ میں ملا دے گا۔

مشکل الفاظ: الزندقۃ۔ زندیقی، بدمذہب۔ لقیتموھم۔ تم ان سے ملو۔ فلاتسلموا ھم۔ تو تم انہیں سلام نہ کرو۔ مرضوا۔ وہ بیمار ہو جائیں۔ لاتعودھم۔ تم ان کی عیادت نہ کرو۔ ماتوا۔ وہ مر گئے۔ لاتشیعوھم۔ تم ان کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کرو۔ شیعۃ الدجال۔ دجال کے ساتھی، دجال کی جماعت۔

تشریح: اس حدیث پاک میں فرقہ قدریہ کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور انہیں اس امت کا مجوس قرار دیا گیا ہے کہ مجوس جو نیکی اور برائی کے الگ الگ خدا مانتے ہیں اور فرقہ قدریہ ان سے بھی آگے ہے کہ یہ تو ہر ایک انسان کو اسکے افعال کا خالق مانتے ہیں۔ لہذا یہ لوگ مشرک و مجوس ہیں۔ ان سے ہر قسم

کے تعلقات خلاف شریعت ہیں۔

حدیث ۱۹: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ اِلَى الزَّنْدَقَةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَائِزَهُمْ فَاِنَّهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَحَقًّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُّلْحِقَهُمْ بِهِمْ فِي النَّارِ.

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم آئے گی جو کہے گی کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے پھر وہ زندیق ہو جائیں گے۔ پس جب تم ان سے ملو تو ان کو سلام نہ کرو۔ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو۔ اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔ کیونکہ وہ دجال کے ساتھی ہیں اور اس امت کے مجوس ہیں۔ حکم الٰہی سے ثابت ہے کہ ان کو انہی کے ساتھ دوزخ میں ملا دے گا۔

مشکل الفاظ: فلا تشہدوا۔ تو تم نہ حاضر ہونا۔ حقاً علی اللہ۔ لازماً اللہ تعالیٰ۔ یلحقھم۔ وہ ان کو ملا دے گا۔

تشریح: اس حدیث میں بھی قدریہ فرقہ سے معاشرتی تعلقات اور ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان سے روکا گیا ہے تاکہ یہ لوگ اپنے عقائد سے باز آجائیں اور دوسرے لوگوں کو اس طرح کے عقائد رکھنے کی ہمت نہ ہو۔

حدیث ۲۰: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْقَدَرِيَّةَ وَقَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَبْلِيْ اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهٗ مِنْهُمْ وَلَعَنَهُمْ.

ابوحنیفہ حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قدریوں پر لعنت کی اور نیز آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسے مبعوث نہیں ہوئے جنہوں نے اپنی امت کو ان سے نہ ڈرایا ہو اور ان پر لعنت نہ بھیجی ہو۔

مشکل الفاظ: لعن اللہ۔ اللہ نے لعنت فرمائی۔ بعثہ۔ اس نے اس کو بھیجا۔ قبلی۔ مجھ سے پہلے۔ حذر۔ اس نے ڈرایا۔

تشریح: اس حدیث میں فرقہ قدریہ کی مذمت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ ایسے بدبخت ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اور ہر نبی نے اپنی امت کو ان سے دور رہنے کی تلقین کی ہے۔

حدیث ۲۱: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْقَدَرِيَّةَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا رَسُوْلٍ اِلَّا لَعَنَهُمْ وَنَهٰى اُمَّتَهٗ عَنِ الْكَلَامِ مَعَهُمْ.

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قدریہ پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ کوئی نبی اور رسول ایسے نہیں آئے کہ جنہوں نے ان پر لعنت نہ کی ہو اور انہوں نے اپنی امت کو ان کے ساتھ گفتگو کرنے سے منع نہ کیا ہو۔

مشکل الفاظ اور **تشریح** سابقہ حدیث میں گزر چکے ہیں۔

حدیث ۲۲: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اور وہ دجال کے ساتھی ہیں۔

مشکل الفاظ: شیعۃ الدجال۔ دجال کی جماعت یا گروہ۔

تشریح: اس حدیث میں بھی ان لوگوں کو مجوسیوں اور دجال کے ہمراہی کہا گیا ہے جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے۔

بَابُ ۱۱ الشَّفَاعَةِ شفاعت کا بیان

حدیث نمبر ۲۳: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ یَزِیْدَبْنِ صُهَیْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ یُخْرِجُ اللهُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ یَزِیْدُ فَقُلْتُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا قَالَ جَابِرٌ اِقْرَأْ مَاقَبْلَهَا اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِنَّمَا هِیَ فِی الْكُفَّارِ.

وَفِی رِوَایَةٍ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ یَزِیْدُ قُلْتُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا فَقَالَ جَابِرٌ اِقْرَأْ مَا قَبْلَهَا اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ذٰلِكَ لِلْكُفَّارِ.

وَفِی رِوَایَةٍ عَنْ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ یُعَذِّبُ اللهُ تَعَالٰی قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ یُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتُ فَاَیْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اٰخِرِهٖ

حضرت ابوحنیفہ یزید بن صہیب سے وہ جابر بن عبداللہ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے اہل ایمان (گناہگاروں) کو دوزخ سے نجات دے گا۔ یزید کہتے

ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے "وماھم بخارجین منھا" (کہ وہ اہل دوزخ وہاں سے نکالے جانے والے نہیں) حضرت جابر نے فرمایا ذرا اس سے پہلے والا حصہ پڑھ کہ "ان الذین کفروا" یہ بات کفار کے حق میں ہے۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ اہل ایمان سے ایک قوم محمد ﷺ کی شفاعت کے صدقے دوزخ سے نکلے گی۔ یزید کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے کہ وہ اس سے نکالے جانے والے نہیں، حضرت جابر نے کہا کہ اس سے ماقبل کا حصہ تو پڑھو "ان الذین کفروا" بیشک جو لوگ کافر ہیں" یہی لوگ ہیں جن کی طرف اشارہ ہے اور ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ یزید سے اس طرح آیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے شفاعت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے کہا کہ اہل ایمان سے ایک قوم کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کے سبب سے عذاب دے گا پھر حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے ان کو دوزخ سے نکال دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کدھر گیا۔ پھر آخر تک حدیث وہی ذکر کی۔

مشکل الفاظ: یخرج وہ نکالے گا۔ بخارجین نکلنے والے۔ یعذب۔ عذاب دیگا

تشریح: یہ حدیث منکرین شفاعت کے خلاف بین دلیل ہے۔ نیز معتزلہ اور اہل سنت و جماعت کے درمیان بھی اختلاف ہے۔ معتزلہ کے نزدیک صغیرہ گناہ توبہ یا بغیر توبہ کے تو معاف ہو جاتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے اور شفاعت سے گناہ کبیرہ کے مرتکبین عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ شفاعت تو محض بلندی درجات کیلئے ہے جبکہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک شفاعت سے بڑے بڑے گناہ گاروں کی بخشش ہو جاتی ہے مگر شرط شفاعت ایمان ہے۔ شفاعت کے بارے میں اس کے علاوہ بیشمار احادیث ہیں۔

حدیث نمبر ۲۴: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَوْمًا مِّنَ الْمُوَحِّدِیْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتَحَشُوْا وَصَارُوْا فَحْمًا فَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی الْجَنَّةَ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مَا تُسَمِّیْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ فَیُذْهِبُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ ذٰلِکَ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ ربعی بن حراش سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی مومنین کی ایک جماعت کو دوزخ سے نکالے گا جبکہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ اور ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ پھر وہ اللہ سے فریاد کریں گے کیونکہ جنتی انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے تو اللہ تعالی ان سے یہ نام دور کر دے گا۔

مشکل الفاظ: الموحدین. توحید بیان کرنے والے۔ امتحشوا۔ وہ جل چکے ہوں گے۔ فحما۔ کوئلہ۔ فیستغیثون۔ وہ فریاد کریں گے۔ تسمیھم. ان کا نام رکھا جائے گا۔ فیذھب۔ تو وہ لے جائے گا، مٹا دے گا۔

تشریح: اس حدیث میں فرقہ مرجۂ کے عقائد کا رد کیا گیا ہے۔ فرقہ مرجۂ کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد مومن کو کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا۔ اور وہ لوگ بلا روک ٹوک سیدھے جنت میں جائیں گے۔ حدیث پاک میں اس طرف اشارہ ہے کہ گناہگار مومنین ابتداً جہنم میں جائیں گے۔ پھر حکم خداوندی سے یا شفاعت محمدی ﷺ سے جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ جنت میں جانے کے بعد جنت والوں کے ہاں ان کا نام جہنمی ہوگا کیونکہ پہلے وہ جہنم میں رہ چکے ہوں گے یہ نام ان کی پہچان بن جائے گا پھر ان کیلئے یہ نام تکلیف کا باعث ہوگا۔ اللہ سے دعا کی وجہ سے اللہ ان

سے یہ نام دور فرما دے گا۔

حدیث ۲۵: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ یُعَذِّبُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ یُخْرِجُ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَیُؤْتٰی بِهِمْ نَهْرًا یُقَالُ لَهُ الْحَیَوَانُ فَیَغْتَسِلُوْنَ فِیْهِ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَیُسَمَّوْنَ فِی الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَیُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمَ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ یُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ النَّارِ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ وَالْقِبْلَةِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَذٰلِکَ هُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ فَیُؤْتٰی بِهِمْ نَهْرًا یُقَالُ لَهُ الْحَیَوَانُ فَیُلْقَوْنَ فِیْهِ فَیَنْبُتُوْنَ بِهٖ کَمَا یَنْبُتُ الثَّعَارِیْرُ ثُمَّ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ وَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَیُسَمَّوْنَ فِیْهَا الْجَهَنَّمِیِّیْنَ ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْ یُّذْهِبَ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمَ فَیُذْهِبُ عَنْهُمْ وَزَادَ فِیْ آخِرِهٖ وَعُتَقَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَرَوٰی اَبُوْحَنِیْفَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ رُوْبَةَ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطیہ سے وہ ابوسعید نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کے اس قول "عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا" (کہ عنقریب پہنچائے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اللہ تعالی اہل ایمان کی ایک جماعت کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دے گا۔ پھر محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے انہیں جہنم سے نکالے گا۔ پھر وہ ایک نہر پر لایا جائے گا جسے نہر حیوان کہا جاتا ہے اور وہ اس نہر میں غسل

کریں گے پھر وہ جنت میں لیجائے جائیں گے تو جنت میں ان کا نام جہنمی پڑے گا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بارے میں التماس کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس نام کو مٹا دے گا۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل ہونے والے اہل ایمان اور اہل قبلہ کی ایک جماعت کو محمد ﷺ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے گا اور یہ ہی مقام محمود ہے پھر وہ ایک نہر پر لائے جائیں گے جس کو نہر حیوان کہا جاتا ہے۔ پس وہ اُس میں ڈالے جائیں گے تو تروتازہ ککڑیوں کی طرح اس میں اگ آئیں گے۔ پھر اس سے نکل کر جنت میں چلے جائیں گے اور وہاں ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے گزارش کریں گے کہ وہ ان کا یہ نام مٹا دے تو یہ نام ان کا مٹ جائے گا اور اس روایت کے آخر میں عتقاءُ اللہ زیادہ کیا۔ (اللہ کے آزاد کیے ہوئے)

امام ابوحنیفہ نے اس حدیث کو اپنی روبہ شداد بن عبدالرحمن سے بھی روایت کیا ہے اور وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں۔

مشکل الفاظ: فیسمُّوْن. پس ان کا نام رکھا جائے گا۔ فیؤتی. تو وہ لے آئے گا۔ یطلبُوْن. وہ مطالبہ کریں گے۔ فیلقُوْن. تو وہ ڈالے جائیں گے۔ فینبتُوْن. وہ اگ آئیں گے۔ الثَّعارِیْرُ. (تروتازہ) ککڑیاں۔ عُتَقاءُ اللہ۔ اللہ کے آزاد کیے ہوئے۔

تشریح: اس حدیث میں مقام محمود کی وضاحت کی گئی ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت محمدی ہے۔ کہ گناہگار جو اپنے گناہوں کے سبب جہنم میں پڑے ہوں گے تو اس وقت نبی پاک ﷺ ان کی شفاعت فرمائیں گے اور ان کو جہنم سے نکال کر نہر

حیوان پر لایا جائے گا جو جنم کے باہر ہوگی اس میں ان کو نہلایا جائے گا تو وہ بالکل صحیح سالم ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کے جسموں پر جلنے کا داغ دھبہ بھی نہ ہوگا اس حالت میں وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ مگر جنت میں داخلے کے باوجود ان کا نام جہنمی پڑ جائے گا جو ان کو ناگوار گزرے گا تو وہ اپنے رب سے اس نام کے ختم کیے جانے کا مطالبہ کریں گے تو ان کا نام جنتیوں کی زبانوں سے بھلا دیا جائے گا اور یوں وہ باقی جنتیوں کے ساتھ اطمینان وسکون سے رہیں گے۔

اس حدیث میں مطلق مؤمنین کا تذکرہ ہے اس امت محمدی ﷺ کیلئے مخصوص نہیں ہے۔ امت محمدی ﷺ تو نبی پاک ﷺ کی شفاعت سے پہلے ہی جنت میں داخل کی جا چکی ہوگی۔ باقی اُمتی جو مومن تو ہوں گے مگر گناہگار ہوں گے ان کے حق میں نبی کریم ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔

حدیث ۲۶: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَذٰلِکَ ھُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ فَیُؤْتٰی بِھِمْ نَھْرًا یُقَالُ لَهُ الْحَیَوَانُ فَیُلْقَوْنَ فِیْهِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الثَّعَارِیْرُ ثُمَّ یَخْرُجُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَیُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُّذْھِبَ عَنْھُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمَ فَیُذْھِبُ عَنْھُمْ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ عطیہ العوفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا "عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا" پھر فرمایا کہ محمد ﷺ کی شفاعت کے طفیل اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل قبلہ کے ایک

گروہ کو دوزخ سے نکالے گا۔ اور یہی مقام محمود ہے پھر وہ ایک نہر حیوان نامی پر لائے جائیں گے اور اس میں ڈالے جائیں گے تو وہ لکڑیوں یا کھیروں کی طرح اُگ آئیں گے۔ پھر نکل کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر ان کا نام جہنمی ہو جائے گا پھر وہ اللہ کی بارگاہ میں مطالبہ کریں گے کہ ان کے اس نام کو لے جائے تو اللہ تعالیٰ ان سے اس نام کو ختم کردے گا۔

تشریح: اس حدیث میں پھر نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور مقام محمود کا بیان ہے کہ مقام محمود سے مراد یہ ہے کہ جب حضور ﷺ گناہگاروں کی شفاعت کروا کر جنت میں داخل فرمادیں گے تو اس وقت ہر کوئی آپ ﷺ کی تعریف کر رہا ہوگا۔

حدیث ۲۷: حَمَّادٌ عَنْ اَبِی حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَالِکِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمَ الْقِیَامَةِ النَّارَ بِذُنُوْبِهِمْ فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمُشْرِکُوْنَ مَا اَغْنٰی عَنْکُمْ اِیْمَانُکُمْ وَنَحْنُ وَاَنْتُمْ فِی دَارٍ وَّاحِدَةٍ نُعَذَّبُ فَیَغْضَبُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمْ فَیَاْمُرُ اَنْ لَّا یَبْقٰی فِی النَّارِ اَحَدٌ یَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَیُخْرَجُوْنَ وَقَدِ احْتَرَقُوْا حَتّٰی صَارُوْا کَالْحُمَمَةِ السَّوْدَاءِ اِلَّا وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهٗ لَا یَزْرَقُ اَعْیُنُهُمْ وَلَا تَسْوَدُّ وُجُوْهُهُمْ فَیُؤْتٰی بِهِمْ نَهْرًا عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَیَغْتَسِلُوْنَ فِیْهِ فَیَذْهَبُ کُلُّ فِتْنَةٍ وَّاَذًی ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلِکُ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ فَیُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْنَ فَیَذْهَبُ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الْاِسْمُ فَلَا یُدْعَوْنَ بِهٖ اَبَدًا فَاِذَا خَرَجُوْا قَالَ الْکُفَّارُ یَالَیْتَنَا کُنَّا مُسْلِمِیْنَ فَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۔

حضرت ابوحنیفہ سے وہ عبدالملک سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اہل ایمان کی ایک جماعت گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگی۔ تو مشرکین ان سے کہیں گے کہ تمہارے ایمان نے نفع نہ دیا کہ ہم اور تم ایک ہی گھر میں پڑے عذاب میں مبتلا ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے گا اور حکم فرمائے گا کہ دوزخ میں ایک بھی لا الہ الا اللہ کہنے والا نہ رہے۔ پس وہ اس حالت میں نکالے جائیں گے کہ وہ جل کر سیاہ کوئلے کی طرح ہوں گے سوائے انکے چہروں کے۔ کیونکہ نہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی اور نہ انکے چہرے کالے ہوں گے پھر وہ اس نہر پر لائے جائیں گے جو دروازہ جنت پر ہوگی اور اس میں وہ غسل کریں گے تو اس سے ان کی طبیعت کی کبیدگی اور جسمانی تکلیف ختم ہو جائیگی۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان سے داروغہ جنت کہے گا کہ تم پاک ہو گئے ہو۔ اب اس میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ۔ تو جنت میں ان کا نام جہنمی ہو جائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو ان کا یہ نام مٹ جائے گا پھر وہ اس نام سے کبھی بھی نہیں پکارے جائیں گے۔

پھر جب یہ دوزخ سے نکلیں تو کافر کہیں گے کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول "ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین" (بعض اوقات کافر کہیں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے)"۔

مشکل الفاظ: ما اغنی عنکم۔ نہیں بچایا تم کو۔ احترقوا۔ وہ جل گئے۔ لایزرق اعینھم۔ ان کی آنکھیں نیلی نہیں ہوں گی۔ لاتسود وجوھھم۔ ان کے چہرے کالے نہ ہوں گے۔ فتنة۔ فتنہ، تکلیف۔ اذی۔ تکلیف۔ طبتم۔ تم پاک ہوگئے ہو۔ خالدین۔ ہمیشہ رہنے والے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں ان گناہگار مسلمانوں کا بیان ہے جو اپنے گناہوں

کی وجہ سے جہنم میں ہوں گے۔ کفار و مشرکین بھی جہنم میں ہوں گے۔ مشرکین و کافر لوگ گناہگار مسلمانوں کو دیکھ کر پہچان لیں گے تو وہ ان گناہگاروں کو طعنہ دیں گے کہ تمہیں ایمان لانے کا کیا فائدہ ہوا۔ تم ایمان لا کر بھی جہنم میں پڑے ہو اور ہم نے جو ایمان نہ لایا ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ تو فوراً اللہ تعالیٰ ان پر غضب ناک ہوگا اور غیرت خداوندی جوش میں آئے گی اور اللہ حکم دے گا کہ کوئی بھی مسلمان جو جہنم میں ہے وہ جہنم میں نہ رہے۔

جہنم میں جل کر کوئلہ کی مانند ہونے کے باوجود ان کی آنکھیں اور چہرے محفوظ رہیں گے۔ جہنم سے نکالنے کے بعد نہر حیوان پر غسل کرنے کی وجہ سے ان کی تمام جسمانی تکالیف اور طبیعت کی پریشانی ختم ہو جائے گی۔ جب وہ مسلمان جہنم سے نکل کر جنت میں جائیں گے تو اس وقت وہ کافر و مشرک جو طعنہ دیتے تھے وہ پھر حسرت کریں گے کہ کاش دنیا میں ہم بھی مسلمان ہو جاتے تو آج ہم جہنم میں عذاب کے اندر مبتلا نہ رہتے۔

حدیث ۲۸: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ یَبْقٰی اَحَدٌ مِّنَ الْمُوَحِّدِیْنَ فِی النَّارِ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ فِیْ قَعْرِ جَهَنَّمَ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ حَتّٰی یَسْمَعُ صَوْتَهٗ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَتَعَجَّبُ مِنْ ذٰلِکَ الصَّوْتِ فَقَالَ الْعَجَبُ الْعَجَبُ ثُمَّ لَمْ یَصْبِرْ حَتّٰی یَصِیْرَ بَیْنَ یَدَیْ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ سَاجِدًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِرْفَعْ رَاْسَکَ یَاجِبْرَئِیْلُ فَیَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَیَقُوْلُ مَارَاَیْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا رَاٰهُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ قَعْرِ جَهَنَّمَ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ

فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِکَ الصَّوْتِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا جِبْرَئِیْلُ اذْهَبْ اِلٰی مَالِکٍ قُلْ لَهٗ اَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِیْ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ فَیَذْهَبُ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ جَهَنَّمَ فَیَضْرِبُهٗ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ مَالِکٌ فَیَقُوْلُ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ اَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِیْ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ فَیَدْخُلُ فَیَطْلُبُهٗ فَلَا یُوْجَدُ وَاِنَّ مَالِکًا اَعْرَفُ بِاَهْلِ النَّارِ مِنَ الْاُمِّ بِاَوْلَادِهَا فَیَخْرُجُ فَیَقُوْلُ لِجِبْرَئِیْلَ اِنَّ جَهَنَّمَ زَفَرَتْ زَفْرَةً لَّا اَعْرِفُ الْحِجَارَةَ مِنَ الْحَدِیْدِ وَلَا الْحَدِیْدَ مِنَ الرِّجَالِ فَیَرْجِعُ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَتّٰی یَصِیْرَ بَیْنَ یَدَیْ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ سَاجِدًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِرْفَعْ رَاْسَکَ یَاجِبْرَئِیْلُ لِمَ لَمْ تَجِیْ بِعَبْدِیْ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّ مَالِکًا یَقُوْلُ اِنَّ جَهَنَّمَ زَفَرَتْ زَفْرَةً لَّا اَعْرِفُ الْحَجَرَ مِنَ الْحَدِیْدِ مِنَ الرِّجَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قُلْ لِمَالِکٍ اِنَّ عَبْدِیْ فِیْ قَعْرِ جَهَنَّمَ کَذَا وَکَذَا فِیْ سِرٍّ کَذَا وَکَذَا وَفِیْ رِوَایَةٍ کَذَا وَکَذَا فَیَدْخُلُ جِبْرَئِیْلُ فَیُخْبِرُهٗ بِذٰلِکَ فَیَدْخُلُ مَالِکٌ فَیَجِدُهٗ مَطْرُوْحًا مَنْکُوْسًا مَشْدُوْدًا نَاصِیَتُهٗ اِلٰی قَدَمَیْهِ وَیَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ وَاجْتَمَعَتْ عَلَیْهِ الْحَیَّاتُ وَالْعَقَارِبُ فَیَجْذِبُهٗ جَذْبَةً اُخْرٰی حَتّٰی تَنْقَطِعَ مِنْهُ السَّلَاسِلُ وَالْاَغْلَالُ ثُمَّ یُخْرِجُهٗ مِنَ النَّارِ فَیُصَیِّرُهٗ فِیْ مَاءِ الْحَیَاةِ وَیَدْفَعُهٗ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَیَاْخُذُ بِنَاصِیَتِهٖ وَیَمُدُّهٗ مَدًّا فَمَا مَرَّ بِهٖ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ اِلَّا وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ اُفٍّ لِّهٰذَا الْعَبْدِ حَتّٰی یَصِیْرَ بَیْنَ یَدَیْ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ سَاجِدًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِرْفَعْ رَاْسَکَ یَا جِبْرَئِیْلُ وَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَبْدِیْ اَلَمْ اَخْلُقْکَ بِخَلْقٍ حَسَنٍ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَیْکَ رَسُوْلًا اَلَمْ یَقْرَاْ عَلَیْکَ کِتَابِیْ اَلَمْ

يَامُرُكَ وَيَنْهٰكَ حَتّٰى يَقْرَأَ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ يَا رَبِّ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ حَتّٰى بَقِيْتُ فِى النَّارِ كَذَا وَكَذَا خَرِيْفًا لَمْ اَقْطَعْ رَجَائِىْ مِنْكَ يَا رَبِّ دَعَوْتُكَ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ وَاَخْرِجْنِىْ بِفَضْلِكَ فَارْحَمْنِىْ بِرَحْمَتِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِشْهَدُوْا يَا مَلَائِكَتِىْ بِاَنِّىْ رَحِمْتُهٗ.

حضرت ابو حنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا موحدین میں سے بھی کوئی دوزخ میں باقی رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ایک شخص ہوگا۔ دوزخ کی تہہ میں پکارتا ہوگا "یا حنان یا منان"۔ یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام اس کی آواز سن لیں گے اور اس آواز پر تعجب کریں گے تو وہ "العجب العجب" کہیں گے پھر صبر نہ کرسکیں گے اور عرش کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبریل اپنا سر اٹھاؤ تو وہ اپنا سر اٹھائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم نے کیا تعجب کی بات دیکھی حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہوگا جو کچھ انہوں نے دیکھا پس وہ کہیں گے اے میرے رب! میں نے جہنم کی تہہ سے ایک آواز سنی کہ کوئی پکار رہا ہے "یا حنان یا منان" مجھ کو اس آواز پر حیرت ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبریل داروغہ جہنم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس شخص کو نکالے جو حنان ومنان کی آواز سے پکار رہا ہے تو حضرت جبریل جائیں گے وہ دوزخ کے داروغہ کے کسی دروازے پر دستک دیں گے۔ تو داروغہ جہنم حضرت مالک علیہ السلام نکل کر ان کے پاس آئیں گے اور ان سے جبریل علیہ السلام کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اس بندہ کو نکالو جو حنان اور منان پکارتا

ہے وہ اندر جائیں گے اور اس کو ڈھونڈیں گے مگر وہ نہ پائیں گے حالانکہ بیشک مالک (داروغہ جہنم) جہنمیوں کو اتنا پہچانتے ہوں گے جتنی ماں اپنی اولاد کو بھی نہیں پہچانتی تو وہ حیران ہو کر نکل کر آئیں گے اور حضرت جبریل سے کہیں گے کہ دوزخ نے اس وقت ایک ایسی سانس لی ہے کہ میں پتھر اور لوہے اور لوہے اور آدمی میں فرق نہیں کرسکتا۔ حضرت جبریل علیہ السلام واپس جائیں گے۔ اور عرش کے سامنے سربسجود ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبریل اپنا سر اٹھاؤ کیوں کیا تم میرے بندہ کو نہیں لائے ہو تو وہ کہیں گے اے میرے رب! داروغہ جہنم نے کہا کہ دوزخ نے اس وقت ایسا سانس لیا ہے کہ میں پتھر ولوہے اور لوہے اور آدمی میں فرق نہیں کرسکتا اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ داروغہ دوزخ سے جا کر کہو کہ میرا بندہ فلاں گڑھوں میں سے فلاں پوشیدہ جگہ میں ہے۔ ایک دوسری روایت میں فلاں فلاں یعنی فلاں کونے میں ہے)۔ حضرت جبریل علیہ السلام جا کر داروغہ جہنم کو خبر دیں گے داروغہ اندر جائیں گے تو اس حال میں پڑا ہوا پائیں گے کہ پیشانی پیروں سے بندھی ہوئی اور ہاتھ اس کی گردن میں پڑے ہوں گے۔ سانپ بچھو اس پر لپٹے ہوئے ہوں گے۔ پس داروغہ ایک ایسا جھٹکا دیں گے کہ سانپ اور بچھو اس پر سے گر جائیں گے پھر دوسرے بار جھٹکا دیں گے تو تمام ہتھکڑیاں، بیڑیاں اور طوق ٹوٹ جائیں گے۔ پھر اس کو آگ سے نکال کر چشم حیات میں ڈالیں گے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے حوالے کردیں گے۔ حضرت جبریل علیہ السلام اس کو پیشانی سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے فرشتوں کی جس بھی جماعت سے گزریں گے وہ کہیں گے افسوس ہے اس بندہ پر۔ پھر جبریل علیہ السلام عرش کے سامنے سجدہ میں گر پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبریل اپنا سر اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اے میرے بندے! کیا میں نے تجھ کو اچھی صورت میں پیدا نہیں کیا تھا۔ کیا میں نے تری طرف پیغمبر نہیں بھیجا۔ کیا اس نے میری کتاب تجھ پر نہیں پڑھی۔ کیا تجھ کو

اچھائی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے نہیں روکا۔ بندہ ہر ایک بات کا اقرار کرتا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پھر تو نے ایسا کیوں کیا بندہ کہے گا اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ میں دوزخ میں اتنے سال پڑا رہا مگر میں نے تجھ سے امید نہیں توڑی کہ تجھ کو حنان اور منان کہہ کر پکارتا رہا اور تو نے اپنے فضل سے مجھے نکال دیا ہے۔ تو اب اپنی رحمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اس پر رحم کیا ہے۔

مشکل الفاظ : قعر۔ تہہ، پیندہ۔ زفرت۔ اس نے سانس لی ہے۔ مطروحا۔ پھینکا گیا، پڑا ہوا۔ مشدودا ۔ بندھا ہوا۔ منکوسا۔ اوندھا پڑا ہوتا۔ الحنان ۔ مہربانی کرنیوالا۔ منان۔ احسان کرنے والا۔ الحیات ۔ سانپ۔ العقارب۔ بچھو۔ جذبۃ۔ جھٹکا۔ السلاسل۔ بیڑیاں۔ الاغلال۔ طوقیں۔ یقرُّ۔ وہ اعتراف کرے گا، یا اقرار کریگا۔

تشریح: اس حدیث میں فرقہ باطلہ معتزلہ کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کے مرتکبین دوزخ سے کسی صورت نہیں نکلیں گے۔

متعدد احادیث ہیں کہ مرتکبین کبیرہ کے دوزخ سے خروج پر دلالت کر رہی ہیں۔ بڑے بڑے گناہ گار انبیاء کرام اور صالحین کی شفاعت اور محض اللہ کے کرم سے بخشے جائیں گے۔ نیز اللہ تعالیٰ حقدار کو بھی توفیق دے گا کہ وہ اپنا حق معاف کر دیں تو اس طرح ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم صرف اور صرف کفار و مشرکین کے لئے ہے۔

مسلمان گنہگاروں کو دنیا اور آخرت میں اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہر وقت امید رکھنی چاہیے۔

حدیث۲۹: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ الْبَلْخِیِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی وَیَزِیْدَ الطُّوْسِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اُمَیَّةَ الْحَذَّاءِ الْعَدَوِیِّ عَنْ نُوْحِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ یَزِیْدَ الرُّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ تَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ وَاَهْلِ الْعَظَائِمِ وَاَهْلِ الدِّمَاءِ

حضرت ابوحنیفہ محمد بن منصور بن ابوسلیمان البلخی اور محمد بن عیسیٰ اور یزید الطوسی سے روایت کرتے ہیں وہ قاسم بن امیہ الحذاء العدوی سے وہ نوح سے قیس سے وہ یزید الرقاشی سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ قیامت کے دن آپ کن لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل کبائر اور اہل عظام کی جنہوں نے ناحق خون کیا۔

مشکل الفاظ : اهل الکبائر : ۔کبیرہ گناہوں والے۔ اهل العظائم ۔ اس سے مراد بھی کبیرہ گناہ والے ہی۔ اهل الدماء ۔ خون والے ۔ یعنی جنہوں نے کسی کو ناحق قتل کیا ہوگا۔

تشریح : اس حدیث میں بھی شفاعت کا ذکر ہے کہ مرتکب گناہ کبیرہ مومن ہے۔ اور وہ شفاعت کا مستحق ہے کیونکہ کافر کی شفاعت نہ قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث پاک سے قرآن پاک میں ہے۔ فما تنفعهم شفاعة الشافعین ۔ کہ ان شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی نفع نہ دے گا جب گناہ کبیرہ کے مرتکبین کی شفاعت پر احادیث مشہور جو حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں شفاعت کی حمایت کر رہی ہیں۔

مثلاً حضور ﷺ نے فرمایا۔ شفاعتی لاهل الکبائر من امتی

حدیث۳۰: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ وَ بَیَانَ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَاتُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَانْظُرُوْا اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا قَالَ حَمَّادٌ یَعْنِی الْغَدْوَۃَ وَالْعَشِیَّ۔

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ اسمٰعیل بن ابوحماد اور بیان بن بشر وہ قیس بن ابوحازم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم بدر (چاند) کو چودھویں رات کو دیکھتے ہو۔ تم اس کے دیکھنے میں تکلیف نہ دیے جاؤ گے۔ خیال رکھو کہ تم طلوع آفتاب سے پہلے والی نماز، اور غروب آفتاب سے پہلے والی نمازوں کی ادائیگی سے رک نہ جاؤ حماد نے ہر دو اوقات کی نمازوں کی تفسیر نماز فجر و نماز ظہر وعصر سے کی ہے۔

مشکل الفاظ: لیلة البدر، چودھویں کا چاند۔ لا تضامون۔ تم تکلیف نہ دیے جاؤ گے۔ یعنی بھیڑ اور رش کی وجہ سے دھکم پیل وغیرہ کی تکلیف نہ۔

تشریح: اس حدیث پاک میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا بیان ہے اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے کہ رویت باری تعالیٰ حق ہے کہ ہر مومن کو قیامت کو اس طرح دیدار خداوندی ہوگا۔ جس طرح دنیا میں ہر ایک آدمی چودھویں کے چاند کو اپنی جگہوں سے بغیر کسی تکلیف کے دیکھتا ہے۔

دوسری بات اس میں دو نمازوں کی پابندی کی تاکید کی گئی ہے نماز فجر اور نماز عصر، کئی احادیث میں فرمایا گیا کہ یہ دو نمازیں منافقوں پر بھاری ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ جس نے عصر کی نماز ضائع کردی اس نے اپنے گھر بار کو تباہ برباد کردیا۔

اس حدیث میں اشارہ اس طرف ہے کہ جو لوگ ان نمازوں کی پابندی کریں گے ان کو دیدار خداوندی کی نعمت عظمیٰ ملے گی۔

کِتَابُ الْعِلْمِ — علم کی کتاب

بَابُ ۱۲ فَرِضِیَۃِ طَلَبِ الْعِلْمِ

طلب علم کی فرضیت کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابووائل سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر علم کا سیکھنا فرض ہے۔

مشکل الفاظ: طَلَبُ الْعِلْم: علم کا طلب کرنا، حاصل کرنا، فَرِیْضَة، فرض ضروری۔

تشریح: علم کا سیکھنا ہر مسلمان پر لازم و فرض قرار دیا ہے وہ علوم کہ جن کی روز مرہ ضرورت ہر ایک کو پڑتی ہے اس کا تمام مسلمانوں کے لئے سیکھنا تو فرض ہے۔ باقی مخصوص علوم فرض کفایہ ہیں کہ معاشرے میں چند لوگ سیکھ لیں جن کی طرف رجوع کر کے ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہو۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ نَّاصِحٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت ابوحنیفہ ناصح سے وہ یحییٰ وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

تشریح: ہر مسلمان سے مراد ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت ہے، علم کی فضیلت واہمیت میں بے شمار احادیث آئی ہیں مثلاً دیلمی نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علم کا طلب کرنا اللہ کے نزدیک

نماز، روزہ، حج وجہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اسی طرح یہ حدیث بھی ہے کہ ایک ساعت کا علم سیکھنا ہے ریاشب بیداری سے افضل ہے اور علم کا طلب کرنا ایک دن تین دن کے روزوں سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

بَابٌ ۱۳ فَضِيلَةِ التَّفَقُّهِ علم فقہ کی تحصیل کی فضیلت

حدیث: قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ سَنَةَ سِتٍّ وَّ تِسْعِيْنَ وَاَنَا ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَاَيْتُ حَلْقَةً عَظِيْمَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُهِمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور اپنے والد کے ساتھ ۹۶ ہجری میں نے حج کیا۔ اس وقت میری عمر سولہ سال کی تھی جب میں مسجد حرام میں گیا تو بہت سے لوگوں کو حلقہ بنائے بیٹھے دیکھا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ حلقہ کس بزرگ کا ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ حلقہ نبی پاک ﷺ کے صحابی عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کا ہے میں آگے بڑھا اور ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ کے دین کی مکمل سمجھ اور اس کا علم حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔

مشکل الفاظ: حَلْقَةٌ، حلقہ جہاں لوگ مل کر بیٹھے ہوں۔ فَتَقَدَّمْتُ، تو میں

آگے بڑھا۔ فَقُهَ۔ اس نے سمجھ حاصل کی۔ كَفَاهُ، اس کو کافی ہے۔ لَايَحْتَسِبُ۔ وہ گمان نہیں کرتا۔ مُهِمَّهٗ۔ اسکی مہمات، معاملات، اس کی ذمہ داری۔

تشریح: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ کفاہ اللہ تعالیٰ مہمۃ سے دنیا و آخرت ہر دو جہاں کی ذمہ داری مراد ہے۔ جس طرح کہ ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے سارے غموں اور فکروں کا ذمہ دار اور کفیل اللہ ہوگا۔ اور رزقہ من حیث لایحتسب سے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب کہ جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے لئے آسانی پیدا فرمادے گا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کو وہم و گمان نہ ہوگا۔ اس طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ من طلب العلم تکفل اللہ برزقہ کہ جس نے علم سیکھا اللہ اس کے رزق کا کفیل ہوگیا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاعَائِشَةُ لِيَكُنْ شِعَارُكِ الْعِلْمَ وَالْقُرْاٰنَ

ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ ام ھانی نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ علم اور قرآن کو اپنا شعار بنالو:

مشکل الفاظ: لِيَكُنْ، چاہیئے کہ ہو، شِعَارُكِ۔ تیرا شعار۔

تشریح: اس حدیث میں اپنے تعلق کو علم دین اور قرآن کے ساتھ وابستہ کرنے کا حکم دیا ہے کہ تمہاری وابستگی اور مشغولیت اس قدر ہو کہ تم علم دین اور قرآن کے رنگ میں رنگ جاؤ۔

بَابُ ١٤ فَضِيْلَةِ اَهْلِ الذِّكْرِ اہل ذکر کی فضیلت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقَالَ اَنْتُمْ مِنَ الَّذِيْنَ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ وَمَا جَلَسَ عِدْلُكُمْ مِنَ النَّاسِ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ

حضرت ابوحنیفہ علی بن الاقمر سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھی۔ آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں ہو جن کے ساتھ رہنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور تم جیسے لوگ جب بھی اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں تو انہیں فرشتے اپنے پروں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔ اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور اللہ ان کا تذکرہ ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس حاضر ہیں۔

مشکل الفاظ: اُمِرْتُ، مجھے حکم دیا گیا۔ اَنْ اَصْبِرَ، یہ کہ میں ساتھ رہوں۔ عِدْلُكُمْ، تمہارے برابر تم جیسے۔ حَفَّتْهُمْ اس نے ان کو ڈھانپ لیا۔ بِاَجْنِحَتِهَا۔ اپنے پروں سے۔ غشیتھم، ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

تشریح: ذکر کی فضیلت احادیث میں بڑی ہے۔ جہاں کہیں اللہ کا ذکر کرنے کے لئے لوگ جمع ہو کر ذکر کرتے ہیں تو فرشتے اُن کے ساتھ شامل ذکر ہو جاتے ہیں اور عرش تک فرشتے اس تمام خلاء کو بھر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب مجلس ذکر ختم ہوتی ہے تو اللہ کی بارگاہ میں جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو تم گواہ رہنا میں ان سب کو بخش دیا ہے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی مجھے اکیلے یاد کرتا ہے تو میں بھی اپنی شان کے لائق اکیلے یاد کرتا ہوں اور اگر کوئی میرا ذکر کسی مجلس میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں فرشتوں اور انبیاء کرام کی روحوں میں ان ذکر کرنے والوں کا ذکر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فرشتو! دیکھو تم تو کہہ رہے کہ آدمی دنیا میں قتل وخون بہا رے گا یہ لوگ تو میرا ذکر کر رہے ہیں

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْعُلَمَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ حِكْمَتِيْ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ بِكُمُ الْخَيْرَ اِذْهَبُوْا اِلَى الْجَنَّةِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكُمْ۔

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء کو ایک جگہ جمع فرمائے گا اور ان سے خطاب کرے گا کہ میرا تمہارے دلوں میں حکمت رکھنا محض تمہارے ساتھ خیر و بھلائی کی غرض سے تھا تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے تمہارے گناہ بخش دیئے وہ جو کچھ بھی تھے۔

مشکل الفاظ: اُرِيْدُ بِكُمْ میں تم سے ارادہ کیا۔

تشریح: اس حدیث پاک میں علماء کرام کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام علماء کرام کو جمع فرمائے گا اور فرمائے گا کہ میں نے بھلائی اور خیر کی خاطر تمہارے دلوں میں علم و حکمت کو جمع کیا تھا۔ تم اس علم و حکمت کی وجہ سے جنت میں چلے جاؤ تم جس حالت میں بھی تھے یعنی بے شک گنہگار ہی تھے یہ حدیث ان

لوگوں کے لئے درس عبرت ہے کہ جو علماء کرام کے بارے میں من گھڑت باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ علماء سب سے زیادہ جہنم میں جائیں گے اور خصوصاً چودھویں صدی کے ملاؤں کے بارے میں مختلف باتیں کرتے ہیں کہ حالانکہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ موجودہ صدی چودھویں نہیں بلکہ پندرھویں صدی ہے۔

بَابُ ۱۵ فِی التَّغْلِیْظِ فِی الْکِذْبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹ بات کی نسبت

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا اَوْقَالَ مَالَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بات کی نسبت کی یا وہ بات جو میں نے نہیں کہی اس کی نسبت میری طرف کی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے

مشکل الفاظ: مُتَعَمِّدًا، جان بوجھ کر۔ فَلْیَتَبَوَّاْ، وہ بنالے یا تلاش کرلے۔ مَقْعَدَهٗ، اس کا ٹھکانا۔

تشریح: اس حدیث میں حضور علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کرنے کی وعید فرمائی جو بات حضور ﷺ نے نہ فرمائی ہو۔ علماء کرام اور مبلغین کو اس بارے میں بڑے احتیاط کی ضرورت ہے جو بغیر علم کے مختلف باتوں کو حضور ﷺ کی حدیث کہہ دیتے ہیں۔ جو آدمی اس طرح کا عمل کرتا ہے تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَرَوَاهُ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ

اَبِیْ رُوْبَةَ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطیہ سے اور ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا ڈھونڈ لے۔ ابوحنیفہ نے ابوروبہ شداد بن عبدالرحمٰن سے بھی اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے حضرت ابوسعید سے روایت کی۔

تشریح: اس سے پہلی حدیث میں شرح گزر چکی ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ عَطِیَّةُ وَاَشْهَدُ اَنِّیْ لَمْ اَکْذِبْ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ لَمْ یَکْذِبْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ عطیہ العوفی سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے عطیہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید پر جھوٹ نہیں بولا اور نہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں نبی پاک صاحب لولاک کی جانب جھوٹ کی نسبت کرنے کی سزا جہنم قرار دی گئی ہے۔ راویان حدیث نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے اور سب سے پہلے انہوں نے اپنے بارے میں قسم اٹھا کر کہا کہ میں نے ابوسعید پر جھوٹ سے کام نہیں لیا اور نہ ہی ابوسعید نے نبی پاک ﷺ پر جھوٹ کی نسبت کی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو حنیفہ ابو سعید سے وہ ابراہیم سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کی تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرلے۔

تشریح : اس حدیث میں بھی نبی پاک ﷺ کی جانب جھوٹ کی نسبت کی وعید جہنم قرار دی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ وعید خاص طور پر اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب ایک شخص نے حضور ﷺ کی طرف غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے ایک قوم سے جا کر کہہ دیا تھا کہ مجھے تم میں فیصلہ کے لئے بھیجا گیا ہے مگر حضرت عبداللہ بن زبیر کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث ہر جھوٹ کو شامل ہے یعنی ہر جھوٹ پر یہی وعید ہے بعض علماء کا قول ہے کہ یہ وعید ہر جھوٹ کو شامل ہے خواہ وہ جھوٹ دینی معاملات میں ہو یا دنیا کے معاملات میں اور بعض اس کو دینی امور سے خاص کرتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَرَوَاهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

حضرت ابو حنیفہ زہری سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اور اس جھوٹ میں قصد اور ارادہ شامل تھا تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ امام ابو حنیفہ اس حدیث کی روایت یحییٰ بن سعید سے بھی کرتے ہیں۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ
طہارت کا بیان

بَابُ ١٦ فِي النَّهْيِ اَنْ يَّبُوْلَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ.

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس سے وضو کرے۔

مشکل الفاظ : لَا يَبُوْلَنَّ ، وہ ہرگز پیشاب نہ کرے۔

تشریح : امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ لمبا چوڑا ٹھہرا ہوا پانی تالاب یا حوض ہے جس کے ایک کنارہ پر پانی کو حرکت دینے سے دوسری جانب پانی میں حرکت نہ پیدا ہوتی ہو۔ تو اس میں کوئی نجاست پڑ جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا اگر اس سے کم پانی ہو اور وہ ٹھہرا ہوا ہو تو اس میں نجاست کا ایک قطرہ یا ذرہ بھی پڑ گیا تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا ہاں اگر پانی جاری ہو جس میں تنکہ وغیرہ پھینکا جائے تو وہ پانی اس کو بہا کر لے جائے۔ اور یہ نجاست اس پانی پر اپنا اثر نمایاں نہ کرے مثلاً پانی کا رنگ، ذائقہ یا بو تبدیل نہ کردے تو پانی پاک رہے گا۔

اس کے علاوہ اس بات کی ہمیشہ احتیاط کرنی چاہیے کہ پانی خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں پیشاب کرنا یا نجاست ڈالنا تہذیب کے بھی خلاف ہے۔

حدیث : اَبُوحَنِیفَةَ عَنِ الْهَیثَمِ الصَّوَّافِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یُغْتَسَلُ مِنْهُ اَوْ یُتَوَضَّأُ "

حضرت ابوحنیفہ ھیثم الصواف سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے اور پھر اس سے غسل یا وضو کرنے سے منع فرمایا۔

تشریح : اس حدیث میں بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا مراد یہ ہے نہ پیشاب کیا جائے اور نہ پاخانہ اور نہ ہی کوئی اور نجاست ڈالی جائے ورنہ وہ پانی پاکیزگی حاصل کرنے کے قابل نہ رہے گا۔

باب ۱۷ اَلْوُضُوْءِ مِنْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے کا بیان

حدیث: اَبُوحَنِیفَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ ذَاتَ یَوْمٍ فَجَاءَتِ الْهِرَّةُ فَشَرِبَتْ مِنَ الْاِنَاءِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ وَرَشَّ مَا بَقِیَ

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بیشک ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وضو کا ارادہ فرمایا ایک بلی آئی تو اس نے وضو کے پانی سے پانی پی لیا آپ نے اسی پانی سے وضو کیا اور بچا ہوا پانی زمین پر چھڑک دیا۔

مشکل الفاظ : الھرۃ :بلی ،الاناء ،برتن ،رش ،اس نے چھڑک دیا۔

تشریح : امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ تنزیہی ہے حدیث کے آخر میں "ورش ما بقی" فرمایا کہ جو باقی بچا وہ زمین پر چھڑک دیا تا کہ کوئی مطلق پانی سمجھ استعمال نہ کرے۔ مجبوری کی حالت میں ایسا پانی بلا کراہت جائز ہے۔ اسلام میں مجبوری اور تنگی کے وقت اس قسم کی رعائت ومہلت عام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم

باب ۱۸ اَلْبَوْلُ قَائِمًا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا

حدیث: اَبُوحَنِیفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَبُوْلُ عَلٰی سُبَاطَةِ قَوْمٍ قَائِمًا

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ منصور سے وہ ابووائل سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوڑے پر کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا؛

مشکل الفاظ : یبول ۔ وہ پیشاب کرتا ہے۔ سباطة ،کوڑا،

تشریح : علماء کے نزدیک کھڑے ہوکر پیشاب مکروہ تحریمی یا تنزیہی ہے کیونکہ اس میں ستر کھلنے اور پیشاب کے چھینٹے پڑنے کا خدشہ ہے اور نبی پاک ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

تشریح : اس حدیث پاک میں ایک مخصوص واقعہ کی طرف اشارہ ہے نہ کہ عادت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

نبی پاک ﷺ کے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے حوالے سے علماء کرام نے کئی وجوہات لکھی ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی پشت مبارک میں درد تھا۔ دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر وہاں بیٹھ کر پیشاب کرتے تو نشیب میں ہونے کی وجہ سے نجس ہونے کا خدشہ تھا۔ ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی کہ آپ کے گھٹنوں میں درد تھا جس کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتے تھے۔

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اس سے ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ یہ امر مجبوری اجازت ہے۔

بَابُ ۱۹ عَدَمُ الْوُضُوْءِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

دودھ پی کر نیا وضو نہ کرے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَتَمَضْمَضَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ"

حضرت ابو حنیفہ عدی سے وہ ابن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دودھ پی کر کلی کی اور نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

مشکل الفاظ : لبناً ، دودھ، فتمضمض ، تو آپ نے کلی فرمائی۔

تشریح: اس حدیث میں اُن لوگوں کے شک کو دور کرنا مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ دودھ پی کر وضو کرنا چاہیے اس حدیث پاک میں واضح بتایا جا رہا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو نماز ادا کرنے کیلئے صرف کلی کرنے پر اکتفاء کیا نیا وضو نہیں کیا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر پہلے سے وضو ہو تو دودھ پینے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف کلی کرنا کافی ہے علماء کے نزدیک کلی بھی فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے تاکہ منہ سے ذائقہ ختم ہو جائے۔

بَابُ ۲۰ عَدَمُ الْوُضُوْءِ مِنَ اللَّحْمِ

باب گوشت کھا کر نیا وضو نہ کرے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَقًا بِلَحْمٍ ثُمَّ صَلّٰى

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے گوشت کا شوربا تناول فرمایا پھر نماز پڑھی۔

مشکل الفاظ : مرقاً ، شوربا، سالن ۔ لحم ، گوشت

تشریح: اس حدیث میں بھی یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر پہلے سے وضو کیا ہو تو سالن وغیرہ کے ساتھ کھانا کھایا جائے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ چکنائی اور ذائقے کو ختم کرنے کیلئے کلی کرنے پر اکتفاء کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اس میں یہ احتیاط ہونی چاہیے کہ گوشت کھاتے کھاتے اگر دانتوں سے خون وغیرہ نکل جائے تو پھر وضو کرنا فرض ہو جاتا ہے

بَابُ ۲۱ اَلْاَمْرُ بِالسِّوَاكِ مسواک کرنے کا حکم

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ الزَّرَّادِ عَنْ تَمَّامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا اَرَاكُمْ قُلْحًا اِسْتَاكُوْا فَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَالِيْ اَرَاكُمْ تَدْخُلُوْ عَلَيَّ قُلْحًا اِسْتَاكُوْا فَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يَّسْتَاكُوْا عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ اَوْ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت علی بن حسین الزراد سے وہ تمام سے وہ جعفر بن ابوطالب سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ صحابہ میں سے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دانتوں کو زرد دیکھتا ہوں مسواک کیا کرو، اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم میرے پاس آتے ہو اور تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں مسواک کیا کرو۔ اگر میں اپنی امت پر اس کو دشوار نہ جانتا تو ان کو ہر نماز یا ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

مشکل الفاظ: قلحاً، زرد، پیلے، میلے، استاکو، اتم مسواک کرو، اشق زیادہ مشکل

تشریح : اس حدیث میں مسواک کی اہمیت کو بیان کیا ہے کہ اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتی تو مسواک کو لازم قرار دے دیتا۔ کیونکہ بعض اوقات کسی کی مجبوری ہوسکتی ہے۔ مسواک کا ملنا، کبھی، سفر، کبھی مرض، کبھی کوئی اور مجبوری کی وجہ سے مسواک کرنا مشکل ہوسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو مشکل کا بھی علم تھا تبھی اپنی امت پر مسواک کو فرض قرار نہیں دیا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم جس چیز کو چاہیں لازم قرار دے دیں اور جس چیز کو چاہیں لازم قرار نہ دیں۔

اس کے علاوہ دوسری بات یہ کہ امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک مسواک کرنا وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی سنت ہے۔ چونکہ وضو ہی کے وقت مسواک کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر پہلے سے وضو ہے اور نئی نماز کے لئے پہلے سے وضو ہے تو اب مسواک

کرنا سنت نہیں ہے کیونکہ جب صرف خالی مسواک کریں گے تو دانتوں سے خون وغیرہ نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا اور وضو دوبارہ کرنا لازم ہو جائے گا۔

ہاں بعض علماء نے یوں تطبیق کی ہے کہ اگر کسی شخص کو پہلے سے وضو ہے اور نماز کے لئے مسواک کرنا چاہتا ہے تو صرف مسواک کر کے کلی کرے نماز پڑھ لے اور احتیاط پیش نظر رہے کہ دانتوں سے خون وغیرہ نہ نکلے۔

بَابُ ۲۲ الوضوء ثلثا ثلثا

وضو میں اعضاء تین تین بار دھونے ہیں

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثًا وَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ رَاْسَهٗ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد خیر سے وہ علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو ہاتھوں کو تین بار دھویا، پھر تین دفعہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، اور تین مرتبہ چہرہ دھویا اور تین مرتبہ بازؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

مشکل الفاظ: مضمض : اس نے کلی کی۔ ثلثاً : تین مرتبہ۔ استنشق : اس نے ناک میں پانی ڈالا۔ ذراعیہ : اس کے دونوں بازو۔

تشریح : اس حدیث میں اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کی سنت کا بیان ہے

حدیث: ابو حنیفة عن خالد عن عبد خیر عن علی انه دعا بماء فغسل کفیه ثلثا وتمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعیه ثلثا ومسح راسه ثلثا وغسل قدمیه ثلثا ثم قال هذا وضوء رسول الله ﷺ وفی روایة عن خالد عن عبد خیر عن علی انه دعا بماء فغسل کفیه ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعیه ثلثا ومسح براسه مرة وغسل قدمیه ثلثا ثم قال هذا وضوء رسول الله ﷺ کاملا وفی روایة انه دعا بماء فاتی باناء فیه ماء وطست قال عبد خیر ونحن ننظر الیه فاخذ بیده الیمنی الاناء فاکفا علی یده الیسری ثم غسل یده ثلث مرات ثم ادخل یده الیمنی الاناء فملاء یده ومضمض واستنشق فعل هذا ثلث مرات ثم غسل وجهه ثلث مرات ثم غسل یده الی المرافق ثلث مرات ثم اخذ الماء بیده ثم مسح بها راسه مرة واحدة ثم غسل قدمیه ثلثا ثلثا ثم غرف بکفه فشرب منه ثم قال من سره ان ینظر الی طهور رسول الله ﷺ فهذا طهور وفی روایة انه دعا بماء فغسل کفیه ثلثا ومضمض ثلثا وغسل وجهه ثلثا وغسل ذراعیه ثلثا ثم اخذ ماء فی کفه فصبه علی صلعته ثم قال من سره ان ینظر الی طهور رسول الله ﷺ فلینظر الی هذا وفی روایة عن علی انه توضاء ثلثا ثلثا وقال هذا الوضوء رسول الله ﷺ قال عبد الله بن محمد بن یعقوب یعنی به من روی عن ابی حنیفة فی هذا الحدیث عن خالد ان النبی ﷺ مسح راسه ثلثا علی انه وضع یده علی یافوخه ثم مد یدیه الی مؤخر راسه ثم الی مقدم راسه فجعل ذلک ثلث

مرات وانما ذلک مرة واحدة لانه یباین یده ولا اخذ الماء ثلث مرات فهو کمن جعل الماء فی کفه ثم سغده الی کوعه الا تری انه بین فی الاحادیث التی روی عنه وهم الجادود بن زید وخارجة بن مصعب واسد بن عمر ان المسح کان مرة واحدة وبین ان معناه ما ذکرنا وقد روی عن جماعة من اصحاب النبی ﷺ کثیرة علی هذا اللفظ ان النبی ﷺ مسح راسه ثلثا منهم عثمان وعلی وعبد الله بن مسعود وغیرهم رضی الله عنهم قال البیهقی وقد روی من اوجه غریبة عن عثمان تکرار المسح الا انه مع خلاف الحفاظ لیس بحجة عند اهل العلم فهل کان معناه الا علی ما ذکرنا فمن جعل ابا حنیفة غالطا و فی روایة ثلثا فقد وهم وکان هو بالغلط اولی واخلق وقد غلط شعبة فی هذا الحدیث غلطا فاحشا عند الجمیع وهو روایة هذا الحدیث عن مالک بن عرفطة عن عبد خیر عن علی فصحف الاسمین فی اسناده فقال بدل خالد مالک وبدل علقمة عرفطة ولو کان هذا الغلط من ابی حنیفة لنسبوه الی الجهالة وقلة المعرفة ولا خرجوه من الدین وهذا من قلة الورع واتباع الهوی .

حضرت ابوحنیفہ خالد سے روایت کرتے ہیں وہ عبد خیر سے وہ علی سے روایت کرتے کہ حضرت علی نے پانی منگایا اور اس سے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار منہ دھویا، تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، تین دفعہ سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ پھر کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

اور ایک دوسری روایت میں عبد خیر سے اس طرح روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

نے پانی منگایا۔ تین دفعہ ہاتھ دھوئے، تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا، تین دفعہ چہرہ دھویا، تین دفعہ ہاتھ کہنیوں تک دھوئے، ایک دفعہ سر کا مسح کیا اور تین دفعہ پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا مکمل وضو اس طرح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی نے پانی منگایا تو آپ کے پاس پانی کا برتن اور ایک طشت لایا گیا۔ عبد خیر نے کہا کہ ہم انہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور اس کو جھکا کر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر ہاتھ تین دفعہ دھوئے، پھر دائیں ہاتھ کو پانی میں ڈالا اور اس کو پانی سے بھر کر ناک و منہ میں پانی ڈالا اور یہ اس طرح تین دفعہ کیا پھر چہرہ کو تین دفعہ دھویا۔ پھر ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر ہاتھ میں پانی لے کر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پاؤں تین تین دفعہ دھوئے پھر ایک چلو میں پانی لے کر پی لیا۔ پھر کہا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھے تو یہ ہے آپ ﷺ کا وضو

اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے پانی منگایا اور ہاتھ تین دفعہ دھوئے تین دفعہ مضمضہ کیا اور تین دفعہ استنشاق اور تین دفعہ ہاتھ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ہاتھ میں پانی لے کر اپنے تالو پر ڈالا پھر کہا کہ جو رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا ہے تو یہ ہے

حضرت علی سے ایک روایت میں اس طرح ہے کہ انہوں نے اعضائے وضو تین تین دفعہ دھوئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو یہ ہے۔ عبداللہ بن محمد بن یعقوب جو ابوحنیفہ سے اسی حدیث کو خالد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سر کا مسح تین بار اس طرح کیا کہ اپنا ہاتھ پیشانی کی طرف کھینچ کر لائے۔ اس طرح تین دفعہ کیا تو ایک دفعہ مسح ہوا کیونکہ نہ ہاتھ سر سے جدا ہوا اور نہ پانی تین بار بدلا، یہ ایسا ہے کہ کوئی ہتھیلی میں پانی لے اور اس کو ہتھیلی تک لے جائے تم نہیں دیکھتے کہ وہ احادیث جو جارود بن زید اور خارجہ بن مصعب اور اسد بن عمر نے حضرت علی سے

روایت کی ہے اور فرمایا کہ حضرت نے فرمایا کہ مسح ایک بار اور اس کے دو ہی معنی بیان کئے جو اوپر بیان کئے۔ حضرت ابوحنیفہ نے کہا صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے یہ ہی لفظ مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے سر کا مسح تین بار کیا ان میں سے عثمان، علی اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم ہیں۔

بیہقی نے کہا ہے کہ سر کا مسح کرو والی حدیث عثمان سے غریب طرق سے مروی ہے۔ مگر یہ حفاظ حدیث کی روایت کے بھی خلاف ہے اور اہل علم کے نزدیک حجت نہیں لہٰذا ''سر کا مسح'' کے وہی معنی ہو سکتے ہیں جو ذکر ہوئے۔ اب جو تین دفعہ مسح کرنے کی روایت میں امام ابوحنیفہ کی طرف غلطی کی نسبت کرتا ہے اس سے خود غلطی ہوئی ہے۔ اور البتہ شعبہ نے اس حدیث کی اسناد میں تمام محدثین کے نزدیک واضح غلطی کی ہے وہ یہ کہ روایت کی اس حدیث کی مالک بن عرفطہ سے اور انہوں نے عبد خیر اور انہوں نے علی سے کہ باپ بیٹے ہر دو کے نام بدل دیئے۔ خالد کی جگہ مالک لے آئے اور علقمہ کی جگہ عرفطہ۔ اگر یہ غلطی ابوحنیفہ سے سرزد ہو جاتی تو وہ کہتے کہ وہ علم حدیث سے نابلد ہیں۔ اور اس میں کوتاہ علم اور دین ہی سے اُن کو خارج کر دیتے اور یہ اہتمام تقوی کی کمی اور خواہش نفسانی کی اتباع کی وجہ سے ہے۔

مشکل الفاظ: باناء: برتن، طست: طشت، غرف بکفیه، چلو بھرا، فصبه: اس کو انڈیل دیا، بہایا، الفوخه: اپنی پیشانی، کوعه: اپنی ہتھیلی،

تشریح: اس حدیث میں مختلف طرق سے روایات کو جمع کیا گیا ہے اور نبی پاک ﷺ کے مکمل وضو کو بیان کیا گیا ہے جس میں فرائض، سنن اور مستحبات کی الگ تفصیل بیان نہیں کی گئی بلکہ مکمل کامل وضو کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

مسح سر کے حوالے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی کے نزدیک اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک سر کا مسح ایک بار کرنا سنت ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین دفعہ مسح کرنا سنت ہے۔ حدیث کے آخر میں اس کی تعبیر بیان کی گئی ہے کہ اگر حدیث پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سر کا مسح نبی پاک ﷺ نے ایک ہی دفعہ کیا ہے کہ پانی سے ہاتھ تر کر کے پیشانی سے ہاتھ پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے اور پھر کانوں کا مسح، تیسری بار ہاتھوں کو جا کر کیا اس دوران آپ ﷺ نے نہ پانی سہ بار لیا اور نہ ہی اپنے ہاتھ کو سر سے جدا کیا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّاُ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ حمران مولی عثمان سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے تین دفعہ اعضائے وضو کو دھویا اور کہا کہ اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں بھی اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کی سنت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

باب ۲۳ الوضوء مرة مرة — وضو ایک ایک مرتبہ ہے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً"

حضرت ابوحنیفہ حضرت علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا (یعنی وضو کے اعضاء کو ایک ایک دفعہ دھویا)

تشریح: یہ حدیث اس بارے میں ہے کہ وضو کے اعضاء کو تین تین دفعہ دھونا سنت نبوی ﷺ ہے آپ نے ایک ایک دفعہ بھی اعضائے وضو دھوئے کہ یہ لازم و فرض ہے اور دو دو مرتبہ بھی کہ یہ بھی جائز ہے اور تین تین دفعہ بھی ایک دفعہ دھونا تو لازم ہے پانی کی کمی یا بہت جلدی ہو یا اور کوئی مجبوری ہو تو اعضائے وضو کو ایک بار دھونے سے بھی وضو مکمل ہو جاتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْعَوَاقِبِ مِنَ النَّارِ"

حضرت ابوحنیفہ حضرت محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں ایڑیوں کے لئے ویل ہے۔

مشکل الفاظ: ویل ۔ جہنم کی ایک وادی کا نام ۔ ہلاکت، للعواقیب ، ایڑیوں کیلئے

تشریح: جو لوگ وضو میں بے احتیاطی کی وجہ سے ایڑیاں خشک رکھتے ہیں دوزخ کی اس وادی میں ان کیلئے آگ کا عذاب ہے یوں تو وضو میں کوئی عضو بھی خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا لیکن ایڑیوں کا خصوصیت کیساتھ اسلئے ذکر ہے کہ لوگوں کی جلد بازی اور بے احتیاطی کی وجہ سے ایڑیاں خشک رہ جاتی ہیں اور اس بداحتیاطی کی وجہ سے سارا وضو برباد ہو جاتا ہے۔

باب ۲۴ نضح الفرج بفضل الوضوء

وضو کے بچے ہوئے پانی کو اپنی رومالی پر چھڑکنا

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ يُقَالُ لَهٗ الْحَكَمُ اَوِ ابْنُ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ

مَاءٍ فَنَضَحَهٗ فِیْ مَوَاضِعِ طَهُوْرِهٖ"

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ منصور سے وہ مجاہد سے وہ ثقیف قبیلہ کے ایک آدمی سے (جنہیں حکم یا ابن حکم کہا جاتا ہے) وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے وضو کیا اور ایک چلو پانی کا اپنے موضع طہور رومالی پر چھڑکا

مشکل الفاظ: نضحه ،اس کو چھڑکا، مواضع۔ طھورہ ،طہارت کی جگہ

تشریح: اس حدیث پاک میں وضو کرنے کے بعد مواضع طہارت یعنی رومالی پر پانی چھڑکنے کی سنت کا بیان ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ انسان شکی مزاج ہے اور شک کی وجہ سے عبادت میں خلل پڑنے کا احتمال ہے پس رومالی پر پانی چھڑکنے کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی کو پیشاب کے قطروں کا شک ہو تو دور ہو جائے۔

باب ۲۵ المسح علی الخفین موزوں پر مسح کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَأَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ قَالَتْ ائْتِ عَلِیًّا فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهٗ کَانَ یُسَافِرُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ شُرَیْحٌ فَأَتَیْتُ عَلِیًّا فَقَالَ لِیْ امْسَحْ"

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ قاسم سے وہ شریح سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں موزوں پر مسح کروں۔ آپ نے فرمایا کہ جا کر حضرت علی سے پوچھو کہ وہ نبی پاک ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ شریح کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت علی کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مسح کرو۔

مشکل الفاظ: الخفین ،موزے، یسافر ،وہ سفر کرتا ہے۔

تشریح: دین اسلام میں مسلمانوں کو آسانیاں فراہم کی گئی ہیں۔ سفر میں وضو

کے لئے بار بار جوتی اتار کر پاؤں دھونا مشکل تھا اس مشکل کی آسانی کے لئے موزے پہن کر پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر ہی مسح کر لیا جائے تو وضو مکمل ہو جاتا ہے مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کی اجازت ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَصَلّٰی خَمْسَ صَلَوَاتٍ"

حضرت ابوحنیفہ حضرت علقمہ سے وہ سلیمان سے وہ بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا اور اسی سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں۔

تشریح: نبی پاک ﷺ نے موزوں پر مسح فرما کر واضح کر دیا کہ موزوں پر مسح کرنے سے طہارت کاملہ حاصل ہوتی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ صَلّٰی خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَارَأَیْنَاکَ صَنَعْتَ هٰذَا قَبْلَ الْیَوْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ عَمَدًا صَنَعْتُهٗ یَا عُمَرُ"

حضرت ابوحنیفہ حضرت علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ فتح مکہ کے دن ایک وضو سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح کیا۔ حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج سے پہلے ہم نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے عمر میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔

مشکل الفاظ : صنعت ،آپ نے کیا، عمداً ،جان بوجھ کر، قصداً۔

تشریح : اس حدیث میں بھی پانچ نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھنے اور وضو کے دوران موزوں پر مسح کرنے کی سنت کا بیان ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ اَبِیْ اُمَیَّةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ جُرَیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ"

حضرت ابوحنیفہ عبدالکریم سے وہ اپنے باپ امیہ سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے اس نے حدیث بیان کی جس نے جرید بن عبداللہ سے کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا جبکہ اس وقت سورۃ مائدہ نازل ہو چکی تھی۔

تشریح: بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ مسح کرنے کی اجازت سورۃ مائدہ کے نزول سے قبل تھا، اس کے بعد صرف غسل رہ گیا شعبہ کو حضرت جریر نے دور کر دیا کہ میں نے حضور ﷺ کو سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّهٗ رَاٰی جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ تَوَضَّا وَمَسَحَ علی خفیه فسأله عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یصنعه وانما صحبته بعد ما نزلت الْمَائِدَة

حضرت ابوحنیفہ نے حماد سے وہ ابراہیم سے ہمام بن حارث نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا کہ وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا، ہمام نے اس بارے میں دریافت کیا تو (جریر) کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور مجھ کو

شرف صحبت (یعنی صحابی ہونے کا فخر) نزول مائدہ کے بعد حاصل ہوا ہے۔

مشکل الفاظ : یصنعه ،وہ اس کام کو کرتا ہے۔ صحبته ،میں نے صحبت کی مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے وصال کے صرف چالیس دن قبل اسلام لائے ہیں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ رُوْمِیَّةٌ ضَیِّقَةُ الْکُمَّیْنِ فَرَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ضِیْقِ کُمِّهَا قال المغیرة فجعلت اصب علیه من الماء من اداوة معی فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ وَلَمْ یَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ وَصَلّٰی"

حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں نکلا (یعنی تبوک کی طرف) آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور بعد فراغت واپس تشریف لائے آپ نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ زیب تن فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اٹھایا۔ ہاتھ سے آستینیں اٹھتی نہیں تھیں اس لئے آپ ﷺ نے جبہ اوپر اٹھالیا، مغیرہ کہتے ہیں کہ پھر میں آپ پر چھاگل سے جو میرے پاس تھی پانی ڈالتا رہا آپ نے نماز کیلئے وضو کیا اور موزے اتارے بغیر ان کے مسح کیا پھر آگے بڑھ کر نماز ادا فرمائی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّاْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ رُوْمِیَّةٌ ضَیِّقَةُ الْکُمَّیْنِ فَاَخْرَجَ یَدَیْهِ مِنْ تَحْتِهَا وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ . وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَهُ الْكُمَّيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ"

حضرت ابوحنیفہ، حضرت حماد سے وہ شعبی سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کروایا اور آپ وصی جبہ تنگ آستینوں والا زیب تن کیے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ہاتھ اسکے نیچے سے نکالے اور موزوں پر مسح کیا ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے موزوں پر مسح کیا اور آپ شامی جبہ تنگ آستینوں والا زیب تن فرمائے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے

مشکل الفاظ : وضات : میں نے وضو کروایا، جبہ رومیۃ ، رومی جبہ، ضیقۃ الکمین ، تنگ آستینوں والا، انطلق ، وہ چلا گیا۔ اصب ، میں نے ڈالا۔ روامۃ ، چھاگل، برتن۔ لم ینزعھما ، ان کو نہیں اتارا

اس حدیث پاک میں ایک بات تو یہ واضح ہوئی ہے کہ دوسرے کو وضو کرانا باعث ثواب ہے اور دوسرے کی مدد سے وضو کرنا جائز ہے۔ دوسرے بات موزوں پر مسح کرنے کی ہے کہ راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے وضو فرمایا مگر موزوں سے پاؤں نکال کر دھوئے نہیں بلکہ موزوں پر مسح فرمایا۔

حدیث اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ (ﷺ) يَمْسَحُ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ شعبی سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

تشریح : واضح ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى غَزْوَةٍ فِي الْعِرَاقِ فَاِذَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِذَا قَدِمْتَ عَلَى اَبِيْكَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ فَمَسَحْنَا

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ لِلْغَزْوِ فَاِذَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ اِذَا قَدِمْتَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاسْاَلْهُ فَقَالَ قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ فَمَسَحْنَا

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ لِغَزْوَةِ جَلُوْلَا فَرَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا سَعْدُ فَقَالَ اِذَا لَقِيْتَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا صَنَعَ فَقَالَ عُمَرُ صَدَقَ سَعْدٌ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فَصَنَعْنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى غَزْوَةِ الْعِرَاقِ فَرَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَاَنْكَرْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِيْ اِذَا قَدِمْتَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاسْاَلْهُ عَنْهُ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ سَاَلْتُهُ وَذَكَرْتُ لَهُ مَا صَنَعَ سَعْدٌ فَقَالَ عَمُّكَ اَفْقَهُ مِنْكَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ فَمَسَحْنَا.

حضرت ابوحنیفہ ابوبکر بن ابی الجہم سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں جہاد کی غرض سے عراق گیا تو سعد بن مالک کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا حضرت یہ کیا ہے کہا اے ابن عمر جب تم اپنے والد کے پاس جاؤ گے تو اس بارے میں ان سے پوچھ لین۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں

اپنے والد کے پاس پہنچا تو ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ تو ہم بھی مسح کرنے لگے۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ میں جہاد کیلئے عراق گیا تو وہاں سعد بن مالک (یہ عشرہ مبشرہ سے ہیں) موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا حضرت یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تم اپنے والد حضرت عمر کے پاس جاؤ تو ان سے اس بارے میں دریافت کرنا ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں حضرت عمر کے پاس آیا تو ان سے میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی مسح کرتے ہیں۔

ایک روایت یہ ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ میں غزوہ جلولا میں شمولیت کی غرض سے عراق پہنچا تو سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا اے سعد یہ کیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم امیر المومنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے ملو تو ان سے اس بارے میں پوچھنا، ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں حضرت عمر سے ملا تو میں نے سعد کے مسح کرنے کی خبر ان تک پہنچائی تو عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے سعد سچے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔

اور ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کیلئے عراق گئے تو سعد بن ابی وقاص کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا میں نے اس کوئی بات جانا تو مجھ سے کہنے لگے جب تم عمر کے پاس جاؤ تو اس کے بارہ میں ان سے دریافت کرنا۔

ابن عمر کہتے ہیں کہ جب میں اُن کے (حضرت عمر) پاس پہنچا تو میں نے ان

سے بیان کیا، فرمانے لگے تمہارے چچا (حضرت سعد) تم سے زیادہ عالم وفقیہ ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی مسح کیا۔

تشریح: اس حدیث میں بھی موزوں پر مسح کے جواز پر تائید کی گئی ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اللّٰهُ، تَنَازَعَ اَبُوْهُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ فَقَالَ سَعْدُ اِمْسَحْ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَايُعْجِبُنِیْ قَالَ سَعْدُ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ عَمُّکَ اَفْقَهُ مِنْکَ سُنَّةً

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ سالم بن عبداللہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ مسح خفین کے بارے میں سعد بن ابی وقاص اور میرے والد کے درمیان اختلاف رائے ہوا حضرت سعد نے کہا کہ مسح کرتا ہوں عبداللہ نے کہا کہ مجھے یہ پسند نہیں۔ سعد کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے چچا (سعد) تم سے زیادہ سنت کے عالم ہیں۔

بَابُ۲۶ توقیت المسح مسح کی مدت مقرر کرنا!

مشکل الفاظ: مايعجبنی: مجھے پسند نہیں۔ فاجتمعنا: تو ہم اکٹھے ہوئے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّيْنِ فِی السَّفَرِ وَلَمْ يُوَقِّتْهُ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو سفر میں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور آپ نے اس کی مدت مقرر نہیں کی۔

مشکل الفاظ: لم یوقته ،اس کا وقت مقرر نہیں کیا۔

تشریح : ابن عمر کے نزدیک لم یوقته، کے معنی یہ ہیں کہ میرے علم میں آپ نے اس کی مدت مقرر نہیں فرمائی یہ نہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس کی کوئی مدت متعین نہیں کیونکہ مسافر و مقیم ہر دو کے مسح کی مدت بروایات صحیحہ ثابت مقرر ہے۔ابن عمر کا یہ واقعہ حضرت سعد سے مسلہ مسح میں عدم آگہی کا موجب ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کیلئے تین دن رات مقرر کئے اور مقیم کیلئے ایک دن رات۔

حدیث ٦٦ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِی الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّلِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ اِذَا لَبِسَهَا وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ وَفِی رِوَايَةِ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً اِنْ شَاءَ اِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ اَنْ يَلْبَسَهُمَا .

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم النخعی سے وہ ابوعبداللہ الجدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں فرمایا کہ مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات (مدت مقرر فرمائی) اگر وضو کی حالت میں ان کو پہنا ہو تو انہیں (اتنی مدت) نہ اتارے اور ایک روایت میں ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کی مدت مسافر کے لئے تین دن رات ہے اور مقیم کے لئے ایک دن رات اگر چاہے بشرطیکہ پہننے سے پہلے وضو کیا ہو۔

مشکل الفاظ: لاینزع خفیه ،وہ موزے نہ اتارے۔لبسها ،اس نے اسے پہنا

تشریح : اس حدیث میں بھی مسافر کے لئے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین کیا۔ یعنی تین دن تین رات مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ پہننے سے پہلے وضو کیا ہو اور اسی طرح مقیم آدمی وضو کی حالت میں موزے پہنے تو ایک دن رات تک وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرے۔

حدیث ٦٧ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِیِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَّ لَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً

حضرت ابوحنیفہ سعید سے وہ ابراہیم التیمی سے وہ عمرو بن میمون الاودی وہ ابوعبداللہ الجدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن رات ہیں اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

تشریح : مسح کی مدت کے حوالے سے یہ بات اہم ہے کہ اگر وضو کرنے کے بعد موزہ پہنا ہے تو جب سے بے وضو ہوا اس وقت سے مدت کا تعین کیا جاتا ہے۔

حدیث ٦٨ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِیٍ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَالْمُقِيْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً

حضرت ابوحنیفہ وہ حکم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ شریح بن حانی وہ علی رضی اللہ

عنہ سے روایت کرتے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسافر موزوں پر مسح کرے تین دن تین رات تک اور مقیم ایک دن ایک رات تک۔

تشریح : یہ حدیث سے پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ ۲۷ فِی الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ الْعَوْدَ

جنابت کی حالت میں دوبارہ جماع کرنا

حدیث ۶۹: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصِیْبُ مِنْ اَهْلِهٖ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ فَیَنَامُ وَلَا یُصِیْبُ مَاءً فَاِذَا اسْتَیْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ عَادَ وَ اغْتَسَلَ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ اسود سے وہ شعبی سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زوجہ مطہرہ سے صحبت کرتے رات کے آغاز میں پھر سو جاتے اور پانی نہ چھوتے پھر رات کے آخر میں جب بیدار ہوتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل فرماتے۔

مشکل الفاظ: یصیب، وہ پہنچتا ہے، یعنی صحبت کرتا ہے۔ استیقظ، وہ جاگا

تشریح : زیادہ دیر بے غسل رہنا مناسب نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں۔ عادت مبارکہ کا بیان نہیں ہے بلکہ کبھی کبھار کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے اور حضور ﷺ کا یہ عمل بیان جواز کے لئے ہے۔

حدیث ۷۰: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصِیْبُ اَهْلَهٗ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَلَا یُصِیْبُ مَاءً فَاِذَا اسْتَیْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ عَادَ وَ اغْتَسَلَ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ ابواسحٰق سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے آغاز میں اپنی زوجہ سے صحبت کرتے اور پانی نہ چھوتے پھر رات کے آخر میں جب بیدار ہوتے تو صحبت کرتے اور غسل فرما لیتے۔

بَابُ ۲۸ لَا یَنَامُ الْجُنُبُ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ

جنبی اس وقت تک نہ سوئے جب تک وضو نہ کر لے

حدیث ۷۱: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو فرما لیا کرتے تھے۔

تشریح : نبی کریم ﷺ جنابت کی حالت میں اگر غسل کرنا نہ چاہتے تو وضو فرما کر سوتے تھے، یا بعض احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر حالت جنابت میں کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرما لیا کرتے تھے اور صبح اٹھ کر نماز کے لئے غسل فرما لیا کرتے۔ سرکار دوعالم کا عمل امت کی آسانی کے لئے تھا۔

بَابُ ۲۹ اَلْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُسُ مومن ناپاک نہیں ہے

حدیث ۷۲: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَدَّ یَدَهٗ اِلَیْهِ فَدَفَعَهَا عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

مالک قال انی جنب قال لہ رسول اللہ ﷺ ارنا یدیک فان المؤمن لیس بنجس وفی روایۃ المؤمن لاینجس

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ایک مرد سے وہ حضرت حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف (بغرض مصافحہ) بڑھایا تو انہوں نے آپ سے ہاتھ کھینچ لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ناپاک ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ۔ بے شک مومن ناپاک نہیں ہے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

مشکل الفاظ: مدّ، بڑھایا، لمبا کیا۔ فرفعھا، تو اس نے اس کو کھینچ لیا، ہٹا لیا

تشریح: اس حدیث پاک میں اس طرح راہنمائی ہے کہ مومن حقیقی طور پر ناپاک ونجس نہیں ہوتا بلکہ حقیقی طور پر کافر ومشرک ناپاک ونجس ہیں۔ غسل اگر فرض ہو تو اس صورت میں وہ مصافحہ کرسکتا ہے غسل فرض ہونے کی صورت میں حکمی طور پر ناپاک ہو جاتا ہے اور اس حالت میں بھی صرف چند امور کی ممانعت ہے۔ مثلاً مسجد میں داخل ہونا، قرآن پاک کو پکڑنا، یا پڑھنا، نماز پڑھنا وغیرہ۔

حدیث ۷۳: ابوحنیفۃ عن حماد عن حذیفۃ ان رسول اللہ ﷺ مدیدہ الیہ فامسکھا عنہ فقال رسول اللہ ﷺ ان المؤمن لاینجس

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

مشکل الفاظ: فامسکھا، تو اس کو روک لیا، لاینجس، وہ ناپاک نہیں ہوتا

تشریح: اس حدیث پاک کی تشریح گزر چکی ہے۔

حدیث ۷۴: ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لھا ناولینی الخمرۃ فقالت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجھے چٹائی دو تو آپ نے کہا کہ میں حائضہ ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

مشکل الفاظ: ناولینی، تو مجھے دے، حائض، حیض والی۔

تشریح: اس حدیث پاک سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حیض ونفاس یا جنبی شخص اس حالت میں کوئی بھی چیز پکڑے تو اس سے وہ چیز ناپاک نہیں ہوتی اور نہ ہی اس عمل سے گناہ ہوتا ہے لیکن اس حالت میں قرآن پاک کو پکڑا نہیں جاسکتا کیوں کہ اس کی ممانعت صریحاً قرآن میں موجود ہے۔ **لایمسہ الا المطھرون** کہ اس کو پاک لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھوسکتا۔

باب ۳۰ المرأۃ تری فی منامھا ما یری الرجل

نیند میں عورت بھی ایسے ہی دیکھتی ہے جس طرح مرد دیکھتا ہے

حدیث ۷۵: ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال اخبرنی من سمع ام سلیم انھا سالت النبی ﷺ عن المرأۃ تری ما یری الرجل فقال النبی ﷺ تغتسل

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی اس

شخص نے جس نے سنا ام سلیم سے کہ بے شک انہوں نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جو خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے۔(یعنی احتلام) تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ وہ عورت غسل کرے۔

مشکل الفاظ : المراۃ، عورت، تری ما یری الرجل، عورت دیکھے جو مرد دیکھتا ہے، یعنی احتلام۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ جس طرح مرد کو احتلام ہوتا ہے اسی طرح عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔

احتلام کی صورت میں غسل اس وقت فرض ہوتا ہے کہ کسی نے خواب دیکھا اور تری بھی دیکھی یعنی منی خارج ہو تو تب غسل فرض ہوگا۔ اگر منی خارج نہ ہوئی محض خواب دیکھا ہے تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ منی خارج ہو خواہ خواب یاد ہو یا نہ ہو ہر دو صورتوں میں غسل کرنا فرض ہوگا۔ اسی طرح عورت کے لئے بھی مسئلہ ہے۔

ف: انبیاء کرام (اور ازواج مطہرات) بھی احتلام سے محفوظ تھیں۔

باب ۳۱ بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ حمام بدترین جگہ ہے۔

حدیث۷۶ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ هُوَ بَيْتٌ لَا يَسْتُرُ وَمَاءٌ لَا يَطْهُرُ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حمام بدترین جگہ ہے جہاں بے پردگی ہوتی ہے اور وہاں کا پانی ناپاک ہوتا ہے۔

مشکل الفاظ : بئس، برا، بدتر۔ الحمام، غسل خانہ۔ لایستر، پردہ نہیں کیا جاتا۔ لایطھر، وہ پاک نہیں ہے

تشریح : حمام ایسی جگہ ہے جہاں انسان ننگا ہوتا ہے بے پردگی ہوتی ہے اس میں پانی ناپاک ہوتا ہے۔

اگر حمام میں ننگا نہ ہوا جائے پاک پانی کا بندوبست کر دیا جائے اور پردے کا انتظام کر دیا جائے تو پھر حمام میں جانے کی ممانعت نہیں ہے بہر حال بلا ضرورت حمام میں جانا مناسب نہیں ہے۔

باب ۳۲ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے منی کھرچ دینا!

حدیث ۷۷ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ہمام بن الحارث سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ کر صاف کر دیا کرتی تھی۔

مشکل الفاظ : کنت افرک، میں کھرچ دیا کرتی تھی

تشریح : اس حدیث کی تشریح آگے آرہی ہے۔

حدیث ۷۸ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ اَنَّ رَجُلًا اَضَافَتْهُ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ مِلْحَفَةً فَالْتَحَفَ بِهَا اللَّيْلَ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَغَسَلَ الْمِلْحَفَةَ كُلَّهَا فَقَالَتْ مَا اَرَادَ بِغَسْلِ الْمِلْحَفَةِ اِنَّمَا كَانَ يُجْزِيْهِ اَنْ يَفْرُكَهُ لَقَدْ كُنْتُ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ہمام سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک آدمی کو حضرت عائشہ نے مہمان ٹھہرایا۔ اور اس کے لئے انہوں نے ایک لحاف بھیجا رات کو اس نے اس کو اوڑھا تو اس کو اس میں احتلام ہوا۔ اس نے سارا لحاف دھوڈالا۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ سب لحاف کیوں دھویا۔ اس کو تو کھرچ دینا کافی تھا۔ میں نبی پاک ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ اس میں نماز ادا فرماتے تھے۔

مشکل الفاظ : اضافته : اس نے اس کی مہمان نوازی کی۔ فارسلت، تو اس نے بھیجا، ملحفة، لحاف، فالتحف، تو اس نے اس کو اوڑھا، فاصابته جنابةٌ، اس کو جنابت پہنچ گئی یعنی اس کو احتلام ہوا۔ افرکهٗ، میں اس کو کھرچا کرتی

تشریح: منی کے ناپاک اور پاک ہونے میں اختلاف ائمہ ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک منی ناپاک ہے اور اگر کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو اس کا دور کرنا ضروری ہے جو لوگ منی کے پاک ہونے کی بات کرتے ہیں وہ یہی حدیث پیش کرتے ہیں کہ دھونا ضروری نہیں بلکہ کھرچنا کافی ہے۔

حالانکہ اگر اس حدیث پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اگر منی پاک ہوتی تو کھرچنے کی بھی ضرورت نہ تھی، کھرچنا اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ منی ناپاک ہے۔

حقیقت میں وجہ یہ تھی کہ منی اتنی گاڑھی ہوتی تھی کہ خشک ہو کر کھرچنے سے اس کو مکمل طور پر کپڑے سے ختم کر دیا جاتا تھا۔ اگر ایسی صورت اب بھی ہے تو اس طرح کھرچنا کافی ہوگا۔

اب صورت حال یہ ہے کہ منی کپڑے پر لگ جائے گو سوائے داغ کے کچھ نظر نہیں آتا اس صورت میں اس کپڑے کو دھونا ضروری ہے۔

بَابُ ۳۳　اَیُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے

حدیث۷۹: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کھال دباغت کر لی گئی وہ پاک ہوتی ہے۔

مشکل الفاظ : اھابٌ، کھال، دبغ، اسے دباغت دی گئی۔

تشریح : جانور، خواہ ماکول اللحم ہو یا نہ ہو مردہ ہو یا ذبح کیا گیا ہو اگر نجس العین نہیں ہے تو اس کو دباغت دینے سے وہ کھال پاک ہو جاتی ہے۔ اور اس کا استعمال جائز ہے۔

دباغت مٹی یا دھوپ کے ساتھ بھی دی جاتی ہے۔ یا آج کل جدید طریقوں سے کی جاتی ہے۔

حدیث۸۰: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَیْتَةٍ لِسَوْدَةَ فَقَالَ مَا عَلٰی اَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا فَسَلَخُوْا جِلْدَ الشَّاةِ فَجَعَلُوْهُ سِقَاءً فِی الْبَیْتِ حَتّٰی صَارَتْ شِنًّا

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ حضرت سودہ کی مری ہوئی ایک بکری پر سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے مالک کو کیا ہوا کہ کاش وہ اس کی کھال سے فائدہ حاصل کرتے۔ تو انہوں نے اس بکری کی کھال اتار دی اور اس سے گھر کے استعمال

کے لئے ایک مشکیزہ بنالیا جو استعمال کرتے کرتے کافی پرانا ہوگیا تھا۔

مشکل الفاظ : مر ، گزرے۔ شاۃ میتۃ ، مردہ بکری۔ فسلخو ، تو انہوں نے کھال اتاری۔ سقاء ، مشکیزہ ، بسناء پرانا۔

تشریح : اس کی تشریح سابقہ حدیث کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

حدیث ۸۱: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةً فَخَفَّفَهَا وَاَكْثَرَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ اَلَمْ اُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ لِيْ دَرَجَاتٌ اَوْتُكْتَبَ لِيْ دَرَجَاتٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ ذَرٍّ بِالرَّبْذَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً خَفِيْفَةً يُكْثِرُ فِيْهَا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُوْذَرٍّ قَالَ لَهُ الرَّجُلُ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ فَلِذٰلِكَ اُكْثِرُ فِيْهَا السُّجُوْدَ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ عبداللہ سے وہ ابوذر سے

روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور اس کو ہلکا کیا اور رکوع وسجود کثرت سے کئے جب فارغ ہوئے تو ایک شخص نے آپ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں پھر بھی ایسی نماز پڑھتے ہیں۔ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں نے رکوع وسجود اچھی طرح ادا نہیں کئے۔ اس شخص نے کہا کیوں نہیں تو آپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کیلئے ایک سجدہ کیا تو اللہ نے اس کا ایک درجہ جنت میں بلند کیا۔ تو مجھ کو یہ بات پسند آئی کہ میرے لئے (زیادہ) درجات لکھے جائیں۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک شخص مقام ربذہ میں حضرت ابوذر کے پاس سے گزرا اور وہ ہلکی ہلکی نمازیں پڑھ رہے تھے۔ اور رکوع اور سجدے کثرت سے کر رہے تھے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو اس شخص نے کہا آپ ایسی نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے لئے ایک سجدہ کیا اللہ نے جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کیا۔ اس لئے میں ان میں سجدے زیادہ کرتا ہوں۔

مشکل الفاظ : فاحببت ، تو میں چاہتا ہوں۔ تکتب ، لکھا جائے، اُکْثِرُ ، میں زیادہ کرتا ہوں۔

تشریح : اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں لمبا قیام اگر کیا جائے گا تو رکعات کی تعداد کم ہوگی۔ اگر قیام اور باقی ارکان میں واجبات اور سنن کا خیال رکھا جائے تو رکعات کی تعداد کے لحاظ سے رکوع وسجود کی کثرت کی وجہ سے نمازی کے بلندی درجات کا ذریعہ ہیں۔

بَابُ ٣٤ مَابَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكَبِ عَوْرَةٌ

ستر کی حد ناف سے لیکر گھٹنوں تک ہے

حدیث ٨٢ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ناف اور گھٹنے کے درمیان ستر ہے۔

مشکل الفاظ : السرة ،ناف،الرکبة ،گھٹنہ ۔ عورة ،ستر،وہ جگہ جس کا چھپانا فرض ہے۔

تشریح : امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گھٹنے ستر میں شامل ہیں البتہ ناف ذاتی طور پر ستر میں شامل نہیں ہے ناف کو چھوڑ کو ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت ستر ہے۔ ستر عورت ہر حال میں فرض ہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔

بَابُ ٣٥ جَوَازُ الصَّلٰوةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

حدیث٨٣: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَمَّهُمْ فِىْ قَمِيْصٍ وَّاحِدٍ وَّعِنْدَهٗ فَضْلُ ثِيَابٍ يُعَرِّفُنَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

اَبُوْقُرَّةَ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يُصَلِّى الرَّجُلُ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

قَالَ اَبُوْقُرَّةَ فَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَذْكُرُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ سَاَلَ النَّبِىَّ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ لَيْسَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک قمیص میں نماز پڑھائی ۔اوران کے پاس فاضل کپڑے بھی تھے تا کہ ہم کو سنت رسول کی تعلیم دیں۔

ابوقرہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے زھری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عبدالرحمن سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے۔تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں۔

ابوقرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ سے سنا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے سعید سے انہوں نے مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم سب کو دو کپڑے میسر نہیں ہیں۔

مشکل الفاظ : امھم ،اس نے ان کی امامت کی۔ فضل ثیاب ،زائد کپڑے۔ یُعَرِّفُنَا،اس نے ہمیں سکھایا۔

تشریح : دو کپڑوں کے ہوتے ہوئے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور صحابی رسول کا عمل بھی جواز ثابت کرنے کے لئے تھا افضلیت کے بارے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ایک کپڑے میں اس وقت ہے جب دوسرا کپڑا میسر نہ ہو۔

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا عمل اس وقت اس لئے تھا جب تنگی کا زمانہ تھا۔ دوسرا کپڑا میسر نہیں تھا۔ خوشحالی کے زمانہ میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے

حدیث ۸۴: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِاَبِی الزُّبَیْرِ غَیْرُ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ الْمَكْتُوْبَةُ وَغَیْرُ الْمَكْتُوْبَةِ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی۔ اس حالت میں کہ آپ متوشح تھے۔ بعض لوگوں نے ابوالزبیر سے پوچھا کہ کیا یہ عمل نوافل میں تھا۔ تو ابوالزبیر نے کہا کہ فرائض اور غیر فرائض سب میں ہے۔

مشکل الفاظ : متوشحابہ، متوشح ہوکر (ایک کپڑا سیدھی بغل سے نکال کر دوسری طرف کے کاندھے پر ڈال دیں اور الٹی بغل سے نکال کر سیدھے کاندھے پر ڈالیں) غیر المکتوبة، غیر فرائض یعنی نوافل

تشــریح : ستر کے حوالے سے نماز خواہ فرائض کی ہو یا نوافل نماز ہو ایک ہی پابندی ہے۔ نبی پاک ﷺ کا چادر لے کر متوشح ہونا اس لئے تھا کہ اس سے جسم کا سارا حصہ چھپ جاتا ہے۔ قمیص وغیرہ کا مقصد یہی ہے۔

بَابُ ۳۶ الصَّلٰوةُ فِیْ مَوَاقِیْتِهَا نماز اپنے وقت میں پڑھنا

حدیث ۸۵: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ فِیْ مَوَاقِیْتِهَا

حضرت ابوحنیفہ طلحہ بن نافع سے وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔

مشکل الفاظ :ای العمل، کون سا عمل

تشریح: حضور ﷺ نے مختلف مواقع مختلف اعمال کو افضل قرار دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جس آدمی میں جس عمل کی کمی دیکھی اس کے لئے اس عمل میں تاکید پیدا کرنا مقصود تھا۔

بَابُ ۳۷ فَضِیْلَةُ الْاِسْفَارِ اسفار کی فضیلت کا بیان

حدیث ۸۶: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَسْفِرُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلثَّوَابِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا صبح کی نماز میں روشنی ہونے کا انتظار کرو۔ کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔

مشکل الفاظ : اسفرو ،سفیدی کرو۔ یعنی خوب روشنی ہونے کا انتظار کرو۔

تشریح : امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صبح کی نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ روشنی ہوجائے مستحب ہے۔ اس کا فائدہ ایک تو یہ ہے کہ لوگ زیادہ جماعت میں شریک ہوں گے۔ اس کے علاوہ جب روشنی ہوگی تو راستے میں کسی قسم کا خوف وخطرہ نہ ہوگا۔

بَابُ ۳۸ وَعِیْدُ تَفْوِیْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کے قضا ہوجانے پر سخت وعید ہے

حدیث ۸۷: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَحْیٰ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكِّرُوْا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ بُرَیْدَةَ

الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكِّرُوْا لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكِّرُوْا لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ فَاِنَّ مَنْ فَاتَهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحییٰ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عصر کی نماز میں جلدی کرو۔

ایک روایت میں بریدہ اسلمی سے یوں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عصر کی نماز پڑھنے میں جلدی کیا کرو۔

اور ایک روایت حضرت بریدہ اسلمی سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز عصر کی ادائیگی میں ابر کے دن جلدی کیا کرو، کیونکہ جس کسی کی نماز عصر فوت ہوگئی اور سورج غروب ہوگیا تو اس کا عمل برباد ہوا۔

مشکل الفاظ: بکروا، جلدی کرو، یوم غیم، بادل والے دن، حبط، ضائع ہوگیا

تشریح: امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز عصر میں تاخیر کرنا مستحب ہے اس سلسلے میں مرفوع موقوف احادیث موجود ہیں۔

پھر دینداروں کی دینی مصلحت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ عصر کی نماز میں تاخیر کی جائے۔ کیونکہ نفلوں کی ادائیگی بہت اجر وثواب کا باعث ہے اور عصر کے بعد ادائیگی نفل ممنوع ہے۔ لہٰذا نماز عصر میں تاخیر کرنی چاہیے کہ نفلوں کا زیادہ سے زیادہ موقع مل سکے۔ اوّل وقت میں یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔

حدیث ۸۸: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَالُهُ

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحییٰ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی نماز عصر فوت ہوگی تو گویا کہ اس کے بال بچے اور مال لٹ گیا۔

مشکل الفاظ: فاتتہ، فوت ہوگئی اس کی۔ وتر، اکیلا کردیا گیا، لٹ گیا۔

تشریح: عصر کی نماز قضا ہونے پر مال واسباب اور بال بچے لٹ جانے کے یہ معنی ہیں کہ ان سے برکت ورحمت ختم ہوجاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے اہم حق کی ادائیگی میں انسان نے غفلت ولاپرواہی برتی اور اس میں سستی سے کام لیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی محبوب ترین اشیاء سے برکت ورحمت اٹھالیتا ہے۔

حدیث ۸۹: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْغَدْوَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا يُصَامُ هٰذَانِ الْيَوْمَانِ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَاِلٰى مَسْجِدِيْ هٰذَا وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ قزعہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے۔ اور نہ ہی نماز عصر کے بعد نماز ہے جب تک سورج غروب نہ ہوجائے۔ اور نہ ان دو دنوں میں یعنی عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو روزہ رکھا جائے۔ اور نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف اور عورت محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے۔

مشکل الفاظ : الغدوة صبح۔ تطلع الشمس، سورج طلوع ہوتا ہے۔ تغیب، وہ غروب ہوتا ہے، غائب ہوتا۔ تشد الرحال، سامان سفر باندھا جائے۔

تشریح : اس حدیث میں دو تین مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

1: فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔ یعنی کوئی نفل یا سنت نماز نہیں ہے۔ ہاں قضا نماز یا سجدۂ تلاوت کرنے میں حرج نہیں ہے۔

2: عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

3: تین مساجد کے سوا باقی جگہ سفر کے حوالے سے مراد یہ ہے کہ ان تین مساجد کے سوا باقی مسجدوں کو خاص شرف وعزت کی بنا پر خصوصیت قرار دے کر خصوصیت کے ساتھ سفر کو ثواب کی نیت سے کرنا۔

اگر ان تین مساجد کے علاوہ کسی جگہ کا سفر جائز نہ ہوتا تو بہت سفر ہیں جن کی ہر مسلمان کو ضرورت پڑتی ہے۔ تعلیم کے لئے معاش کے لئے، صالحین کی زیارت کیلئے اور دیگر کئی دینی مقاصد کے لئے سفر کرنا ہر مسلمان کی ضرورت ہے۔ اس ممانعت سے مراد یہ ہے کہ ان تین مساجد کے ثواب کی جو تعیین مقرر کی ہے وہ کسی اور مسجد یا مقام کے سفر یا وہاں عبادت کرنے پر ثواب کی تعیین مقرر کرنا یا اس تعیین کو مد نظر رکھ کر حصول ثواب کی غرض سے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

4: جو مدت سفر ہے اس دوران کسی عورت کیلئے اپنے محرم کے بغیر اکیلے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ حتی کہ حج ایک فریضہ ہے اس کے سفر پر جانے کے لئے اگر ذی محرم نہیں ہے تو عورت حج پر بھی نہیں جا سکتی۔

بَابُ ۳۹ اَلْاَذَنِ وَالْاِقَامَةِ اذان اور اقامت کا بیان

حدیث ۹۰: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ حَزِيْنًا وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَطْعَمَ تَجْمَعُ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَزِيْنًا بِمَا رَاٰى مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَرَكَ طَعَامَهٗ وَمَا كَانَ يَجْتَمِعُ اِلَيْهِ وَدَخَلَ مَسْجِدَهٗ يُصَلِّيْ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ اٰتٍ فِي النَّوْمِ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مِمَّا حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ فَهُوَ لِهٰذَا التَّاْذِيْنِ فَاْتِهٖ فَمُرْهُ اَنْ يَّاْمُرَ بِلَالًا اَنْ يُّؤَذِّنَ فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِمْ فَاَقْبَلَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَعَدَ عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اسْتَاْذِنْ لِيْ وَقَدْ رَاٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ لِلْاَنْصَارِيِّ فَدَخَلَ فَاَخْبَرَ بِالَّذِيْ رَاٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ حَزِيْنًا وَكَانَ الرَّجُلُ ذَا طَعَامٍ يَّغْشٰى مَعَهٗ فَانْصَرَفَ لَمَّا رَاٰى مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَرَكَ طَعَامَهٗ فَدَخَلَ مَسْجِدَهٗ يُصَلِّيْ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ اٰتٍ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ تَدْرِيْ مَا اَحْزَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

لا قَالَ هُوَ النِّدَاءُ فَاِنَّهٗ بِاَنْ يَّأْمُرَ بِلَالًا . قَالَ الرَّجُلُ فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَيْنِ كَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِمْ فَانْتَبَهَ الْاَنْصَارِيُّ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ بِالْبَابِ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اِسْتَاْذِنْ لِيْ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ دَخَلَ الْاَنْصَارِيُّ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِالَّذِيْ رَاٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مُرْ بِلَالًا بِمِثْلِ ذٰلِكَ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے آپ کو غمگین دیکھا۔ اور یہ آدمی متمول آدمی تھا۔ فقرا اس کے پاس جمع ہوتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو غمزدہ دیکھنے کی وجہ سے یہ وہاں سے چل دیے۔ کھانا بھی چھوڑا اور جمع ہونے والے لوگوں کو بھی عزیز و اقارب فقراء وغیرہ کو یا کھانے کے سامان کو بھی اور اپنے محلہ کی مسجد میں جا کر نماز پڑھنے لگے۔ اسی حالت میں ان کو اونگھ سی آ گئی انہوں نے خواب دیکھا کہ کوئی آنے والا آیا اور اس نے ان سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیوں پریشان ہیں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا اسی اذان کے بارے میں تم جاؤ ان کے پاس اور ان سے کہو کہ بلال کو حکم فرمائیں کہ وہ اذان کہیں۔ پس اس شخص نے ان کو اذان سکھائی اس طرح اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، دو دو مرتبہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ دوبار، اشھد ان محمد رسول اللہ دومرتبہ، حی علی الصلوٰۃ دومرتبہ

حی علی الفلاح دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، پھر ان کو اقامت سکھائی۔ اسی طرح اور اس کے آخر میں کہا قد قامت الصلوٰۃ ، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ، راوی کہتا ہے جس طرح آج کل لوگوں کی اذان و اقامت ہے۔ پھر یہ انصاری (ان کا نام عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ہے۔) مسجد سے نکلے اور نبی ﷺ کے دروازہ پر جا بیٹھے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انصاری نے ان سے کہا ذرا میرے لئے اجازت طلب فرمائیں۔ اور ابوبکر نے بھی یہی خواب بیان کیا پھر انصاری کے لئے اجازت چاہی تو انصاری آئے اور انہوں نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا وہ کہہ سنایا۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر نے بھی ہم سے ایسا ہی خواب بیان کیا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اسی طرح اذان دیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو فکر مند پایا۔ اور یہ شخص رات کا کھانا لوگوں کے ساتھ کھاتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا غم و فکر دیکھا تو کھانا چھوڑ چھاڑ کر واپس لوٹ گیا۔ مسجد میں جا کر نماز ادا کرنے لگا۔ اس حال میں اس پر غنودگی طاری ہوگئی اور خواب میں کوئی شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز نے فکر مند کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اسے کہا یہی اذان ہی تو ہے تم حضور ﷺ کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ بلال کو حکم دیں۔ پھر اس آدمی نے ان کو اذان سکھائی (اس طرح) اللہ اکبر اللہ اکبر دومرتبہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ دومرتبہ ، اشھد ان محمد رسول اللہ دوبار حی علی الصلوٰۃ دومرتبہ، حی علی الفلاح دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر اسی طرح ان کو اقامت

سکھائی، پھر آخر میں کہاقد قامت الصلوۃ دوبار (راوی نے کہا) جس طرح آج کل لوگوں کی اذان واقامت ہے پس انصاری چونک کر اٹھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر آئے اور دروازہ پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابوبکر تشریف لائے۔ انصاری ان سے بولے ذرا میرے لئے اجازت تو طلب کرنا۔ ابوبکر اندر تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ سے انصاری جیسا خواب بیان کیا۔ پھر انصاری اندر آئے انہوں نے نبی پاک ﷺ سے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یہ ہی بیان کر چکے ہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ بلال کو حکم دو کہ وہ ایسی ہی اذان دیں۔

مشکل الفاظ: حزینا، غمگین نعس، وہ اونگھا۔ استاذن، اس نے اجازت مانگی

تشریح : اس حدیث پاک میں جو کئی روایات سے ہے۔ اذان واقامت کی ابتداء کا بتایا گیا کہ کس طرح اذان کی ابتداء ہوئی۔ اور اذان واقامت کے کلمات کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک انصاری صحابی کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کو بھی اذان کے کلمات نیند کے عالم میں سکھائے گئے۔ اور یہی اذان واقامت قیامت تک جاری رہے گی۔

حدیث ۹۱: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی پاک ﷺ موذن کی اذان پر وہی الفاظ اپنی زبان سے ادا فرماتے جو موذن کہتا تھا۔

مشکل الفاظ : اذّن، اس نے اذان دی۔ مؤذن، دینے والا۔

تشریح : موذن جب اذان دیتا ہے تو اس کے بعد اذان کے کلمات ادا کرنا مستحب ہے۔ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں جو

لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور الصلوۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت و بررت وبالحق نطقت کے ساتھ جواب دے گا وہ قیامت کے دن سب لوگوں میں عزت وشرف کے لحاظ سے بلند و نازاں ہوگا۔

بَابُ ۴۰ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا

جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی

حدیث ۹۲: اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ بَنَی اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

حضرت ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اگرچہ وہ قطاۃ کے گھونسلے کی مانند ہوا سکے اجر میں اللہ نے اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیا۔

مشکل الفاظ : کمفحص، گھونسلے کی طرح۔ قطاۃ، ایک پرندے کا نام ہے جو زمین میں گھر بناتا ہے۔

تشریح: مسجد کی تعمیر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی آدمی اللہ کی رضا کی خاطر مسجد کی تعمیر میں ایک گھونسلا جتنا بھی حصہ لیتا ہے اور کام کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ جنت میں عالی شان محل تعمیر فرماتا ہے۔

بَابُ ۴۰ اَلنَّہْیُ عَنْ انشاد الضَّوالی فی الْمَسْجِدِ

گمی ہوئی چیزوں کو مسجد میں تلاش کرنیکی ممانعت

حدیث۹۳: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ

سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ جَمَلاً فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا وَجَدْتَ

وَفِى رِوَايَةٍ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ بَعِيْراً فَقَالَ لَا وَجَدْتَ اِنَّ هٰذَا الْبُيُوْتَ بُنِيَتْ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ۔ وَفِى رِوَايَةٍ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ رَاْسَهٗ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ لَهٗ ﷺ مَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ۔

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں اونٹ تلاش کرتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے نہ ملے۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے سنا کہ ایک شخص اونٹ ڈھونڈتا ہے مسجد میں تو آپ نے فرمایا نہ ملے تجھے البتہ یہ گھر بنائے گئے ہیں اس کام کے لئے جس کے لئے یہ بنائے گئے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے اپنا سر مسجد میں داخل کیا اور کہا کہ مجھ کو میرے سرخ اونٹ کا پتا کون بتلائے گا تو آپ نے فرمایا نہ پائے تو، البتہ مسجدیں تو اسی کام کے لئے ہیں جس کام کے لئے وہ بنائی گئی ہیں۔

مشکل الفاظ: ینشد، وہ آواز دے رہا ہے، تلاش کرتا ہے۔
بعیراً، اونٹ۔ اطلع راسه، اس نے اپنا سر نکالا، بنیت اسے بنایا گیا ہے۔
الجمل الاحمر، سرخ اونٹ۔

تشریح: اس حدیث پاک میں مسجد کی غرض وغایت بیان فرمائی گئی ہے کہ مسجد دینی مقاصد تعلیم وتربیت نماز، ذکر واستغفار کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اگر اس میں کوئی دنیاوی مقاصد ہوئے تو مسجد کی اہمیت وافادیت ختم ہو جاتی ہے۔

باب ۴۲ افتتاح الصَّلٰوةِ — افتتاح نماز کا بیان

حدیث ۹۴: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ، وَفِى رِوَايَةٍ عَنْ وَائِلٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُحَاذِىَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

حضرت ابوحنیفہ عاصم سے وہ اپنے باپ سے وہ وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ اپنے ہاتھوں کو یہاں تک اٹھاتے کہ وہ کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت وائل نے نبی ﷺ کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے دیکھا یہاں تک کہ وہ آپ کے کانوں کی لو تک آگئے۔

مشکل الفاظ: یحاذی، برابر ہو گئے۔ شحمة اذنیه، کانوں کی لو۔

تشریح: ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا نماز کے شروع کی بات ہے یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت۔ کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ائمہ میں اختلاف ہے۔ علماء نے ان احادیث کو تطبیق دی ہے کہ حضور ﷺ بغیر کسی خاص پابندی کے ہاتھ کبھی شانوں تک، کبھی کانوں کی لو تک اٹھا لیتے اور کبھی کانوں کے بالائی حصہ تک لے جاتے۔

یہ مسئلہ فرض یا واجب نہیں ہے بلکہ سنت اور استحباب کے درجہ کا ہے۔

حدیث ۹۵: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ

حضرت ابوحنیفہ عاصم سے وہ عبدالجبار بن وائل بن حجر سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا اور آپ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے۔

مشکل الفاظ: یمینہ، اپنے دائیں جانب، یسارہ، اپنے بائیں جانب۔

تشریح: اس حدیث پاک میں دو باتیں قابل ذکر ہیں ایک یہ کہ تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے، اس سے مراد یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت اور دوسری احادیث میں ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر اس کے بعد ہاتھ نہ اٹھاتے۔

دوسری بات یہ کہ دائیں اور بائیں سلام پھیرنا سنت ہے بعض ائمہ نے ایک طرف سلام پھیرنے پر کلام کیا ہے، دونوں طرف سلام پھیرنے کے ثبوت میں یہ حدیث پاک ہے۔

حدیث ۹۶: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَعْرَابِيٌّ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلٰوةً قَبْلَهَا قَطُّ اَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ عَبْدِاللهِ وَاَصْحَابِهٖ حَفِظَ وَلَمْ يَحْفَظُوْا يَعْنِيْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ ذَكَرَ حَدِيْثَ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَا صَلّٰى صَلٰوةً قَبْلَهَا هُوَ اَعْلَمُ مِنْ عَبْدِاللهِ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ السُّجُوْدِ فَقَالَ هُوَ اَعْرَابِيٌّ لَا يَعْرِفُ الْاِسْلَامَ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا صَلٰوةً وَاحِدَةً وَقَدْ حَدَّثَنِيْ مَنْ لَا اُحْصِيْ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ فَقَطْ وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَبْدُاللهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ وَحُدُوْدِهٖ

مُتَفَقِّدٌ لِاَحْوَالِ النَّبِيِّ ﷺ مُلَازِمٌ لَهٗ فِيْ اِقَامَتِهٖ وَفِيْ اَسْفَارِهٖ وَقَدْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَا لَا يُحْصٰى

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وائل بن حجر ایک اعرابی آدمی ہیں انہوں نے اس سے پہلے کبھی نبی پاک ﷺ کے ہمراہ نماز نہیں پڑھی۔ کیا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے اصحاب سے زیادہ جانتے ہیں کہ انہوں نے تو یاد کر لیا اور اصحاب عبداللہ یاد نہ رکھ سکے۔ ایک روایت ہے کہ ابراہیم نے وائل بن حجر کی حدیث بیان کی پھر کہا کہ وہ ایک دیہاتی آدمی ہیں۔ اس سے پہلے کوئی نماز حضور ﷺ کے ساتھ نہیں پڑھی کیا وہ عبداللہ بن مسعود سے زیادہ جانتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ان کے سامنے حدیث وائل بن حجر کا تذکرہ ہوا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رکوع اور سجدہ کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو انہوں نے کہا، دیہاتی آدمی ہیں۔ اسلام کے فقیہ نہیں ہیں۔ انہوں نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ صرف ایک مرتبہ نماز پڑھی اور مجھ سے بے شمار راویوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایات بیان کی ہیں کہ انہوں نے صرف نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھائے اور اس کی روایت نبی علیہ السلام سے کی اور عبداللہ بن مسعود شرائع وحدود اسلام کو جاننے والے نبی پاک ﷺ کے حالات کی ٹوہ میں رہنے والے اور سفر وحضر میں حضور ﷺ کے رفیق وساتھی ہیں۔ اور آپ نے حضور ﷺ کے ہمراہ بے حساب نمازیں پڑھی ہیں۔

مشکل الفاظ: اعرابی، دیہاتی، لا احصی، میں شمار نہیں کر سکتا۔ ملازمہ، ان کا ملازم، خدمت گزار، اسفارہ، اس کے سفر۔

تشریح: اس روایت میں اس موقف کو بیان کیا گیا ہے کہ وائل بن حجر ایک اعرابی صحابی تھے انہوں نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کا بہت کم موقع ملا، اور وہ

حضرت عبداللہ ابن مسعود کے مقابلہ میں حضور ﷺ کی خدمت، حالات زندگی کی معلومات کم رکھتے ہیں کیونکہ عبداللہ بن مسعود کو حضور علیہ السلام کے سفر و حضر و میں ساتھ رہنے کا موقع ملا ہے۔ اس وجہ سے حضرت عبداللہ ابن مسعود وائل بن حجر سے زیادہ فقیہ ہیں اور انہیں حضور ﷺ سے زیادہ سنتیں اور احادیث سیکھنے کا موقع ملا۔

اس بات سے نتیجہ یہ نکلا کہ ایسا مسئلہ جس میں ایک ایسا شخص روایت کر رہا ہو جس کو حضور ﷺ کی خدمت میں کم رہنے کا موقع ملا ہو اور ایک ایسا شخص جس کو زیادہ موقع ملا ہو اس کی بات زیادہ قابل اعتبار ہوگی۔

حدیث ۹۷: سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ اِجْتَمَعَ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَالْاَوْزَاعِیُّ فِی دَارِ الْحَنَّاطِیْنِ بِمَکَّةَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ مَابَالُکُمْ لَاتَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَکُمْ فِی الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ فَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ لِاَجْلِ اَنَّهٗ لَمْ یَصِحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْهِ شَیْءٌ قَالَ کَیْفَ لَایَصِحُّ وَقَدْ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَعِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ لَایَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَا یَعُوْدُ بِشَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اُحَدِّثُکَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ وَتَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْحَنِیْفَةَ کَانَ حَمَّادٌ اَفْقَهَ مِنَ الزُّهْرِیِّ وَکَانَ اِبْرَاهِیْمُ اَفْقَهَ مِنْ سَالِمٍ وَعَلْقَمَةُ لَیْسَ بِدُوْنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْفِقْهِ وَاِنْ کَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ صُحْبَةٌ وَلَهٗ فَضْلُ صُحْبَةٍ فَالْاَسْوَدُ لَهٗ فَضْلٌ کَثِیْرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ فَسَکَتَ الْاَوْزَاعِیُّ۔

حضرت سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی مکہ سے گندم کی منڈی میں اکٹھے ہو گئے۔ ابوحنیفہ سے انہوں نے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ نماز میں تم رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے ہو ابوحنیفہ نے کہا کہ اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔ امام اوزاعی نے کہا کہ صحیح حدیث کیوں نہیں ہے۔ اور تحقیق حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے انہوں نے سالم سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی پاک ﷺ سے کہ آپ جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھ اٹھاتے تھے اور رکوع کرتے اور اس سے اٹھتے وقت تو ابوحنیفہ نے ان سے کہا کہ روایت بیان کی مجھ سے حماد نے انہوں نے روایت کی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ ﷺ صرف شروع نماز میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور پھر دوبارہ ایسا نہ کرتے۔ تو اوزاعی نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں زہری سے وہ سالم سے اور اپنے والد سے اور تم کہتے ہو کہ حدیث بیان کی مجھ سے حماد نے اور انہوں نے روایت کی ابراہیم سے۔ تو امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا کہ حماد زہری سے زیادہ فقیہ ہیں اور ابراہیم سالم سے زیادہ فقیہ ہیں اور علقمہ حضرت ابن عمر سے فقہ میں کچھ کم نہیں۔ اگرچہ ابن عمر کو شرف صحبت نصیب ہے تو اسود کو بھی بہت زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ اور پھر عبداللہ تو عبداللہ ہی ہیں اس پر اوزاعی چپ ہو گئے۔

مشکل الفاظ : دار الحناطین ، گندم کی منڈی، مابالکم، تمہارا کیا حال ہے۔ **لایعود**، تو دوبارہ نہ کرتے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں رفع یدین کے حوالے سے امام اوزاعی اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان علمی گفتگو ہوئی۔ امام اوزاعی نے رفع یدین کے

حوالے سے وہ حدیث بیان کی زہری نے سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ ابن عمر
کہ روایت کے لحاظ سے یہ سند زیادہ قابل اعتبار ہے۔

تو اس پر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے علو روایت کے بجائے علو فقاہت کو ترجیح
دی اور راویوں کا موازنہ کر کے بتایا کہ زیادہ فقیہ ہے۔

انہوں نے کہا۔ حماد زہری سے زیادہ فقیہ ہیں ابراہیم سالم سے زیادہ فقیہ
ہیں اور علقمہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے کم نہیں بلکہ ہم پلہ ہے۔ اور اس سے ہٹ کہ اور
بھی بہت فضیلت رکھتے ہیں۔ اور خصوصا آخری سند علوم رفع یدین کی حضرت عبداللہ
بن مسعود سے جو ہے کہ عبداللہ بن مسعود تو عبداللہ بن مسعود ہیں ان سے روایت ہے
کہ عبداللہ بن مسعود کو حضور ﷺ نے حبر ھذہ الامۃ کہا ہے۔ کہ اس امت کے
سب سے بڑے عالم تو جب امام اعظم صاحب نے راویوں میں باہم موازنہ کیا اور ان
کی فقہی شان وشوکت کا اظہار کیا تو اس پر امام اوزاعی خاموش ہو گئے اور ان سے کوئی
جواب نہ بن پڑا۔

حدیث ۹۸: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ طَرِیْفٍ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ﹻنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَالتَّکْبِیْرُ تَحْرِیْمُهَا وَالتَّسْلِیْمُ تَحْلِیْلُهَا وَفِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ فَسَلِّمْ وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَمَعَهَا غَیْرُهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی عَنِ الْمُقْرِیْ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ مَا یَعْنِیْ بِقَوْلِهٖ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ فَسَلِّمْ فَقَالَ یَعْنِی التَّشَهُّدَ قَالَ الْمُقْرِیْ صَدَقَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِهٖ وَلَا یُجْزِئُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَمَعَهَا شَیْءٌ.

حضرت ابوحنیفہ طریف ابوسفیان وہ ابونضیرہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت
کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو نماز کی کنجی ہے اور تکبیر تحریمہ
اس کی تحریمہ ہے اور سلام اس کی تحلیل ہے (یعنی حلال کر دیتا ہے) اور ہر دو رکعت پر
سلام پڑھ۔ اور کوئی نماز بغیر الحمد اور دوسری سورت ملائے پوری نہیں ہوتی۔ اور ایک
دوسری میں مقری سے مروی ہے وہ ابوحنیفہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں مگر آخر
میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ میں نے ابوحنیفہ سے کہا کہ ہر دو رکعت پر سلام کرنے کے کیا
معنی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد تشہد پڑھنا ہے مقری نے کہا سچ ہے۔

اور ایک روایت میں اسی طرح ہے اور آخر میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ کوئی نماز
فاتحۃ الکتاب اور اس کے ساتھ کچھ ملانے بغیر پوری نہیں ہوتی۔

مشکل الفاظ: تحلیلھا۔ اس کو حلال کرنے والا، فاتحۃ الکتاب،
کتاب کو کھولنے والی، یعنی سورۃ فاتحہ

تشریح: اس حدیث پاک میں سب سے پہلے وضو کی اہمیت کو بیان کیا کہ جب
تک وضو نہیں ہوگا اسوقت تک نماز شروع کرنا جائز نہیں ہے گویا وضو نماز کیلئے شرط ہے

اسکے بعد تکبیر کو تحریمہ کہا گیا ہے کہ پہلی تکبیر کہنے پر بعض چیزیں جو بندہ پر حلال
تھیں وہ نماز کی حالت میں حرام ہوگئی ہیں۔ ورنہ نماز نہ رہے گی۔ پھر سلام کو تحلیلھا
کہا گیا کہ سلام پھیرنے کے بعد بعض چیزیں جو حلال نہیں تھیں وہ حلال ہو گئیں۔

سورۃ فاتحہ اور سورۃ کے بغیر نماز کے نہ ہونے کو کہا گیا یعنی اگر نماز میں ان میں
سے کوئی چیز جان بوجھ کر چھوڑ دی تو نماز نہ ہوگی۔ مگر اس سے مراد نماز جنازہ نہیں کیونکہ
نماز جنازہ کا الگ طریقہ احادیث میں بتایا گیا ہے۔ لہٰذا جنازہ سورۃ فاتحہ کی قید میں
نہیں آئے گا۔ آخری بات جس پر امام اعظم صاحب نے تصریح فرمائی ہے سلام سے

مراد تشہد ہے یعنی چار رکعت کی نماز ہو یا دو والی ہر دو کے بعد تشہد لازمی ہے اور سلام آخر میں ہے۔

حدیث۹۹: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِیْنَةِ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ وَّلَوْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء بن ابی رباح سے وہ ابوہریرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے مدینہ طیبہ میں ندا دی کہ بغیر قراۃ کے نماز نہیں اگرچہ پڑھی جانے والی چیز فاتحۃ الکتاب ہی کیوں نہ ہو۔

مشکل الفاظ: نادٰی، اس نے آواز دی، منادی، آواز دینے والا

تشریح: اس حدیث پاک سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مطلقاً قراۃ نماز میں فرض ہے خواہ وہ سورۃ فاتحہ ہو یا کوئی اور آیات ہوں۔ اگر نہ سورۃ فاتحہ پڑھی گئی، اور نہ ہی کوئی اور سورۃ تو نماز مطلقاً نہ ہوگی۔

اسی لئے حنفی علماء فرماتے ہیں کہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور اسکے ساتھ سورۃ ملانا بھی واجب ہے اگر غلطی سے یا بھول کر ان میں سے کوئی چیز رہ گئی تو نماز کامل نہ ہوگی۔

بَابُ ۴۳ لَایُجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھی جائے

حدیث ۱۰۰: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ لَا یَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ،

ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (نماز میں) بلند آواز سے نہ پڑھتے تھے۔

مشکل الفاظ: لایجهرون، وہ جہر نہ کرتے تھے۔

تشریح: اس حدیث پاک سے یہ واضح ہو گیا کہ جن نمازوں میں قراۃ جہر سے پڑھی جاتی ہے ان میں بھی تعوذ وتسمیہ بلند آواز سے پڑھنا سنت کے خلاف ہے۔

حدیث۱۰۱: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا عَبْدَاللّٰهِ اِحْبِسْ عَنَّا نَغْمَتَکَ هٰذِهٖ فَاِنِّیْ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْهُمْ یَجْهَرُوْنَ بِهَا وَهٰذَا صَحَابِیٌّ قَالَ الْجَامِعُ وَرَوٰی جَمَاعَةٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قِیْلَ وَهُوَ الصَّوَابُ لِاَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَشْهُوْرٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ یزید بن عبد اللہ بن مغفل سے کہ انہوں نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی، تو اس امام نے بسم اللہ بلند آواز سے پڑھی یہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے کہا کہ اے اللہ کے بندے اپنا یہ نغمہ بند کر، کیونکہ میں نے نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے، اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے تو میں نے ان کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے نہیں سنا، اور یہ عبد اللہ بن مغفل صحابی ہیں۔ جامع نے کہا کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے حضرت ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اور وہ روایت کرتے ہیں ابوسفیان سے وہ یزید سے وہ اپنے والد سے وہ نبی پاک ﷺ سے اور یہی ٹھیک ہے کیونکہ یہ حدیث عبد اللہ

بن مغفل سے ہی مشہور ہے۔

مشکل الفاظ : الصواب، درست ٹھیک

تشریح : اس حدیث پر اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کی سند مرفوع ہے جو حضور ﷺ تک پہنچتی ہے اور صحابہ کرام کی ایک جماعت روایت کرتی ہے کہ حضور ﷺ نماز میں بسم اللہ کو جہر سے نہ پڑھتے تھے۔

دوسری بات اس حدیث سے یہ پتہ چلتی ہے کہ اگر امام کوئی بات نماز میں خلاف سنت کرتا ہے تو اس کو دلیل کے ساتھ بتانا چاہیے۔

حدیث ۱۰۲ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَدِیٍّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ وَقَرَأَ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ

حضرت ابوحنیفہ عدی سے روایت کرتے ہیں وہ براء سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی عشاء کی تو آپ نے اس میں والتین والزیتون پڑھی۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عشاء کی نماز میں سورۃ والتین پڑھنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔

ایک اور روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے پہلی رکعت میں والتین اور دوسری میں انا انزلناہ فی لیلۃ القدر تلاوت فرمائی۔

حدیث ۱۰۳ : اَبُوْحَنِیْفَةَ وَمُسْعِرٌ عَنْ زِیَادٍ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ فِیْ اِحْدٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ

حضرت ابوحنیفہ اور مسعر حضرت زیاد سے وہ قطبہ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کو فجر کی ایک رکعت میں والنخل باسقات لها طلع نضید پڑھتے سنا۔

تشریح : ان ہی روایات سے احناف نے ثابت کیا ہے کہ فجر میں طوال مفصل کا پڑھنا سنت ہے یعنی لمبی قرأت ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ نماز میں شامل ہوسکیں۔

بابُ ۴۴ قراءۃ الامام قرأۃ لمن خلفہٗ

امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے

حدیث ۱۰۴ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ. وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَاَوْمٰی اِلَیْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِیْ اَنْ اَقْرَءَ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ فَتَذَاکَرَ ذٰلِکَ حَتّٰی سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ جَابِرٌ قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ فَقَضَی الصَّلٰوةَ قَالَ اَیُّکُمْ قَرَأَ خَلْفِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ انْصَرَفَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَسَکَتَ الْقَوْمُ حَتّٰی سَاَلَ عَنْ ذٰلِکَ مِرَارًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُكَ تُنَازِعُنِيْ اَوْ تُخَالِجُنِيْ الْقُرْاٰنَ۔

حضرت ابوحنیفہ موسیٰ سے وہ عبداللہ بن شداد سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز ظہر یا نماز عصر میں قرأت کی اور ایک شخص نے اسے اشارہ سے منع کیا تو جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو کہنے لگا کہ کیا تو مجھ کو نبی پاک ﷺ کے پیچھے پڑھنے سے روکتا ہے۔ پھر اس پر بحث ہونے لگی یہاں تک کہ نبی پاک ﷺ نے سن لیا۔ اور فرمایا کہ جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے پڑھا تو رسول اللہ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔

اور ایک اور روایت میں اسی طرح ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ کے پیچھے کسی شخص نے قرأت کی جب آپ نے نماز ختم کی تو فرمایا کہ میرے پیچھے تم میں سے کس نے قرأت کی۔ تین بار یہ سوال فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابر نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے نماز ظہر یا عصر سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ تم میں سے کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا ہے۔

سب ادب کی وجہ سے خاموش رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے تین بار یہی دریافت کیا تو مقتدیوں میں سے ایک نے عرض کی کہ میں نے یارسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا البتہ میں نے دیکھا کہ تجھ کو کہ گویا میرے ساتھ قرآن میں جھگڑ رہا ہے

قرآن پڑھنے میں مجھ کو خلجان ڈال رہا ہے۔

مشکل الفاظ : انصرف، وہ پھرا، یعنی نماز مکمل کی، فسکت، تو وہ خاموش ہوا۔ مراراً، مرتبہ، دفعہ، تنازعنی تو میرے ساتھ جھگڑ رہا ہے۔ تخالجنی تو مجھے خلجان ڈالتا ہے۔ خلل ڈالتا ہے۔

تشریح : اس حدیث پاک میں اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام خواہ بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو یا سری نماز ہو ہر دو قسم کی نماز میں خاموش رہنا چاہیے۔

اگر امام نماز میں جہراً قرأۃ کر رہا ہوگا تو قرآن پاک کے اس حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہا کرو اور غور سے سنا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

امام کے پیچھے پڑھنے سے امام کو بھی قرأۃ کرنے میں مشکل درپیش آسکتی ہے اسی لئے امام کی قرأۃ کو مقتدی کی قرأۃ قرار دیا گیا۔

جہاں قرأۃ اور سورۃ فاتحہ کو لازم قرار دیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی اکیلا بغیر جماعت کے نماز پڑھ رہا ہو اس وقت اس کے لئے سورۃ فاتحہ بھی لازم ہے قرأۃ بھی لازم ہے۔

باب ۴۵ نسخ التطبیق — تطبیق کے منسوخ ہونے کا بیان!

حدیث ابو حنیفۃ عن ابی یعفور عمّن حدّثہ' عن سعد ابن مالک قال کنّا نطبق ثم امرنا بالرُّکب

حضرت ابوحنیفہ ابو یعفور سے وہ ان سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے سعد ابن مالک سے حدیث نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر ہمیں رکوع میں گھٹنے پکڑنے کا حکم ہوا۔

مشکل الفاظ: نطبق ، ہم تطبیق کرتے تھے، یعنی رکوع میں دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں کے درمیان دبا لینا۔ امرنا، ہمیں حکم دیا گیا۔ بالرکب، گھٹنے پکڑنے کیساتھ۔

تشریح : ابتداء میں رکوع کی حدیث میں رکوع میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان دبا لینے کا حکم تھا۔ بعد میں اس حکم کو سرکار دو عالم کی سنت سے منسوخ کر دیا گیا اور رکوع میں دونوں گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

تطبیق کے بھی لوگ قائل ہیں مگر صحیح حدیث کی روشنی میں جب یہ حکم منسوخ ہو گیا تو گھٹنے پر ہاتھ رکھنا نافذ العمل ہو گیا۔ اور یہ عمل اہل سنت وجماعت کا ہے۔

باب ۴۶ الامام اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ'

امام کا بیان جبکہ وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے

حدیث ۱۰۶ : ابن ابی السّبیع بن طلحۃ قال رأیت ابا حنیفۃ یسأل عطاءً عن الامام اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ' ایقول ربنا لک الحمد قال ما علیہ ان یقول ذلک ثم روی عن ابن عمر صلی بنا النبی ﷺ فلما رفع رأسہ' من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ' فقال رجل ربنا

لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ فلما انصرف النبی ﷺ قال من ذا المتکلم بھذہ قالھا ثلث مرّات قال الرجل انا یا نبی اللہ قال فوالذی بعثنی بالحق لقد رأیت بضعۃ وثلثین ملکاً یبتدرون ایھم یکتبھا لک و اوّل من یرفعھا

ابن ابی السبیع بن طلحہ نے فرمایا کہ میں نے ابوحنیفہ کو عطاء بن ابی رباح سے یہ پوچھتے دیکھا کہ امام جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کیا اس کے ساتھ، ربنا لک الحمد بھی ملائے؟ حضرت عطاء نے کہا کہ اس کیلئے یہ کہنا ضروری نہیں۔ پھر عطاء نے حضرت ابن عمر سے یہ روایت کی کہ ہمیں نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ایک آدمی نے ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کہا۔ جب نبی پاک ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ان کلمات کو ادا کرنے والا کون تھا۔ تین بار یہ ارشاد فرمایا تو ایک شخص بولا یا نبی اللہ میں تھا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا دین دے کر بھیجا۔ البتہ میں نے دیکھا کہ تیس سے زیادہ فرشتوں کو لپک رہے ہیں کہ کون ان میں سے ان کلمات کو تیرے لئے لکھ لے اور سب سے پہلے ان کو اٹھالے جائے۔

مشکل الفاظ : بعثنی ، اس نے مجھے بھیجا۔ بضعۃ، چند، کچھ، یبتدرون ، وہ جھپٹتے ہیں، وہ لپکتے ہیں۔

تشریح: امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور ربنا لک الحمد نہ کہے اور مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے بلکہ ربنا لک الحمد کہے اور یہ کلمات کہنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔

ہاں منفرد جو اکیلا نماز پڑھتا ہے وہ سمع الله لمن حمده بھی کہے اور ربنا لک الحمد بھی کہے، یہاں پر امام اور مقتدی کا الگ الگ عمل بتا دیا گیا ہے۔

بَابُ ۴۷ هيئة السجود سجدہ کی ہیئت اور کیفیت کا بیان!

حدیث ۱۰۷ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عاصم سے وہ اپنے باپ سے وہ وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے وقت ہاتھوں سے قبل اپنے گھٹنے زمین پر رکھتے اور اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

مشکل الفاظ : وضع ، اس نے رکھا، رکبتيه ، اس نے دونوں گھٹنے، رفع، اس نے اٹھایا۔

تشریح : سنت کے مطابق یہی عمل ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ پہلے نہ رکھے جائیں بلکہ گھٹنے پہلے رکھے جائیں۔ اور اٹھتے وقت اس کا عکس کیا جائے یعنی پہلے ہاتھ اٹھائے جائیں اور پھر گھٹنے اٹھائے جائیں۔

ہاں اگر تکلیف ہے یا بڑھاپا ہے تو پھر ہاتھوں کا سہارا لینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ بلکہ حضور ﷺ سے بڑھاپے میں یہ عمل بھی ثابت ہے۔

حدیث ۱۰۸ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُوْحِيَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ

حضرت ابوحنیفہ حضرت طاؤس سے وہ ابن عباس سے یا کسی اور صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طرف وحی بھیجی گئی کہ آپ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں۔

مشکل الفاظ : اوحی ، وحی کی گئی۔ اعظم ، ہڈی۔

تشریح : حدیث پاک کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ ضروری ہے۔ یعنی پیشانی، ہر دو ہاتھ ہر دو گھٹنے اور ہر دو پاؤں، امام شافعی کے نزدیک ان تمام اعضاء کو سجدے کی حالت میں رکھنا فرض ہے جبکہ احناف کے نزدیک ہاتھوں اور گھٹنوں کا سجدہ کی حالت رکھنا سنت ہے۔ ہدایہ شریف میں اسی طرح ہے۔

حدیث ۱۰۹ : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِنْسَانُ يَسْجُدُ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ جَبْهَتِهٖ وَيَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَمُقَدَّمِ قَدَمَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ كُلَّ عُضْوٍ مَوْضِعَهٗ وَاِذَا رَكَعَ فَلَا يُدَبِّحْ تَدْبِيْحَ الْحِمَارِ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ ابونضرہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان سات ہڈیوں پر سجدہ کرتا ہے۔ پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور پاؤں کی انگلیوں کے سروں پر اور جب سجدہ کرے تم میں سے کوئی تو ہر عضو کو اس کی اپنی جگہ پر رکھے اور جب رکوع کرے تو سر جھکا کر گدھے کی طرح نہ جھک جائے۔

مشکل الفاظ : سبعة اعظم ، سات ہڈیاں، جبهته ، اس کی پیشانی۔ مقدم قدميه ، اپنے دونوں قدموں کا اگلا حصہ۔ فليضع ، تو چاہیے کہ رکھ دے۔ فلا يدبح ، تو نہ جھکائے وہ۔ تدبيح، جھکانا۔

تشریح : اس حدیث میں اعضاء سجدہ کی وضاحت بھی کردی گئی ہے اور رکوع میں پیٹھ کو سیدھا رکھنے کا حکم دیا گیا ہے سر کو رکوع کی حالت میں پیٹھ کے برابر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جھکانے سے سختی سے منع کر دیا گیا۔

حدیث ۱۱۰ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمُدُّ رِجْلَیْهِ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ یَسْجُدُ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ جَبْهَتِهٖ وَیَدَیْهِ وَرُکْبَتَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمُدُّ صُلْبَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّمُدَّ الرَّجُلُ صُلْبَهٗ فِیْ سُجُوْدِهٖ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ ابونضرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے پاؤں نہ اٹھائے کیونکہ انسان سات ہڈیوں پر سجدہ کرتا ہے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی ہڈیوں پر۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنی پیٹھ نہ پھیلائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انسان کو سجدہ میں اپنی پیٹھ پھیلی ہوئی رکھنے سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : لایمد، نہ پھیلائے، نہ اٹھائے۔ صلبه' . اس کی پیٹھ

تشریح : اس حدیث پاک میں سجدہ کی حالت میں پاؤں اٹھانے اور پیٹھ پھیلانے سے منع کیا گیا ہے جو کہ عموماً لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ اگر سجدے کے دوران پاؤں زمین پر لگے نہ ہوں اٹھے ہی رہے اور یہ عمل جان بوجھ کر ہو تو سجدہ نہ ہوگا اور یوں نماز ہی نہ ہوگی۔

حدیث ۱۱۱ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا اَکُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا .

حضرت ابوحنیفہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سجدہ کروں سات ہڈیوں پر اور نہ ہی بالوں اور کپڑوں کو سمیٹوں۔

مشکل الفاظ : لا اکف، میں نہیں لپٹتا۔ شعراً۔ بالوں کو ثوباً، کپڑے

تشریح : بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ سجدہ کرتے وقت بالوں اور کپڑوں کو سمیٹتے ہیں۔ یہ عمل اداب نماز اور خشوع وخضوع کے خلاف ہے۔ نماز کی حالت میں اگر دونوں ہاتھوں کو بیک وقت استعمال کیا تو یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

حدیث ۱۱۲ : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی فَلَا یَفْتَرِشْ ذِرَاعَیْهِ اِفْتِرَاشَ الْکَلْبِ

حضرت ابوحنیفہ جبلہ بن سحیم سے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

مشکل الفاظ : لایفترش، وہ نہ بچھائے۔ ذراعیه۔ اس کے بازو۔

تشریح : اس حدیث پاک میں حضور ﷺ نے کتے کی طرح سجدہ کی حالت میں بازو پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ نماز میں سجدہ کی حالت میں بازوؤں کو زمین پر بچھانا کتنا برا عمل ہے جس کو کتے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

باب ۴۸ القنوت فی الفجر

صبح کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنے کا بیان

حدیث ۱۱۳: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ قَطُّ اِلَّا شَهْرًا وَّاحِدًا لَمْ يُرَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدَهُ يَدْعُوْا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے صبح کی نماز میں دعائے قنوت کبھی نہیں پڑھی۔ مگر ایک مہینہ۔ نہ اس سے پہلے آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا گیا اور نہ اس کے بعد آپ اس میں مشرکین کے حق میں بددعا کیا کرتے تھے۔

مشکل الفاظ: قط۔ کبھی بھی۔ لم یر نہیں آپ دیکھے گئے۔

تشریح: نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے مسئلے میں اختلاف ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور ﷺ کے دشمنوں نے صحابہ کرام کو شہید کر دیا تھا ان کے حق میں بددعا فرمانے کے لئے قنوت پڑھتے رہے۔

اس سے احناف فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو دشمنوں کا خطرہ ہو جنگی حالات ہوں تو اس صورت میں قنوت نازلہ پڑھی جا سکتی ہے۔ بصورت دیگر نماز فجر میں قنوت ثابت نہیں ہے۔

حدیث ۱۱۴: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ لَمْ يَقْنُتْ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ ثُمَّ لَمْ يَقْنُتْ اِلٰى اَنْ مَاتَ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطیہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے قنوت نہیں پڑھی مگر چالیس دن، بددعا کرتے تھے آپ قبیلہ عصب اور ذکوان پر۔ پھر آپ نے وفات تک قنوت نہیں پڑھی۔

مشکل الفاظ: لم یقنت، قنوت نہیں پڑھی۔

تشریح: اس سے یہ ثابت ہوا کہ چالیس دن تک ان دو قبیلوں کے حق میں بددعا کی صورت میں قنوت نازلہ پڑھی کیونکہ ان قبیلہ والوں نے بدعہدی کر کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو شہید کر دیا تھا۔

باب ۴۹ صفة الجلوس فی التشهد

تشہد میں بیٹھنے کی حالت کیا ہے

حدیث ۱۱۵: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ اِضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

حضرت ابوحنیفہ حضرت عاصم سے وہ اپنے باپ سے وہ وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کی (التحیات) میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں پھیلاتے اور اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔

مشکل الفاظ: اضجع، بچھایا۔ پھیلایا، رجله اليسرى۔ بایاں پاؤں۔ قعد، وہ بیٹھا۔ نصب۔ اس نے کھڑا کیا

تشریح: امام اعظم اسی حدیث پاک کی روشنی میں ہر دو التحیات میں افتراش کو سنت قرار دیتے ہیں۔ یعنی بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا رکھنا۔

حدیث ۱۱۶: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ يَّحْتَفِزْنَ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں کس طرح نماز پڑھا کرتی تھیں۔ آپ نے کہا کہ پہلے چارزانو بیٹھتی تھیں۔ پھران کو حکم ہوا کہ اپنی سرین پر بیٹھیں۔

مشکل الفاظ: یتربعن۔ وہ چارزانوں بیٹھتی ہیں۔ امرن۔ انہیں حکم دیا گیا۔ یَحْتَفِزْنَ۔ وہ سرین پر بیٹھتی ہیں۔

تشریح: اس حدیث پاک میں عورتوں کے لئے التحیات میں بیٹھنے کی کیفیت کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ اول دور میں چارزانوں بیٹھتی تھی اس کے بعد مکمل سرین پر بیٹھنے کا حکم دیا گیا اس سے عورتوں کے لئے زیادہ ستر پوشی ہوتی ہے۔

بَابُ ۵۰ فی التشهد — تشہد کا بیان!

حدیث ۱۱۷: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحاق سے وہ حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ تشہد اس طرح سکھاتے جیسے قرآن کی سورۃ سکھایا کرتے تھے۔

مشکل الفاظ: یعلمنا۔ وہ ہمیں سکھاتا ہے۔

تشریح: اس سے پتہ چلتا ہے کہ تشہد کا سیکھنا کتنا ضروری ہے۔ یہ نماز کے واجبات میں سے ہے۔ اگر تشہد نہ پڑھا گیا تو نماز نہیں ہوتی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا

ہے کہ نماز میں جب تک حضور ﷺ پر سلام نہ پڑھا جائے نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ہے۔

حدیث ۱۱۸: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَةَ الصَّلٰوةِ يَعْنِى التَّشَهُّدَ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کے خطبہ کی تعلیم دی یعنی تشہد کی۔

مشکل الفاظ: علمنا۔ اس نے ہمیں سکھایا۔ خطبة الصلوة، نماز کا خطبہ

تشریح: اس حدیث سے تشہد کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے، جس طرح نماز جمعہ اور عیدین کے خطبہ میں جمعہ اور عیدین کے احکام سکھائے جاتے ہیں گویا اسی طرح تشہد میں نماز کا مقصد کہ ہر قسم کی عبادتیں اللہ کیلئے کی جاتی ہیں کی تعلیم دی جاتی ہے۔

حدیث ۱۱۹: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ نَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ

وَفِیْ رِوَايَةٍ زِيَادَةٌ مِنْ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى

جبریل السلام علی رسول اللہ فقال رسول اللہ ﷺ لا تقولوا السلام علی اللہ ولکن قولوا التحیات للہ والصلوات والطیبات الی اٰخر التشھد وفی روایۃ ان رسول اللہ ﷺ علمھم التحیات الی اٰخر التشھد وفی روایۃ علمنا

وفی روایۃ قال کنا اذا صلینا مع النبی ﷺ نقول اذا جلسنا فی اٰخر الصلوۃ السلام علی اللہ السلام علی رسول اللہ وعلی ملائکتہ نسمیھم من الملائکۃ فقال رسول اللہ ﷺ لا تقولوا کذا وقولوا التحیات للہ والصلوات والطیبات

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابووائل شقیق بن سلمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو السلام علی اللہ کہتے تھے۔

اور ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ من عبادہ السلام علی جبرئیل و میکائیل (کہ اللہ کے بندوں کی طرف سے جبریل ومیکائیل پر سلام ہے، تو نبی پاک ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا اللہ خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی تشہد میں بیٹھے تو کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات الخ

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کہا کرتے السلام علی اللہ، السلام علی جبریل السلام علی رسول اللہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام علی اللہ نہ کہو بلکہ التحیات للہ والصلوات والطیبات (آخر تشہد تک) کہو۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو التحیات آخر

تشہد تک سکھائی اور ایک روایت میں علمنا کا لفظ ہے یعنی ہم کو سکھائی۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب ہم نماز پڑھتے نبی پاک ﷺ کے ساتھ اور نماز کے آخر میں بیٹھتے تو السلام علی اللہ، السلام علی رسول اللہ وعلی ملائکتہ کہتے۔ فرشتوں کے نام لیتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کہو اور التحیات للہ والصلوات والطیبات کہو۔

تشریح : نماز کے اندر تشہد ابن مسعود ہی کو فقہاء اور محدثین نے معتبر مانا ہے تقریباً بیس سے زیادہ قوی اسناد کے پیش نظر اس کو قابل قبول کہا گیا ہے۔

دوسری جو اہم بات اور اہم عقیدہ ثابت ہو رہا ہے کہ تشہد عبداللہ بن مسعود میں نبی پاک ﷺ پر سلام پڑھنے کے لئے مخاطب یعنی حاضر کا صیغہ استعمال کیا کہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ حرف سرکار دوعالم کے دور کے لئے نہیں تھا بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ سرکار حاضر ہیں اور ہر مسلمان کے سلام کو سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

حدیث ۱۲۰ : ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری شق وجھہ وعن یسارہ مثل ذلک وفی روایۃ حتی یری بیاض خدہ الایمن وعن شمالہ مثل ذلک

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر یہاں تک کہ آپ رخسار مبارک دکھائی دیتا اور بائیں جانب سلام پھیرتے وقت

ایسا ہی کہتا اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ حضور ﷺ کے دائیں رخسار مبارک کی سفیدی دکھائی دیتی اور بائیں جانب سلام پھیرتے وقت بھی ایسا ہی ہوتا۔

تشریح : اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ سلام پھیرتے وقت گردن کو دائیں اور بائیں اس قدر پھیرا جائے کہ چہرہ دکھائی دے۔

حدیث ۱۲۱: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ تَسْلِيْمَتَيْنِ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دائیں اور بائیں دو سلام پھیرتے تھے۔

تشریح : حنفی فقہاء کے نزدیک نماز کے آخر میں دائیں اور بائیں دونوں جانب دو سلام پھیرنا سنت ہے ان کے پیش نظر یہی حدیث پاک ہے۔

بَابُ ۵۱ تَخْفِيْفُ الْاِمَامِ الصَّلٰوةَ امام کا نماز مختصر پڑھنا

حدیث ۱۲۲: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ حُذَيْفَةُ وَ اَبُوْمُوْسٰى وَ غَيْرُهُمْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اِجْتَمَعُوْا فِيْ مَنْزِلٍ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ فَاَبٰى فَقَالَ تَقَدَّمْ اَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَتَقَدَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً وَجِيْزَةً اَتَمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ الْقَوْمُ لَقَدْ حَفِظَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود، حذیفہ، ابوموسیٰ اور چند دیگر صحابہ کرام ایک مکان میں اکٹھے ہوئے نماز کے لئے اقامت کہی گئی۔ سب نے مالک مکان سے کہا کہ جناب آپ

آگے بڑھیں۔ انہوں نے انکار کیا اور عبداللہ بن مسعود سے کہا اے ابوعبدالرحمن آپ آگے بڑھیے۔ تو وہ آگے بڑھے اور پورے رکوع وسجود کے ساتھ مختصر نماز پڑھائی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ ابوعبدالرحمن نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کو خوب یاد کیا ہوا ہے۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ نماز زیادہ لمبی نہیں پڑھانی چاہیے کیونکہ جماعت میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ بوڑھے، بیمار، معذور تو ان کی آسانی کے لئے مختصر نماز پڑھانے کا حکم ہے۔

یعنی اس میں قرأت مختصر ہو مگر رکوع وسجود مکمل سنت کے مطابق ہونے چاہیں۔ امام کے لئے یہ اصول ضروری ہے کہ اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل کو لمبی نماز پڑھانے پر تنبیہ بھی فرمائی۔

بَابُ ۵۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان!

حدیث ۱۲۳ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ جابر سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ کو چٹائی پر نماز پڑھتے ہوئے اور اس پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

تشریح : اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین یا فرش وغیرہ پر چٹائی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض علماء کے نزدیک زمین یا فرش پر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے خشوع وخضوع اور عاجزی اور انکساری کا اظہار ہوتا ہے۔

بَابُ ۵۳ صَلٰوۃُ الْمَرِیْضِ! مریض کی نماز

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا وَ مُحْتَبِیًا

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے بیٹھ کر، کھڑے ہوکر اور گوٹھ مار کر نماز پڑھی ہے۔

تشریح : عذر کی بنا پر جب عام معروف طریقے کے مطابق نماز پڑھنا مشکل ہو تو ان مذکورہ صورتوں یا جس طرح بھی ممکن ہو سکے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی مُحْتَبِیًا مِنْ رَمَدٍ کَانَ بِعَیْنِہٖ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آنکھ دکھنے کے باعث گوٹھ مار کر نماز ادا فرمائی۔

مشکل الفاظ : مُحْتَبِیًا ۔ چار زانوں، گوٹھ مار کر، رمد، آنکھ کا دکھنا۔

تشریح : اس حدیث پاک میں واضح ہوگیا کہ تکلیف کے باعث چار زانوں ہوکر نبی پاک ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور وہ تکلیف آنکھ دکھنے کی تھی۔

حدیث : مُحَمَّدُ بْنُ بُکَیْرٍ قَاضِی الدَّامِغَانِ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْمَرِیْضِ اِذَا ذَھَبَ عَقْلُہٗ کَیْفَ یَعْمَلُ بِہٖ فِیْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَکَتَبَ اِلَیَّ یُخْبِرُنِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِی النَّبِیُّ ﷺ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَقَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فِیْ مَرَضِیْ وَ

جَاءَتِ الصَّلٰوۃُ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وُضُوْئِہٖ فَاَفَقْتُ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتَ یَا جَابِرُ ثُمَّ قَالَ صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَوْ اَنْ تُوْمِیَ

محمد بن بکیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحنیفہ کو لکھا کہ جب بیمار کی عقل جاتی رہے تو وہ نماز کے وقت کیا کرے تو انہوں نے مجھے لکھا کہ محمد بن المنکدر سے روایت کرتے ہوئے کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے کہا کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوگیا اور نبی پاک ﷺ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے اور بیماری میں مجھ پر بیہوشی طاری تھی کہ نماز کا وقت آگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں ہوش میں آیا۔ آپ نے فرمایا جابر تمہارا کیا حال ہے پھر فرمایا نماز پڑھو جب تک طاقت ہو اگرچہ اشارہ کرنے سے۔

مشکل الفاظ : قد اغمی علی ، مجھ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ صب ، انہوں نے چھڑکا، مااستطعت ، جب تک تمہیں طاقت ہے۔ تؤمی ، تو اشارہ کرتا ہے۔

تشریح : اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بیمار پر کسی بھی حالت میں نماز معاف نہیں ہے جس طرح بھی اس کے لئے ممکن ہو اسی طرح نماز پڑھنا اس کے لئے ضروری ہے۔ حتی کہ حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ صرف اشارہ کرسکتا ہے تو اشارے ہی سے نماز پڑھے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ لَمَّا اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِیْلَ اِنَّ اَبَابَکْرٍ رَجُلٌ حَصِرٌ وَھُوَ بِنَفْسِہٖ یَکْرَہُ اَنْ یَقُوْمَ مَقَامَکَ قَالَ اِفْعَلُوْا مَا اٰمُرُکُمْ بِہٖ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عائشہ ام المؤمنین سے

روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ بے شک ابوبکر صدیق رقیق القلب آدمی ہیں اور وہ خود اس کو ناپسند کرتے ہیں کہ آپ کی جگہ وہ کھڑے ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جیسا میں تم کو حکم دیتا ہوں ویسا ہی کرو۔

مشکل الفاظ: رَجلٌ ، حصرٌ ، رقیق القلب آدمی، یکرہُ وہ ناپسند کرتا ہے

تشریح : اس حدیث میں ایک تو نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ باوجود غشی طاری ہونے کے نبی پاک ﷺ کو نماز کی فکر ہے اور دوسری بات یہ کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی زندگی میں ابوبکر صدیق کا اپنا خلیفہ مقرر فرمادیا۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ لَمَّا اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِیْلَ لَهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ حَصِرٌ وَهُوَ یَکْرَهُ اَنْ یَقُوْمَ مَقَامَکَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ یَا صُوَیْحِبَاتِ یُوْسُفَ وَکَرَّرَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ابوبکر رقیق القلب آدمی ہیں۔ انہیں یہ بات ناپسند ہے کہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں۔ آپ نے فرمایا اے یوسف کی ہم نشینو! ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور مکرر ارشاد فرمایا۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ خَفَّ مِنَ الْوَجْعِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لِعَائِشَةَ مُرِیْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا اِنِّیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ رَقِیْقٌ وَاِنِّیْ مَتٰی لَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَقَامِهٖ اَرِقُّ لِذٰلِکَ فَاجْتَمِعِیْ اَنْتِ وَ حَفْصَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیُرْسِلُ اِلٰی عُمَرَ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ فَفَعَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرِیْ اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ الْمُؤَذِّنَ وَهُوَ یَقُوْلُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْفَعُوْنِیْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ اَمَرْتُ اَبَابَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ وَاَنْتَ فِیْ عُذْرٍ قَالَ اِرْفَعُوْنِیْ فَاِنَّهٗ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَفَعْتُ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَقَدَمَاهُ تَخُدَّانِ الْاَرْضَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ نَحْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَاَخَّرَ فَاَوْمَا اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ یَّسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ حِذَاءَهٗ یُکَبِّرُ وَیُکَبِّرُ اَبُوْبَکْرٍ بِتَکْبِیْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَیُکَبِّرُ النَّاسُ بِتَکْبِیْرِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ مَا صَلّٰی بِالنَّاسِ غَیْرَ تِلْکَ الصَّلٰوةِ حَتّٰی قُبِضَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ الْاِمَامُ وَالنَّبِیُّ ﷺ وَجِعٌ حَتّٰی قُبِضَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ جب مرض الوصال میں مبتلا ہوئے تو

اس میں شدت کی وجہ سے آپ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ نماز کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ نے فرمایا ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے ابو بکر صدیق کو ایک آدمی کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابو بکر نے عائشہ کے پاس جواب بھیجا کہ میں بوڑھا سن رسیدہ رقیق القلب انسان ہوں۔ میں جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی جگہ نہ دیکھوں گا تو دل قابو سے نکل جائے گا تو تم اور حفصہ دونوں مل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ کہ وہ عمر کے پاس آدمی بھیجیں کہ وہ نماز پڑھائیں تو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ تم ہم نشینان یوسف ہو۔ ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر جب نماز کے لئے اذان دی گئی اور نبی پاک ﷺ نے مؤذن کی حی علی الصلوۃ کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اٹھاؤ۔ عائشہ نے عرض کیا کہ میں نے ابو بکر کو کہلا بھیجا ہے کہ نماز پڑھائیں اور آپ معذور ہیں آپ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں نے آپ کو اٹھایا اور دو آدمیوں کے بیچ میں ایسے چلے کہ آپ کے دونوں قدم زمین پر گھسٹتے تھے جب ابو بکر نے رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اشارہ سے پیچھے ہٹنے سے منع فرمایا۔ پس نبی پاک ﷺ ابو بکر کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ نبی پاک ﷺ ان کے برابر میں تکبیر کہتے تھے اور ابو بکر حضور ﷺ کی تکبیر کی تقلید کرتے۔ اور لوگ ابو بکر کی تکبیر کی تقلید کرتے یہاں تک کہ نماز سے فراغت ہوئی۔ پھر اس نماز کے سوا حضور ﷺ نے کوئی نماز نہ پڑھائی۔ آخر آپ کو وصال ہو گیا۔ اس کے بعد ابو بکر ہی امامت فرماتے رہے اور نبی پاک ﷺ بیمار تھے یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا۔

بَابُ ٥٤ اِمَامَةُ وَلَدِ الزِّنَا وَالْعَبْدِ وَالْاَعْرَابِ!

ولد الزنا، غلام، اور دیہاتیوں کا امام بننا

حدیث : حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ وَلَدُ الزِّنَا وَالْعَبْدُ وَالْاَعْرَابِیُّ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ولد الزنا، غلام اور دیہاتی اگر قرآن پڑھ سکتا ہو تو لوگوں کی امامت کر سکتا ہے۔

تشریح : ولد الزنا، غلام اور دیہاتی ان تینوں کی امامت اس وقت جائز ہے جبکہ وہ قرآن کی تعلیم حاصل کر لیں۔ امامت کے لئے علم و فضل کی برتری و تقوی و بزرگی کا امتیاز لازمی چیز ہے جو اکثر و بیشتر ان میں مفقود ہوتا ہے اسی لئے ان کی امامت کراہت سے خالی نہیں ہے۔

علم و تقوی بہت بڑی خوش نصیبی ہے علم و تقوی سے انسان اعلی مقام حاصل کرتا ہے

بَابُ ٥٥ اَلْاِثْنَیْنِ جَمَاعَةٌ! دو آدمی جماعت ہیں

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِرَجُلٍ فَصَلّٰی خَلْفَهٗ وَامْرَاَةٍ خَلْفَ ذٰلِکَ صَلّٰی بِهِمْ جَمَاعَةً

حضرت ابو حنیفہ ہیثم سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے ایک صاحب کو جوان کے پیچھے تھے اور ایک عورت کو جوان کے پیچھے تھیں جماعت سے نماز پڑھائی۔

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت اور مرد ایک صف میں

برابر کھڑے نہیں ہو سکتے اگر مرد اور عورت اکٹھے ہوں تو پہلے مردوں کی صف ہوگی اور پھر عورتوں کی۔

بَابُ ٥٦ فَضِيْلَةِ وَصْلِ الصُّفُوْفِ!

صفوں کے ملانے کی فضیلت کے بیان میں

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ

حضرت ابوحنیفہ عطاء بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔

تشریح: یعنی وہ لوگ جو صفوں کو جوڑتے ہیں یعنی درمیان میں فاصلہ اور خلاء پیدا نہیں ہونے دیتے ایسے لوگوں پر اللہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ فِىْ جَمَاعَةٍ كَانَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح وعشاء کی جماعتوں میں حاضر رہا تو یہ اس کے لئے دو براءتیں ہیں۔ایک براءت نامہ نفاق سے اور دوسرا براءت نامہ شرک سے

تشریح: فجر وعشاء کی نماز نیند اور سستی کی وجہ سے مشکل ہوتی ہیں جو آدمی سستی اور کاہلی کو ترک کر کے ان دو نمازوں میں اپنی شرکت کو یقینی بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو منافقت اور شرک سے بری فرما دیتا ہے۔

بَابُ ٥٧ مَنْ شَهِدَ الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ فِىْ جَمَاعَةٍ!

جس نے فجر وعشاء کی جماعتوں میں شرکت کی

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَاوَمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا عَلٰى صَلٰوةِ الْغَدْوَةِ وَالْعِشَاءِ فِىْ جَمَاعَةٍ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو صبح اور عشاء کی نمازوں کی جماعتوں میں چالیس دن برابر تک شریک ہوتا رہا اس کیلئے نفاق اور شرک سے براءت لکھ دی گئی ہے

تشریح: چالیس دن کی قید اس لئے لگائی کہ اتنے دنوں میں آدمی کی عادت نماز میں پکی ہو جاتی ہے۔اور عموماً ایسا ہوتا ہے کہ پھر آدمی اس عادت کو ترک نہیں کرتا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ رَخَّصَ فِى الْخُرُوْجِ لِصَلٰوةِ الْغَدْوَةِ وَالْعِشَاءِ لِلنِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ اِذًا يَتَّخِذُوْنَهُ دَغَلًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ هٰذَا

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ شعبی سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے عورتوں کو نماز صبح اور نماز عشاء میں حاضر ہونے کی اجازت دی تو ایک شخص بولا تو اب تو لوگ اس کو مکر وفریب کا ایک جال بنالیں گے تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم یہ کہتے ہو۔

تشریح: علمائے کرام نے اس رخصت کو بوڑھی اور سن رسیدہ عورتوں کے

لئے مخصوص کیا ہے جو عمر رسیدہ ہوں وہ بھی اس پابندی سے کہ زینت و آرائش بناؤ سنگار نہ کریں۔

بَابُ ۵۷ اِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَالْعَشَاءُ

عشاء کی نماز تیار ہو اور کھانا آجائے تو کیا صورت ہوگی!

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نُوْدِيَ بِالْعِشَاءِ وَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

حضرت ابوحنیفہ زہری سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ جب نماز عشاء کے لئے اذان دی جائے اور مکبر تکبیر کہے تو کھانا پہلے کھالو۔

تشریح : اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز عشاء کے وقت اذان اور تکبیر ہو چکی ہو اور اسی دوران کھانا بھی آ گیا اور طبیعت بھی کھانے کی طرف مائل ہے تو پہلے کھانا کھالینا چاہیے تاکہ نماز بعد میں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی جا سکے۔

بَابُ ۵۸ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ!

اگر کوئی تنہا فرض پڑھ آئے اور پھر مسجد میں آئے اور جماعت کھڑی ہو تو کیا کرے

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَوِ الْاَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ بُيُوْتِهِمَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ اَتَيَا الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَاٰهُمَا اَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجِيْئَ

بِهِمَا فَرَائِصُهُمَا تَرْتَعِدُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَدَثَ فِيْ اَمْرِهِمَا شَيْئٌ فَسَاَلَهُمَا فَاَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اِذَا فَعَلْتُمَا ذٰلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا الْاُوْلٰى هِيَ الْفَرْضَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَمَاعَةٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ فَقَالُوْا عَنِ الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ جابر بن اسود سے یا اسود بن جابر سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے نبی پاک ﷺ کے زمانے میں ظہر کی نماز گھر میں پڑھ لی اس خیال سے کہ لوگ باجماعت پڑھ چکے ہوں گے۔ پھر جب وہ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں مشغول ہیں تو مسجد کے ایک کونے میں جا بیٹھے یہ سمجھتے ہوئے کہ اب جماعت میں شریک ہونا ان کے لئے جائز نہیں ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے اور آپ نے ان کو دیکھا تو آدمی بھیج کر ان کو بلوایا پس وہ لائے گئے اس حال میں کہ ان کے شانوں کا درمیانی گوشت اس خوف ودہشت سے لرز رہا تھا کہ انکے بارہ میں کوئی حکم صادر ہوا ہو۔

آپ نے ان سے پوچھا انہوں نے آپ کو پورا قصہ سنایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ایسا کرو تو لوگوں کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جایا کرو اور اپنی نماز کو فرض سمجھو۔

ایک جماعت نے اس حدیث کی روایت ابوحنیفہ سے کی اور وہ روایت کرتے ہیں ہیثم سے اور ہیثم اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں۔

تشریح : اس حدیث میں ہے کہ اگر کوئی گھر میں نماز پڑھ آئے پھر اس کو جماعت مل جائے تو علیحدہ نہ بیٹھے بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے۔ اس کی پہلے والی فرض ہوگی اور یہ جماعت والی نفل ہو جائے گی۔ حنفیوں کے نزدیک نماز فجر و نماز عصر

میں یہ معاملہ نہیں ہے کیونکہ ان نمازوں کے بعد نفل جائز نہیں۔

بَابُ ٦٠ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوْا يَرُوْحُوْنَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرِقُوْا تَلَطَّخُوْا بِالطِّيْنِ فَقِيْلَ لَهُمْ مَنْ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ النَّاسُ عُمَّارًا رْضِهِمْ وَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ يُخَالِطُوْنَ الْعَرَقَ وَالتُّرَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرْتُمُ الْجُمُعَةَ فَاغْتَسِلُوْا

حضرت ابوحنیفہ یحیٰی سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ لوگ جمعہ کی نماز میں شریک ہونے کے لئے اس حال میں آتے تھے کہ ان کے جسم پسینہ میں شرابور اور مٹی میں لتھڑے ہوئے ہوتے تھے۔ لہٰذا ان کو حکم ملا کہ جو جمعہ کی نماز میں آئے اس کو چاہیے کہ غسل کرے ایک روایت میں ہے کہ لوگ کاشتکاری کرتے تھے جب نماز جمعہ کیلئے چلتے تو پسینہ اور مٹی میں لتھڑے ہوئے ہوتے لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جمعہ کی نماز کیلئے آؤ تو غسل کرکے آؤ۔

مشکل الفاظ: یَرُوْحُوْنَ۔ شامل ہوتے ہیں وہ۔ عرقوا پسینہ میں تر ہوئے تلطفوا بالطین، مٹی میں لتھڑے ہوتے۔ حَضَرْتُمُ الجمعۃ ۔تم پاتے ہو جمعہ

تشریح: جمعہ کا غسل سنت ہے۔ بعض علماء کے نزدیک غسل جمعہ واجب ہے احادیث کثیرہ کو غور سے مطالعہ کرنے سے غسل جمعہ کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے ان

احادیث کے پیش نظر جن احادیث سے وجوب کا شبہ ہوتا ہے ان کی تاویل کی جاتی ہے کہ مثلاً فَلْيَغْتَسِلْ میں امر وجوب کے لئے نہیں بلکہ استحباب کے لئے ہے۔ پھر اس غسل میں دوسری چیزیں بھی ہیں مثلاً مسواک کرنا، خوشبو لگانا، ان کو کوئی واجب نہیں کہتا تو صرف غسل کو واجب کہنا بھی صحیح نہیں ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالْمَنْصُوْرُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ

حضرت ابوحنیفہ اور منصور اور محمد بن بشر تمام نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر اس شخص پر غسل ہے جو جمعہ کی نماز میں آئے۔

تشریح: ایک روایت میں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس کے نزدیک اس حدیث کا حکم منسوخ ہے۔ دوسری توجیہ علماء یہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں نماز جمعہ پڑھنے والے کے لئے انتہائی تاکید ہے تاکہ وہ سنت کا پابند ہو جائے۔

بَابُ ٦١ فِي الْخُطْبَةِ — خطبہ کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَلَسَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ جَلْسَةً خَفِيْفَةً

حضرت ابوحنیفہ عطیہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جمعہ کے روز جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو خطبہ سے پہلے کسی قدر بیٹھتے۔

تشریح: مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ خُطْبَةِ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ اَمَا تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَقَرَاَ عَلَیْهِ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے نبی پاک ﷺ کے جمعہ کے خطبہ کے بارے میں دریافت کیا۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ کیا تم سورت جمعہ نہیں پڑھتے۔ اس نے کہا کیوں نہیں مگر مجھے یہ بات معلوم نہیں۔ تو حضرت عبداللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَ نِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا

تشریح : حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرآن فہمی کا عالم یہ ہے کہ انہوں نے خطبہ کی حالت کو بیان کیا کہ حضور ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے کیونکہ قرآن میں ہے وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا

کہ وہ لوگ تجارۃ وغیرہ کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ کو کھڑا چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو گئے تھے

بَابُ ٦١ مَا یُقْرَاُ فِی الْجُمُعَةِ!

جمعہ کی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ الْکُوْفِیِّ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ یُوْسُفَ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ جُنَادَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَاُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِیْنَ

حضرت ابوحنیفہ احمد بن محمد بن اسماعیل الکوفی سے وہ یعقوب بن یوسف بن زیادہ سے وہ ابو جنادہ سے وہ ابراہیم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقین پڑھا کرتے تھے۔

تشریح : نبی پاک ﷺ کی سنت مبارکہ یہ بھی ہے کہ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں منافقون پڑھا کرتے تھے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ کَانَ یَقْرَاُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَیَوْمَ الْجُمُعَةِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ حبیب ابن سالم سے وہ نعمان بن بشیر سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز عیدین و جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ پڑھا کرتے تھے۔

تشریح: اس حدیث میں ان دونوں سورتوں کو نماز جمعہ میں پڑھنے کی سنت بیان کی ہے

بَابُ ٦٣ فِیْ فَضِیْلَةِ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ وَمَنْ مَاتَ فِیْهَا

جمعہ کی رات کی اور اس رات میں مرنے والے کی فضیلت کا بیان

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ لَیْلَةِ جُمُعَةٍ اِلَّا وَیَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی خَلْقِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِمَنْ لَا یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا

حضرت ابوحنیفہ قیس سے وہ طارق سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کی کوئی رات ایسی نہیں جس میں اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف تین مرتبہ نہ دیکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتا ہے۔ اس شخص کی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

تشریح : جمعہ کی رات کی فضیلت کا عالم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کو چھوڑ کر تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ یہ چھوٹے گناہوں کے لئے ہے۔ بڑے گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ مَاتَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِیَ عَذَابَ الْقَبْرِ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ حسن سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی جمعہ کے دن فوت ہوا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہا۔

تشریح: جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ جمعہ کے دن مرنے والے کو اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے مگر اس کیلئے صحیح العقیدہ مسلمان ہونا ضروری ہے۔

بَابٌ ٦٤ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَآءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْخَیْرِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِیْنَ!

عورتوں کو بھلائی کے کاموں اور تمام مسلمانوں کیساتھ دعا میں شرکت کی غرض سے نکلنے کی اجازت ہے!

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَمَّنْ سَمِعَ اُمَّ عَطِیَّةَ تَقُوْلُ رُخِّصَ لِلنِّسَآءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْعِیْدَیْنِ حَتّٰی لَقَدْ کَانَتِ الْبِکْرَانِ تَخْرُجَانِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ حَتّٰی لَقَدْ کَانَتِ الْحَائِضُ تَخْرُجُ

فَتَجْلِسُ فِیْ عُرْضِ النَّاسِ یَدْعُوْنَ وَلَا یُصَلِّیْنَ ،

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم وہ ان سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے ام عطیہ سے سنا کہ وہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی طرف سے عورتوں کو اجازت تھی کہ وہ نماز عیدین میں شامل ہونے کے لئے نکلیں۔ یہاں تک کہ دو لڑکیاں ایک کپڑے میں نکلتیں بلکہ یہاں تک کہ حیض والی عورت بھی نکلتی اور لوگوں سے ہٹ کر ایک طرف جا بیٹھتی وہ دعا میں شریک ہوتیں اور نماز نہ پڑھتیں۔

مشکل الفاظ : رُخِّـــــص ، رخصت دی گئی، اجازت دی گئی۔ البکران ، باکرہ عورتیں۔ فی الثوب الواحد، ایک کپڑے میں۔

تشریح : رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتوں کو نماز عیدین میں شرکت کرنے کی اجازت عام اجازت تھی۔ مگر آج کل فتنہ کے پیش نظر دور حاضر کے فقہاء نے اجازت نہیں دی۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ کَانَ یُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْعِیْدَیْنِ مِنَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ اِنْ کَانَ الطَّامِثُ لَتَخْرُجُ فَتَجْلِسُ فِیْ عُرْضِ النِّسَاءِ فَتَدْعُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نُخْرِجَ یَوْمَ النَّحْرِ وَیَوْمَ الْفِطْرِ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الصَّلٰوةَ وَیَشْھَدْنَ الْخَیْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَتْ اِمْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا کَانَتْ اِحْدَانَا لَیْسَ لَھَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْھَا اُخْتُھَا مِنْ جِلْبَابِھَا

حضرت ابوحنیفہ عبدالکریم سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ام عطیہ

کہتی ہیں کہ عید الفطر اور بقر عید کی نمازوں میں عورتوں کو شریک ہونے کیلئے نکلنے کی رخصت دی جاتی تھی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حائضہ بھی نکلتی لیکن وہ دوسری عورتوں سے ایک طرف الگ بیٹھتی تھیں۔ اور چھوٹی اور بڑی دونوں عیدوں کی دعاؤں میں شریک ہوتی

اور ایک روایت میں ہے کہ ام عطیہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بقر عید اور عید الفطر کو باپردہ حائضہ عورتوں کو باہر عید کیلئے لے جائیں البتہ حائضہ نماز سے الگ رہیں۔ مگر عبادت کی جگہ حاضر رہیں اور دعا میں شریک ہوتی۔ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اس کی بہن یا ساتھی اپنی چادر میں شریک کرلے۔

بَابُ ٦٥ عَدَمِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

عید کی نماز سے پہلے اور عید کے بعد کوئی نماز نہیں ہے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اِلَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا شَيْئًا

حضرت ابوحنیفہ عدی سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ عید کے دن عیدگاہ میں تشریف لے گئے۔ نہ آپ نے نماز عید سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ نماز کے بعد۔

تشریح : یہ حکم عیدگاہ کے لئے خاص ہے کہ عیدگاہ میں نماز عید کے سوا اس دن کوئی نماز نہ پڑھی جائے عید والے دن گھر میں عید سے پہلے اشراق یا چاشت کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں واپس آکر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ ٦٦ تَقْصِيْرُ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

سفر کی نماز میں قصر کرنا!

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوحنیفہ محمد بن المنکدر سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

تشریح : اس حدیث میں قصر نماز کا بیان ہے کہ سفر میں چار رکعت والے فرائض دو پڑھنا ضروری ہیں۔

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اور ابوبکر و عمر بھی اس پر زیادتی نہ کرتے۔

تشریح : اگر سفر کے دوران کوئی آدمی چار رکعت والی نماز میں قصر نہیں کرتا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے لئے پوری نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر اس نے پوری نماز پڑھی تو گنہگار ہوا اور اس کا یہ فعل مکروہ تحریمی ہے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَتٰى فَقِيْلَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنٰى اَرْبَعًا فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ

رٰجِعُوْنَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَضَرَ الصَّلٰوةَ مَعَ عُثْمَانَ وَصَلّٰى مَعَهٗ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِسْتَرْجَعْتَ وَقُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا قَالَ الْخِلَافَةُ ثُمَّ قَالَ وَكَانَ مَنْ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا بِمِنٰى

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی آیا اور کہا کہ عثمان نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر کے ہمراہ دو رکعتیں اور عمر کے ہمراہ دو رکعتیں پھر حضرت عثمان کے ہمراہ نماز میں شریک ہوئے تو ان کے پیچھے چار رکعت پڑھیں اس پر ان سے کہا گیا کہ آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ پڑھی اور کہا جو کچھ کہ کہا پھر آپ نے خود ہی چار رکعت پڑھیں آپ نے جواب دیا کہ یہ خلافت کا پاس ادب ہے پھر آپ نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے منیٰ میں چار رکعت پڑھیں۔

مشکل الفاظ: اِسْتَرْجَعْتَ، آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھی

تشریح: اس کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ ٦٧ الصَّلٰوةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر نماز پڑھنا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ صَحِبَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ يُوْمِىْ

اِيْمَاءً اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَالْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَا عَنْ دَابَّتِهٖ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَلَاتِهٖ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَوَجْهُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ يُوْمِىْ اِيْمَاءً

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ مکہ سے مدینہ لوٹتے وقت میں حضرت عبداللہ بن عمر کا رفیق سفر تھا پس آپ نے اپنی سواری پر مدینہ کی طرف رخ کی حالت میں نماز ادا فرمائی آپ اشارہ کرتے جاتے تھے۔ مگر فرض اور وتر سواری سے اتر کر پڑھتے تھے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے سواری پر نماز پڑھنے کے بارہ میں پوچھا جبکہ سواری کا منہ اور رخ مدینہ کی طرف ہے تو آپ نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نفل نماز ادا فرمایا کرتے تھے اپنی سواری پر خواہ کدھر بھی رُخ ہو اور رکوع و سجود میں اشارہ کرتے جاتے تھے۔

مشکل الفاظ: یؤمی، وہ اشارہ کرتا ہے۔ دابته، اس کی سواری، راحلته، اس کی سواری، تطوعا۔ نفل

تشریح: حنفی فقہاء کے نزدیک فرض اور واجب نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے ہاں نفل نماز سواری پر پڑھی جا سکتی ہے۔ حنفی فقہاء کے نزدیک یہی حدیث حجت ہے۔

بَابُ ٦٨ الْوِتْرِ وتر کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرَ الْعَبْدِىِّ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِىْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةَ وِتْرٍ وَفِىْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اِفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ وَزَادَكُمُ الْوِتْرَ وَفِىْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةَ الْوِتْرِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰهَ زَادَکُمْ صَلٰوةً وَهِیَ الْوِتْرُ فَحَافِظُوْا عَلَیْهَا

حضرت ابوحنیفہ ابویعفور العبدی وہ اس سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے حضرت ابن عمر سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ایک نماز فرض نمازوں پر زائد کی وہ وتر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کی نماز تم پر اور زائد کے تمہارے لئے وتر اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زیادہ کی تمہارے لئے نماز اور وہ وتر ہیں پس حفاظت کرو ان کی

تشریح : امام اعظم کے نزدیک وتر کے بارے میں مختلف اقوال ہیں لیکن واجب ماننے کی روایات صحت کے قریب تر ہیں۔ وتروں کے وجوب پر کئی احادیث صحیحہ سے دلیل لائی جاتی ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوِتْرِ اَحَقٌّ هُوَ قَالَ اَمَا کَحَقِّ الصَّلٰوةِ فَلَا وَلٰکِنْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّتْرُکَهٗ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے پوچھا وتر کے بارے میں کہ کیا وہ (واجب ہیں یا فرض) حق ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نماز کی طرح تو حق (فرض) نہیں۔ لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ کسی کیلئے اس کا چھوڑ دینا جائز نہیں۔

تشریح : یہ حدیث وتر کی اہمیت کو ثابت کرتی ہے کہ گو وہ فرض کی طرح دلیل قطعی سے ثابت نہیں کہ فرض ٹھہریں، البتہ ان کا وجوب سنت نبوی سے ثابت ہے

اور ان کا ترک جائز نہیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ بِقُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الْوِتْرِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِاُمِّ الْکِتَابِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعت ادا فرمایا کرتے۔ اول رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے۔ دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں الحمد اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی دوسری میں الحمد اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں الحمد اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے۔

تشریح : امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں ان کے نزدیک حجت یہی حدیث پاک ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ زُبَیْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْیَامِیْ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ فِیْ وِتْرِہٖ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ فِی الثَّانِیَۃِ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فِی الثَّالِثَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَعْنِیْ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ فَھٰکَذَا فِیْ قِرَاءَۃِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَکْعَاتٍ یَقْرَأُ فِیْھَا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

حضرت ابوحنیفہ زبید بن الحارث الیامی سے وہ ابو عمر سے وہ عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے وتروں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھا کرتے۔ دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرتے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی پاک ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے دوسری میں قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا یعنی قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور یہی روایت ہے ابن مسعود کی اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ وتر میں پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے، دوسری میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ وتر کی تین رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے۔

تشریح : اس حدیث میں وتروں کی تین رکعتوں اور ہر رکعت والی پڑھی

جانے والی سورتوں کی سنت کو بیان کیا گیا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا فَصْلَ فِی الْوِتْرِ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ ابی نضرہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر میں کوئی جدائی نہیں۔

تشریح : معنی صاف ظاہر ہے کہ وتر لگاتار تین رکعتوں پر مشتمل ہیں۔ اگر الگ ایک رکعت ہوتی تو اس کو بیان کیا ہوتا یا لا فصل فی الوتر نہ کہا جاتا۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الْوِتْرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ سُخْطَۃٌ لِّلشَّیْطَانِ وَاَکْلُ السُّحُوْرِ مَرْضَاۃُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شروع رات کے وتر شیطان کو برافروختہ اور غصہ کرتے ہیں اور سحری کھانا خدائے رحمن کی رضامندی وخوشنودی کا سبب ہے۔

مشکل الفاظ : سخطۃ ۔غصہ ۔اکل السحور ۔سحری کا کھانا

تشریح : اوّل رات وتر پڑھنے سے شیطان کی امید خاک میں مل جاتی ہے اور اس کے غصہ کا سبب ہے۔ بعض دفعہ نمازی یہ سوچ کر وتر نہیں پڑھتا کہ تہجد کے ساتھ پڑھ لوں گا۔ اس صورت میں شیطان کو امید رہتی ہے کہ سحری کے وقت میں اسے اٹھنے نہ دوں گا۔ اور وتر نہ پڑھ سکے گا۔

اسی لئے مسئلہ یہ ہے کہ جس کو مکمل یقین ہو کہ میں تہجد کے لئے اٹھ جاؤں گا وہ

وتر کو چھوڑ دے ورنہ وتر عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھ لئے جائیں۔

دوسری چیز سحری کا کھانا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ سحری کھانے کی وجہ سے مومن کو روزہ رکھنے میں مدد مل جاتی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِیْ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیْ قَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ لِکَیْ یَکُوْنَ وَاسِعًا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَیُّ ذٰلِکَ اَخَذُوْا بِهٖ کَانَ صَوَابًا غَیْرَ اَنَّهٗ مَنْ طَمِعَ لِقِیَامِ اللَّیْلِ فَلْیَجْعَلْ وِتْرَهٗ فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَاِنَّ ذٰلِکَ اَفْضَلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِیْ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیْ اَنَّهُمَا قَالَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ اَحْیَانًا اَوَّلَ اللَّیْلِ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ لِیَکُوْنَ سَعَةً لِلْمُسْلِمِیْنَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے وہ ابن مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اول رات میں وتر پڑھی۔ وسط شب میں اور آخر شب بھی پڑھی تا کہ مسلمانوں کو عمل کرنے میں کشادگی نصیب ہو۔ اس میں سے جس پر بھی عمل کریں وہ ٹھیک ہے۔ البتہ جو بھروسہ رکھتا ہو رات کو اٹھنے پر اس کو چاہیے کہ وتر آخیر رات میں پڑھے کیونکہ یہ ہی افضل ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی وتر شروع شب میں ادا فرماتے کبھی درمیانی رات میں اور کبھی آخیر رات میں تا کہ مسلمانوں کو اس بارے میں کشادگی اور آزادی نصیب ہو کہ ان پر ہر سہ اوقات میں سے جس وقت میں چاہیں وتر ادا کریں تو موافق سنت ہوگا۔

تشریح: عمل رسول سے مسلمانوں کے لئے آسانی ہوگئی کہ رات کے جس حصے میں بھی وتر پڑھ لئے جائیں وہی سنت ہوگی۔

بَابُ ۶۹ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ سہو کے دو سجدوں کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی صَلٰوةً اَمَّا الظُّهْرَ وَاَمَّا الْعَصْرَ فَزَادَ اَوْنَقَصَ فَلَمَّا فَرَغَ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَهٗ لِحَدَثٍ فِی الصَّلٰوةِ اَمْ نَسِیْتَ قَالَ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا اَنْسَیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ ثُمَّ حَوَّلَ وَجْهَهٗ اِلَی الْقِبْلَةِ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَتَشَهَّدَ فِیْهِمَا ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور اس میں کچھ زیادتی ہوئی یا کچھ کمی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ حضرت نماز میں کوئی نئی بات ہوئی ہے یا حضور بھول گئے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ میں بھی بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو۔ لہذا جب بھول جایا کروں تو مجھ کو یاد دلایا کرو۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ قبلہ رخ کیا اور سہو کے دو سجدے کئے اور اس میں تشہد پڑھا۔ پھر دائیں بائیں سلام پھیرا۔

تشریح: اس واقعہ میں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ نماز کے بعد بات کی اور پھر سجدہ سہو بھی کر لیا اس کا جواب فقہاء کرام نے یہ دیا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نماز میں بات کرنا جائز تھا۔ دوسری یہ بات کہ کلام کرنا رسول اللہ ﷺ کا خاصا ہے کہ حضور ﷺ کا نماز میں بات کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ حدیث پاک سے جو مسئلہ ثابت ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ بھول چوک کی صورت میں سجدہ سہو سے اس کی تلافی ممکن ہے۔

بَابُ ٧٠ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ! سجدہ تلاوت کا بیان!

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِيَاضِ الْاَشْعَرِیْ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَجَدَ فِیْ صٓ

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ عیاض الاشعری سے وہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے سورۃ صٓ میں سجدہ کیا۔

تشریح : اس حدیث میں ایک مسئلہ تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ قرآن پاک کے مقامات سجدہ میں سجدہ کرنا ضروری ہے اور دوسری بات یہ کہ سورۃ صٓ میں آیت سجدہ ہے اور اس مقام پر سجدہ کرنا سرکار دو عالم کے عمل مبارک سے ثابت ہے۔

بَابُ ٧١ مَنْعِ الْكَلَامِ فِی الصَّلٰوةِ، نماز میں بات چیت کرنا منع ہے

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّیْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَخَطِ نِعْمَةِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ قَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا قَالَ فَلَمْ نَرُدَّ السَّلَامَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ يَوْمَئِذٍ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابو وائل سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک جب وہ حبشہ سے آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آپ نماز میں مصروف تھے حضور ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے حضرت ابن مسعود نے کہا پناہ مانگتا ہوں اللہ

اور اس کی نعمت کے غصہ سے نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ پناہ مانگنے کی کیا وجہ ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ نماز میں اللہ کی طرف توجہ اور اس کی طرف مشغولیت ہوتی ہے حضرت ابن مسعود کہتے ہیں پھر اس دن کے بعد ہم کسی کے سلام کا جواب نہ دیتے۔

مشکل الفاظ : لَمْ یَرُدَّ، نہیں جواب دیا۔ اِنْصَرَفَ ۔ اس نے منہ پھیرا۔ لَشُغْلًا، مشغولیت۔

تشریح : اس حدیث پاک سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ ابتداء میں نماز میں بات چیت کرنا جائز تھا بعد میں ممنوع ہو گیا نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ نماز اللہ کے ساتھ مشغولیت اور توجہ کا نام ہے کسی مخلوق سے بات جائز نہیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ اِلٰى جُنْبِهٖ وَجَانِبُ الثَّوْبِ وَاقِعٌ عَلَیَّ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ رات کو نماز ادا فرماتے اور میں سوئی ہوئی تھی آپ کے پہلو میں اور کپڑے کا ایک حصہ مجھ پر پڑا ہوتا تھا۔

مشکل الفاظ : نَائِمَةٌ ۔ سوئی ہوئی ۔ سونے والی، جُنْبِهٖ ،ان کا پہلو۔

تشریح : اس حدیث پاک میں بیان کیا گیا کہ حضرت عائشہ سرکار کے پہلو میں یعنی سامنے لیٹی ہوتی تو سرکار رات کو نماز پڑھتے تھے۔ جگہ ظاہر ہے تنگ تھی لہذا اس میں کوئی حرج نہ تھی۔

بَابُ ۷۲ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ

بھول کو ظاہر کرنے کیلئے نماز میں مردوں کو تسبیح اور عورتوں کو تصفیق کرنی چاہیے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سَنَّ فِی الصَّلٰوةِ اِذَا نَابَهُمْ فِیْهِ شَیْءٌ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں یہ طریقہ بتایا گیا کہ جب ان کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو مردوں کے لئے سبحان اللہ کہنا ہے اور عورتوں کیلئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔

مشکل الفاظ : اَلتَّصْفِیْقُ ۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔

تشریح : اگر امام نماز میں بھول جائے تو مردوں کو یاد آئے تو وہ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے ماریں تاکہ آواز بجے۔

بَابُ ۷۳ مَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةُ وَمَا لَا یَقْطَعُ

کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس چیز سے نہیں ٹوٹتی

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَمَّا یَقْطَعُ الصَّلٰوةُ فَقَالَتْ یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعَمُوْنَ اَنَّ الْحِمَارَ وَالْکَلْبَ وَالسِّنَّوْرَ یَقْطَعُوْنَ الصَّلٰوةَ قَرَنْتُمُوْنَا بِهِمْ اِدْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ وَاَنَا نَائِمَةٌ اِلٰی جَنْبِهٖ عَلَیْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهٗ عَلَیَّ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس چیز کے بارے میں

دریافت کیا جو نماز کو توڑ دیتی ہے۔ آپ نے کہا کہ اے اہل عراق تم یہ سمجھتے ہو کہ گدھا، کتا، بلی گذر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ گویا تم نے ہم عورتوں کو ان کے ساتھ ملا دیا

جہاں تک طاقت ہو گزرنے والے کو گزرنے سے روکو۔ نبی پاک ﷺ نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے پہلو میں سوئے ہوئے ہوتی تھی۔ آپ کے کپڑے کا ایک حصہ مجھ پر پڑا ہوتا تھا۔

مشکل الفاظ : قرنتمونا ۔ تم نے ہمیں ملا دیا۔ ادرا ۔ تو روک، مااستطعت ۔ جتنی تو طاقت رکھتا ہے۔

تشریح : اصل میں اہل عراق نے عورتوں کے حوالے سے پوچھا کہ کیا عورتوں کے سامنے گزرنے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے حالانکہ سرکار دوعالم نے فرمایا کہ گدھے، کتے اور بلی کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تو کیا تم لوگ ان چیزوں کے ساتھ ہمیں بھی شامل کرتے ہیں۔

عورتوں کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ میں رات کو سرکار کے سامنے سوئی ہوتی تو سرکار میرے سامنے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نماز کے آگے گزر ممنوع و ناجائز ہے۔

بَابُ ۷۴ صَلٰوةِ الْکُسُوْفِ
سورج گرہن کی نماز

حدیث ۱۶۶: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ

لَا تَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَاحْمَدُوْا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْهُ وَسَبِّحُوْهُ حَتّٰى يَنْجَلِىَ اَيُّهُمَا اِنْكَسَفَ ثُمَّ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کے دن سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس میں کسی کی موت کے سبب یا کسی کی پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب تم ان کو ایسا دیکھو تو نماز پڑھو اللہ کی حمد کرو، تکبیر کہو اور تسبیح پڑھو یہاں تک کہ ہر دو گرہن سے نکل جائیں پھر آپ ﷺ منبر سے اترے اور دو رکعت ادا فرمائی۔

مشکل الفاظ : اِنْكَسَفَ ۔ گرہن، يَنْجَلِىْ ، وہ روشن ہوتا ہے۔

تشریح: اس حدیث پاک سے سورج گرہن کی نماز کا ثبوت ہے۔ جب سورج کو گرہن لگ جائے یا چاند کو گرہن لگ جائے اور اوقات مکروہات نہ ہوں تو دو رکعت نماز صلوۃ کسوف وخسوف عام نماز کی طرح پڑھنا سنت ہے ان میں اذان و اقامت اور خطبہ نہیں ہے۔

حدیث۱۶۷ : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِىُّ ﷺ قِيَامًا طَوِيْلًا حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهٗ لَا يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ قَدْرَ قِيَامِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَانَ

قِيَامُهٗ قَدْرَ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ قَدْرَ قِيَامِهٖ ثُمَّ جَلَسَ فَكَانَ جُلُوْسُهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَدْرَ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ سَجَدَ قَدْرَ جُلُوْسِهٖ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ مِنْهَا بَكٰى فَاشْتَدَّ بُكَاؤُهٗ فَسَمِعْنَاهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلَمْ تَعِدْنِىْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ ثُمَّ جَلَسَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهٗ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اُدْنِيْتُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِ شَجَرِهَا فَعَلْتُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اُدْنِيْتُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَّقِىْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ سَارِقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِىْ رِوَايَةٍ سَارِقَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ يُعَذَّبُ بِالنَّارِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا عَبْدَبْنَ دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحُجَّاجِ بِمِحْجَنَةٍ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً اَدْمَاءَ حِمْيَرِيَّةً تُعَذَّبُ فِىْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَحَشَرَاتِهَا .

وَفِىْ رِوَايَةٍ : وَفِيْهِ لَقَدْ رَاَيْتُ عَبْدَبْنِ دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحُجَّاجِ بِمِحْجَنِهٖ فَكَانَ اِذَا خَفِىَ ذَهَبَ وَاِذَا رَاٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِىْ وَفِىْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا خَفِىَ لَهٗ شَىْءٌ ذَهَبَ بِهٖ وَاِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنَةٍ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کے انتقال کے دن سورج کو گرہن لگا ۔لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے حضور ﷺ

نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور اس قدر طویل قیام فرمایا کہ لوگوں نے خیال کیا کہ آپ رکوع نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے رکوع قیام کے برابر کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو آپ کا قیام رکوع کے برابر تھا۔ پھر سجدہ کیا قیام کے برابر پھر بیٹھے تو دو سجدوں کے درمیان پھر جب دوسری رکعت کے سجدہ میں گئے تو بہت زیادہ روئے۔ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا کہ تو ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک میں ان میں ہوں۔ پھر آپ بیٹھے اور تشہد پڑھا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے۔ اور ہماری طرف رخ فرما کر ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند گرہن اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے نا کہ کسی کی پیدائش سے ایسا ہوتا ہے لہٰذا نماز کی پابندی کرو اور بیشک میں نے خود کو دیکھا کہ مجھ کو جنت کے نزدیک کیا گیا حتی کہ اگر میں چاہتا تو اس کے درختوں کی کسی شاخ کو چھو کر لے سکتا تھا۔ اور مجھ کو دوزخ کے بھی نزدیک کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کی سوزش سے بچنا چاہا اور بیشک میں نے رسول اللہ کا چور دیکھا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ کے گھر کے چور کو جو دوزخ میں عذاب دیا جاتا تھا اور بیشک میں نے دیکھا اس میں عبد بن دعدع حاجیوں کے چور کو جو حاجیوں کے کپڑے وغیرہ چراتا تھا اپنی خمدار لکڑی سے اور بیشک میں نے دوزخ میں قبیلہ حمیر کی ایک سانولی عورت کو دیکھا جو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دی جارہی تھی جس کو اس نے باندھ کر رکھا تھا۔ نہ اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے۔

اور ایک روایت میں اسی جیسا ہے اور اس میں ہے کہ بے شک میں نے عبد بن دعدع کو اپنی خمدار لکڑی سے حاجیوں کی چوری کرنے والے کو دیکھا۔ اگر کسی نے نہ دیکھا تو لے اڑا اور اگر کسی کی نظر پڑ گئی تو کہا کہ میری خم دار لکڑی میں یہ الجھ گیا

اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی چیز کسی کی نظر سے اوجھل ہوتی تو لے جاتا اور جب دیکھ لی جاتی تو کہتا کہ یہ تو میری ٹیڑھی لکڑی میں الجھ گئی تھی۔

تشریح: اس حدیث میں سب سے پہلے سورج گرہن نماز کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے سرکار دو عالم نے بہت طویل نماز پڑھائی۔ دوسری بات یہ کہ جنت اور دوزخ کو سرکار کے قریب کر دیا گیا کہ آپ مدینہ طیبہ مصلی پر سے ہو کر ہر ایک چیز کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

باب ۷۵ صَلٰوۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ — نماز استخارہ کا بیان

حدیث ۱۶۸: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ نَاصِحٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

حضرت ابو حنیفہ ناصح سے وہ یحییٰ سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو استخارہ کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔

تشریح: استخارہ کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے کیا جاسکتا ہے کہ سرکار دو عالم نماز استخارہ اور دعائے استخارہ کی صحابہ کرام کو اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورت سکھائی جاتی ہے۔

دنیاوی امور کی انجام دہی سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے کہ فرمایا گیا کہ جو آدمی استخارہ کرتا ہے نامراد نہیں ہوتا۔

حدیث ۱۶۹: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ

عَبْدِاللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاَمْرِ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ خَیْرًا لِّیْ فِیْ مَعِیْشَتِیْ وَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنْ کَانَ غَیْرُہٗ فَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو قرآن کی سورت کی طرح استخارہ کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے۔ دو رکعت نماز غیر فرض پڑھے پھر کہے اے اللہ میں تیرے علم کے طفیل خیر کا طلب گار ہوں اور تیری قدرت کے صدقہ میں تجھ سے قدرت کا طلبگار ہوں۔ اور تیرے فضل کا میں خواستگار ہوں۔ کیونکہ تو جاننے والا اور میں بے طاقت ہوں تو چھپی باتوں سے خوب باخبر ہے اے میرے اللہ! اگر یہ کام میرے لئے بہتر ہے میری زندگی میں اور میرے کام کے نتیجہ میں تو تو اس کو میرے لئے آسان کردے اور اس میں میرے لئے برکت پیدا کر۔

اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اگر اس کے خلاف ہے تو میرے لئے بھلائی مقدر کر جہاں کہیں بھی وہ ہو پھر مجھ کو اس پر راضی رکھ۔

تشریح: اس حدیث میں استخارہ کا حکم اور استخارہ کی دعا کی تعلیم ہے اور وہ دعا جو استخارہ کی وقت کی جاتی ہے وہ سکھائی گئی ہے۔

دنیوی امور جن کے اچھے اور برے ہونے کے بارہ میں دل میں شک ہو مثلاً سفر، تعمیر مکان، تجارت، معاملات رشتہ وغیرہ تو ان کاموں کیلئے استخارہ کر لینا چاہیے۔

بَابُ ۷۶ صَلٰوۃِ الضُّحٰی چاشت کی نماز

حدیث ۱۷۰: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَضَعَ لَامَتَہٗ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ وَاحِدٍ فَصَلّٰی فِیْہِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ مُتَوَشِّحًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَامَتَہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِیَ بِہٖ فِیْ جَفْنَۃٍ فِیْھَا خُبْزُ الْعَجِیْنِ فَاسْتَتَرَ بِثَوْبٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ فَتَوَشَّحَ بِہٖ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَھِیَ الضُّحٰی ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ لَامَتَہٗ وَدَعَا بِمَاءٍ فَاُتِیَ بِہٖ فِیْ جَفْنَۃٍ فِیْھَا اَثَرُ عَجِیْنٍ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی اَرْبَعًا اَوْ رَکْعَتَیْنِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا۔

حضرت ابوحنیفہ حارث سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے فتح مکہ کے دن زرہ اتاری اور پانی منگا کر غسل فرمایا۔ پھر ایک کپڑا طلب فرمایا اور اس میں نماز پڑھی اور ایک روایت میں متوشحا کا لفظ زیادہ ہے یعنی متوشح کی صورت میں کہ ایک کپڑے کو ہر دو بغل سے نکال کر پیچھے گدی اس میں گرہ دے کر باندھ لیا جاتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فتح مکہ کے دن اپنی زرہ

اتاری پھر پانی طلب فرمایا تو لکڑی کے ایک بڑے کونڈے میں پانی پیش کیا گیا۔ جس میں گوندھا ہوا آٹا لگا ہوا تھا۔ آپ نے ایک کپڑے کی آڑ کی اور غسل فرمایا۔ پھر کپڑا طلب فرمایا اور توشح کیا۔ پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ ابوحنیفہ نے فرمایا کہ یہ چاشت کی نماز تھی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ فتح مکہ کے روز نبی پاک ﷺ نے زرہ اتاری اور پانی طلب فرمایا تو ایک بڑے پیالہ میں جس میں گوندھے ہوئے آٹے کے نشانات تھے پانی پیش کیا گیا آپ نے غسل فرمایا اور چار رکعت یا دو رکعت ایک کپڑے میں متوشح کی شکل کا باندھ کر نماز ادا فرمائی۔

تشریح: یہ دو نماز ادا کی گئی تھی ابوحنیفہ کے نزدیک چاشت کی نماز تھی۔

بَابُ ۷۷ الْاِعْتِکَافِ — اعتکاف کا بیان

حدیث ۱۷۱: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ قَامَ وَ نَامَ وَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ شَدَّ الْمِئْزَرَ وَاَحْیَی اللَّیْلَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ایک آدمی سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ راتوں کو جاگنا شروع کر دیتے اور کبھی سوتے اور جب آخری دس دن آتے تو کمر کس لیتے اور شب بیداری فرماتے۔

مشکل الفاظ: شَدَّ، آپ نے باندھ لیا۔ اَلْمِئْزَرُ، کمر

تشریح: رمضان المبارک شروع ہوتے ہی سرکار دو عالم عبادت میں پہلے سے زیادہ سرگرم ہو جاتے تھے اور خصوصاً آخری دس دن رات جاگ کر گزارتے تھے۔

بَابُ ۷۸ التَّھَجُّدِ — تہجد کا بیان

حدیث ۱۷۲: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ زِیَادٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْمُ عَامَّۃَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ فَقَالَ لَہٗ اَصْحَابُہٗ اَلَیْسَ قَدْ غَفَرَلَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے اکثر حصہ میں نماز کے لئے قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ (وجہ سے آپ کی اُمت کے) اگلے اور پچھلے گناہ نہیں بخشد یے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

تشریح: اس حدیث میں حضور ﷺ کی نماز تہجد پڑھنے کی کیفیت بیان کی گئی کہ اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوجھ جاتے تھے۔

صحابہ کرام عرض کرتے ہیں کہ الیس قد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تاخر جس کا ترجمہ مفسرین کی تفسیر کے مطابق یہ ہے کہ اے محبوب آپ کے صدقہ سے آپ کی امت کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے۔

تو سرکار فرماتے بے شک میں ہر طرح کے گناہوں سے پاک ہوں مگر اللہ کا اس نعمت عظمیٰ پر شکر تو ادا کر کے اللہ کا شکر گزار بندہ تو ہوں۔

حدیث ۱۷۳: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ صَلٰوۃَ النَّبِیِّ ﷺ بِاللَّیْلِ کَانَتْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً مِنْھُنَّ ثَلٰثُ رَکْعَاتِ الْوِتْرِ وَرَکْعَتَا الْفَجْرِ

حضرت ابوحنیفہ ابوجعفر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ کی

رات کی نماز میں تیرہ رکعتیں تھیں ان میں سے تین رکعات وتر کی اور دو رکعات سنت فجر کی شامل تھیں۔

تشریح: تہجد کی آٹھ رکعت سنت ہیں۔ تو رات کی نماز میں تہجد کی آٹھ رکعت اس میں تین رکعتیں وتروں کی شامل کر لی جائیں تو گیارہ رکعت ہو جائیں گی اور دو فجر کی سنتیں شامل کی جائیں تو کل تیرہ رکعتیں بنتی ہیں اور یہی بات حق ہے۔

بَابُ ۷۹ سُنَّةِ الْفَجْرِ — فجر کی سنتیں

حدیث ۱۷۴: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ مَا لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ قَطُّ وَاَقْرَبُ النَّاسِ مَجْلِسًا حُمْرَانَ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا حُمْرَانُ لَا اُرَاكَ تُوَاظِبُنَا اِلَّا وَاَنْتَ تُرِيْدُ لِنَفْسِكَ خَيْرًا فَقَالَ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اِمَّا اثْنَتَانِ فَاِنِّيْ اَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاَمَّا وَاحِدَةٌ فَاِنِّيْ اٰمُرُكَ بِهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِهَا قَالَ مَا هِيَ تِلْكَ الْخِصَالُ الثَّلٰثُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ لَا تَمُوْتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ بِهِ وَفَاءً وَلَا تُسَمِّعَنَّ مِنْ تِلَاوَةِ اٰيَةٍ فَاِنَّهُ يُسَمَّعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا سَمَّعْتَ بِهِ قِصَاصًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا وَاَمَّا الَّذِيْ اٰمُرُكَ بِهِ كَمَا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَكْعَتَا الْفَجْرِ فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّ فِيْهِمَا الرَّغَائِبُ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن الاقمر سے وہ حمران سے روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی کسی نے حضرت ابن عمر سے ملاقات کی تو حمران کو مجلس میں آپ سے قریب تر پایا۔ ایک دن حضرت ابن عمر نے کہا کہ اے حمران میں تجھ کو ہماری صحبت میں ہمیشہ و پیوستہ صرف اسی لئے دیکھتا ہوں کہ تو اپنے آپ کیلئے کسی بھلائی کا طلب گار ہے۔ انہوں نے کہا جی بے شک اے ابوعبدالرحمٰن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں

دو باتوں سے تجھ کو روکتا ہوں۔ اور ایک بات کا تجھے حکم دیتا ہوں کیونکہ میں نے نبی پاک ﷺ کو اس کا حکم دیتے ہوئے پایا۔ حمران نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن وہ تین خصلتیں کون کون سی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تو نہ مرے ایسے حال میں کہ تجھ پر قرض ہو۔ مگر اس قدر کہ اس کی ادائیگی کے لائق تو مال چھوڑ جائے۔ اور نہ پڑھ ایک آیت بھی سنانے کے لئے ورنہ قیامت کے دن تیری تشہیر کی جائے گی۔ جیسا کہ تو نے پڑھنے کو لوگوں کو سنایا یہ محض بدلے کے طور پر کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے۔

اب وہ چیز جس کا میں تجھ کو حکم دیتا ہوں جس طرح مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا۔ سنت فجر کی دو رکعتیں ہیں۔ پس نہ چھوڑ ان کو کیونکہ ان میں بہت اسباب رغبت ہیں۔

مشکل الفاظ: تُوَاظِبُنَا، تو ہمارے ساتھ ہمیشگی کرتا ہے۔ دَيْنٌ، قرض

تشریح: اس حدیث پاک میں تین چیزیں قابل ذکر ہیں۔

1: قرض: کہ یہ بندہ کا حق ہے قرض کی حالت میں مرنا عذاب کا باعث ہے انتہائی ضرورت کے وقت قرض لینے کی اجازت ہے مگر اس کا بھی دوسرے کو علم ہونا چاہیے تاکہ ترکہ میں سے قرض ادا کیا جا سکے۔

2: ریاکار: ریاکاری کی خاطر اگر قرآن پڑھا جائے گا تو قیامت میں تشہیر ہوگی کہ اس نے اس وجہ سے قرآن کی آیات پڑھی تھی۔

3: سنت فجر کی پابندی ہر حالت میں لازم قرار دی گئی ہے۔

حدیث ۱۷۵: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ عبید ابن عمیر سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کسی دوسرے نوافل کا اس قدر سختی سے اہتمام نہ فرماتے جس قدر سنت فجر کی دو رکعت کا۔

تشریح: اسی وجہ سے سنت فجر کو سنت مؤکدہ قریب الواجب کہا جاتا ہے حتی کہ فجر کی نماز کی جماعت کھڑی ہوگی تو تب بھی فجر کی سنتیں پہلے پڑھنے کا حکم ہے۔

حدیث ۱۷۶: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا فَسَمِعْتُهٗ یَقْرَأُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ.

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ کو چالیس دن یا ایک ماہ تک کہ آپ سنت فجر کی ہر دو رکعات میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے۔

تشریح: ان دو سورتوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھنے کی سنت کا ذکر دیگر احادیث میں آیا ہے۔

حدیث ۱۷۷: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ لَمْ یَبْرَحْ عَنْ مَكَانِهٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ تَبْیَضَّ

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ جابر ابن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے جگہ سے نہ ہٹتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا اور اس کی روشنی سفید ہو جاتی۔

مشکل الفاظ: لَمْ یَبْرَحْ ۔ نہ وہ ہٹا۔ تَبْیَضَّ ۔ وہ سفید ہوا۔

تشریح: فجر کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا حتی کہ سورج ایک نیزہ بلند ہو جائے سنت ہے اور اس کے بعد نماز اشراق پڑھی جائے۔

باب ۸۰ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِی الْمَسْجِدِ

جس نے مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھیں

حدیث ۱۷۸: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْعِشَاءِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ عَدَلْنَ مِثْلَهُنَّ مِنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز عشاء کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں تو وہ شب قدر کی اتنی ہی رکعت کے برابر تھیں۔

تشریح: نماز عشاء کے بعد چار رکعات نفل پڑھنے کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ جس نے نماز عشاء کے بعد چار رکعت ادا کیں گویا اس نے شب قدر میں نماز ادا کی۔

حدیث ۱۷۹: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ لَا یَفْصِلُ بَیْنَهُنَّ بِتَسْلِیْمٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَنْزِیْلِ السَّجْدَةِ وَفِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ حٰمٓ الدُّخَانِ وَفِی الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ یٰسٓ وَفِی الرَّكْعَةِ الْاَخِیْرَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ تَبَارَكَ الْمُلْكِ كُتِبَ لَهٗ كَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَ شُفِّعَ لَهٗ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ كُلُّهُمْ مِمَّنْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَاُجِیْرَ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد چار رکعت پڑھے جن کے اندر سلام نہ پھیرے۔ پہلی رکعت میں الحمد اور تنزیل پڑھے۔ دوسری میں الحمد اور حم الدخان، تیسری میں الحمد اور یٰس اور چوتھی میں الحمد اور تبارک الملک پڑھے تو اس کے لئے شب قدر میں قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور اس کی شفاعت اس کے ان تمام گھر والوں کے حق میں منظور کی جائے گی جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہے اور وہ خود عذاب قبر سے چھٹکارا پائے گا۔ یہ حدیث ابن عمر سے موقوف بھی مروی ہے۔

تشریح: حضرت عائشہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ جب بھی نماز عشاء ادا فرما کر میرے پاس تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعت ادا فرماتے۔

بَابُ ۸۱ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الظُّهْرِ

نماز ظہر کے بعد دو رکعت کا بیان

حدیث ۱۸۰: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ بَعْدَ الظُّهْرِ رَکْعَتَیْنِ.

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بعد نماز ظہر دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

تشریح: حضور ﷺ نے ان دو رکعات پر ہمیشگی فرمائی گویا۔ دونوں سنتوں کا شمار سنت مؤکدہ میں ہے۔

بَابُ ۸۲ الصَّلٰوۃِ فِی الْبُیُوْتِ — گھروں میں نفل نماز پڑھنا

حدیث ۱۸۱: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَجْعَلُوْهَا قُبُوْرًا.

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو۔ اور گھر کو قبرستان نہ بناؤ۔

تشریح: حضور ﷺ نے گھر کے اندر نفل نماز پڑھنے کی ترغیب دی ہے ایک بات یہ بھی ہے کہ تا کہ گھر میں ان کی برکت ہو اور گھر میں چھوٹے بچے دیکھ کر وہ بھی اس طرف راغب ہوں۔

بَابُ ۸۳ سُنَّةِ الرَّکْعَتَیْنِ فِی الْکَعْبَةِ

کعبہ میں دو رکعت سنت پڑھنا

حدیث ۱۸۲: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالًا اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْکَعْبَةِ وَکَمْ صَلّٰی قَالَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مِمَّا یَلِی الْعَمُوْدَیْنِ اللَّتَیْنِ تَلِیَانِ بَابَ الْکَعْبَةِ وَالْبَیْتُ اِذَا ذَاکَ عَلٰی سِتَّةِ عُمُدَةٍ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں کہاں اور کتنی رکعتیں پڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ دو رکعتیں ان دو ستونوں کے قریب جو دروازہ کے نزدیک ہیں اور اس وقت کعبہ کے چھ ستون تھے۔

تشریح: یہ فتح مکہ کے دن کا واقعہ ہے جب حضور ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ حضرات صحابہ کرام تھے دروازہ بند کر دیا گیا۔ حضرت

ابن عمر حضور ﷺ کے ساتھ نہ تھے اس وجہ سے انہوں نے دریافت کیا۔

حدیث ۱۸۳: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْکَعْبَةِ یَوْمَ دَخَلَهَا فَقَالَ صَلّٰی فِی الْکَعْبَةِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَقَالَ لَهٗ اَرِنِی الْمَکَانَ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ فَقَالَ فَبَعَثَ مَعَهٗ اِبْنَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ تَحْتَ الْاُسْطُوَانَةِ بِحِبَالِ الْجِذْعَةِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ فِی الْکَعْبَةِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قُلْتُ لَهٗ اَرِنِی الْمَکَانَ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ فَبَعَثَ مَعِیَ ابْنَهٗ فَاَرَانِی الْاُسْطُوَانَةَ الْوُسْطٰی تَحْتَ الْجِذْعَةِ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے معلوم کیا کہ نبی پاک ﷺ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو نماز کس جگہ اور کتنی رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا کہ آپ نے کعبہ میں چار رکعتیں ادا فرمائیں اس شخص نے کہا کہ ذرا مجھے وہ جگہ دکھائیں جہاں حضور ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادہ کو اس کے ساتھ کر دیا۔ پھر وہ بیچ کے ستون تک لے گئے جو کھجور کے تنے کے برابر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ نماز پڑھی۔ نبی پاک ﷺ نے کعبہ میں چار رکعات تو میں نے ایسے کہا کہ ذرا مجھ کو وہ جگہ دکھایئے جہاں حضور ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو انہوں نے اپنے صاحبزادہ کو میرے ساتھ کر دیا اور انہوں نے مجھ کو وہ بیچ والا ستون دکھایا جو تنا کھجور کے نیچے ہے۔

بَابٌ ۴۸ اَلْجَنَائِزِ ۱ جنازے کا بیان

حدیث ۱۸۴: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ

تَعَالَی الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ وَ اِثْنَانِ فَقَالَ ﷺ اَوِ اثْنَانِ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مرتا ہے کوئی مرنے والا ایسا کہ جس کے تین بچے مر گئے ہوں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرماتا ہے حضرت عمر نے کہا کہ اور دو حضور ﷺ نے فرمایا یا دو

تشریح: اس حدیث پاک میں اس آدمی کے بارے میں بتایا گیا کہ جس آدمی کے تین نابالغ یا دو نابالغ بچے فوت ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

حدیث ۱۸۵: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّکَ لَتَرٰی لَسِقْطَ مُحْبَنْطِئًا یُقَالُ لَهٗ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ لَهٗ لَا حَتّٰی یَدْخُلَ اَبَوَایَ

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ اہل الشام کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تو دیکھے گا حشر میں پیٹ سے گرے ہوئے بچہ کو کسی کی تلاش میں ہکا بکا۔ اس سے کہا جائے گا جا جنت میں چلا جا تو وہ کہے گا نہیں جب تک میرے ماں باپ جنت میں نہ جائیں۔

مشکل الفاظ: السقط ۔ گرا ہوا ۔ مُحْبَنطاً ، ہکا بکا ۔ حیران

تشریح: مومن کے نابالغ بچے یا پیٹ سے گرے ہوئے بچے معصوم ہونے کی وجہ سے جنت میں بھیجے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم اس وقت تک جنت میں نہیں جائیں گے جب تک ہمارے والدین بھی ہمارے ساتھ جنت میں نہ جائیں

الوداعی ان رسول الله ﷺ خرج فی جنازة فرای امرأة فامر بها فطردت فلم یکبر حتی لم یرها.

حضرت ابوحنیفہ وہ علی بن قمر سے وہ ابوعطیہ بن وداعی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ کے ساتھ تھے کہ ایک عورت اس جنازہ کے پیچھے آتی دکھائی دی۔ آپ نے حکم ارشاد فرمایا تو وہ نکال دی گئی۔ پھر جب وہ نظر سے اوجھل نہ ہوگئی آپ ﷺ نے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی۔

مشکل الفاظ: فطردت: اس کو نکال دیا گیا۔

تشریح: عورتوں کا جنازہ میں شامل ہونا ممنوع وناجائز ہے۔ اور نہ ہی نماز جنازہ میں شامل ہو سکتی ہیں۔

حدیث ۱۹۰: ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم عن غیری واحد ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه جمع اصحاب النبی ﷺ فسألهم عن التکبیر قال لهم انظروا اخر جنازة کبر علیها النبی ﷺ فوجدوه قد کبر اربعا حتی قبض قال عمر رضی الله عنه فکبروا اربعا

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو جمع کیا۔ اور نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ یاد کرو کہ آخری جنازہ جس پر نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھی اور تکبیریں کہیں کون سا تھا۔ (ناسخ ہوا) لہٰذا اصحاب نے ایسی مثال سوچ نکالی کہ آپ نے وفات تک چار تکبیریں ہی کہیں۔ تب حضرت عمر نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے جانے کا حکم دیا۔

مشکل الفاظ: انظروا تم دیکھو۔ فوجدوہ ، تو انہوں نے اس کو پایا۔ یا اس کو سمجھ لیا۔

تشریح: چاروں ائمہ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ نماز جنازہ میں تکبیریں ہیں کیونکہ صحابہ کرام کا اسی پر اتفاق تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں آخر وقت تک چار تکبیرات نماز جنازہ کی تھیں۔

حدیث ۱۹۱: ابوحنیفة عن شیبان عن یحیی عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان النبی ﷺ کان یقول اذا صلی علی المیت اللهم اغفر لحینا ومیتنا و شاهدنا و غائبنا وصغیرنا و کبیرنا وذکرنا وانثانا

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحیی سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جنازہ کی نماز پڑھتے تو کہتے۔ "اللهم اغفر لحینا ومیتنا و شاهدنا و غائبنا وصغیرنا و کبیرنا وذکرنا وانثانا" کہ اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں کی مغفرت فرمایا۔ ہمارے حاضرین اور غائبین کی اور ہمارے چھوٹوں کی اور بڑوں کی ہمارے مردوں کی اور عورتوں کی مغفرت فرما۔

تشریح: نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد جو دعا پڑھی جاتی ہے اس کو بیان کیا گیا بعض احادیث میں اس سے زیادہ الفاظ بھی مذکور ہیں۔

حدیث ۱۹۲: ابوحنیفة عن علقمة عن بن بریدة عن ابیه قال الحد للنبی ﷺ و اخذ من قبل القبلة ونصب علیه اللبن نصبا

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے لئے لحد تیار کی گئی اور آپ ﷺ قبلہ کی جانب اتارے گئے اور کچی اینٹیں آپ پر نصب کی گئیں۔

تشریح: قبر تیار کرنے میں جو سنت طریقہ ہے وہ لحد بنانا ہے امام ابوحنیفہ کے

نزدیک شق سے لحد افضل ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ حضور ﷺ کے لئے لحد تیار کی گئی اس وجہ سے لحد افضل ہے۔ مگر جس علاقہ میں زمین میں لحد نہ بنائی جاسکے یا مٹی کچی ہو تو وہاں قبر شق کی صورت میں بنانا بھی سنت کے مطابق ہے۔

باب۸۵: السُّؤَالِ فِی الْقَبْرِ قبر میں سوال و جواب!

حدیث۱۹۳: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ اَتَاہُ الْمَلَکُ فَاَجْلَسَهٗ فَقَالَ مَنْ رَّبُّکَ فَقَالَ اللّٰهُ وَمَنْ نَبِیُّکَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَمَا دِیْنُکَ قَالَ الْاِسْلَامُ: قَالَ فَیُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَیُرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَاِذَا کَانَ کَافِرًا اَجْلَسَهُ الْمَلَکُ فَقَالَ مَنْ رَّبُّکَ فَقَالَ هَاہْ لَا اَدْرِیْ کَالْمُضِلِّ شَیْئًا فَیَقُوْلُ مَنْ نَبِیُّکَ فَیَقُوْلُ هَاہْ لَا اَدْرِیْ وَالْمُضِلِّ شَیْئًا فَیَقَالُ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ هَاہْ لَا اَدْرِیْ کَالْمُضِلِّ شَیْئًا فَیُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُہٗ وَیُرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ فَیَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً یَسْمَعُهٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ

حضرت ابو حنیفہ علقمہ سے وہ ایک شخص سے وہ سعد بن عبادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت مومن اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسکے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس کو بٹھاتا ہے پھر وہ اس سے کہتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے اللہ، فرشتہ پوچھتا ہے تیرا نبی کون ہے مومن کہتا ہے محمد ﷺ پھر سوال کرتا ہے تیرا دین کیا ہے مومن کہتا ہے اسلام، پھر آپ ﷺ نے

فرمایا کہ پھر اس کی قبر کشادہ اور فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کو اسکی جنت کی جگہ دکھائی جاتی ہے اور جب مردہ کافر ہوتا ہے تو فرشتہ اس کو بٹھاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے کہ ایک بھولے ہوئے آدمی کی طرح کہ افسوس میں نہیں جانتا۔

پھر فرشتہ پوچھتا ہے تیرا نبی کون ہے وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا۔ پھر تیسری بار فرشتہ اس سے سوال کرتا ہے تیرا دین کیا۔ وہ کافر اسی حیرانگی میں کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا اس کے بعد اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے اور دوزخ میں اس کا مقام اس کو دکھا دیا جاتا ہے اور فرشتہ اس پر ایک ایسی ضرب لگاتا ہے کہ جس کی آواز سوائے جن و انس کے ہر شے سنتی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط قول سے ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت کی زندگی میں اور اللہ ظالم لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

مشکل الفاظ: فَاَجْلَسَهٗ، تو وہ اس کو بٹھاتا ہے۔

تشریح: قبر میں سب سے پہلے سوالات اور کامیابی اور ناکامی کی صورت حال کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ مومن کو جنت میں ٹھکانا دکھایا جائے گا اور غیر مومن کو جہنم میں ٹھکانا دکھایا جائے گا۔

حدیث۱۹۴: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْقَبْرِ ثَلٰثٌ سُؤَالٌ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَ دَرَجَاتٍ فِی الْجِنَانِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ رَاْسِکَ

حضرت ابو حنیفہ اسماعیل سے وہ ابو صالح سے وہ ام ھانی سے وہ نبی پاک ﷺ

سے روایت کرتی ہیں کہ قبر میں تین چیزیں پیش آنے والی ہیں۔ ایک اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں سوال، دوسری درجات جنت (کا مومن کے سامنے پیش کیا جانا اور تیسری چیز) قرآن کا سر کے نزدیک پڑھنا۔

حدیث۱۹۵: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ جَنَازَةٍ فَاَتٰی قَبْرَ اُمِّهٖ فَجَاءَ وَهُوَ یَبْکِیْ اَشَدَّ الْبُکَاءِ حَتّٰی کَادَتْ نَفْسُهٗ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّ مُحَمَّدٍ فَاَذِنَ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِی الشَّفَاعَةِ فَاَبٰی عَلَیَّ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ ﷺ رَبَّهٗ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَاَذِنَ لَهٗ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّی انْتَهَوْا اِلٰی قَرِیْبٍ مِّنَ الْقَبْرِ فَمَکَثَ الْمُسْلِمُوْنَ وَمَضَی النَّبِیُّ ﷺ فَمَکَثَ طَوِیْلًا ثُمَّ اشْتَدَّ بُکَاؤُهٗ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ لَا یَسْکُنُ فَاَقْبَلَ وَهُوَ یَبْکِیْ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا اَبْکَاکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ. قَالَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّیْ فَاَذِنَ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِی الشَّفَاعَةِ فَاَبٰی فَبَکَیْتُ رَحْمَةً لَهَا وَبَکَی الْمُسْلِمُوْنَ رَحْمَةً لِلنَّبِیِّ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ کے ساتھ نکلے۔ آپ ﷺ اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لائے اور ایسا پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا کہ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب روح پاک جسم اطہر سے پرواز کر جائے گی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ اس قدر کیوں روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ

کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھ کو اجازت ملی پھر میں نے شفاعت کی اجازت طلب کی تو نامنظور کر دی گئی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اجازت مل گئی تو آپ تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ مسلمان تھے۔ یہاں تک کہ قبر کے قریب پہنچے تو صحابہ تو ٹھہر گئے اور نبی کریم ﷺ قبر تک تشریف لے گئے اور قبر پر بہت دیر تک ٹھہرے رہے۔ پھر آپ نے شدت سے رونا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کا رونا نہیں رکے گا۔ پھر ہماری طرف روتے ہوئے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کو کس چیز نے اتنا زیادہ رلایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھ کو اجازت مل گئی اور میں نے شفاعت کی اجازت طلب کی تو منظور نہ ہوئی لہٰذا مجھ کو ان کی محبت نے اتنا رلایا تو اور مسلمان آپ ﷺ پر شفقت کرتے ہوئے رو پڑے۔

تشریح: حضور ﷺ کے والدین کے اسلام کے بارے میں مسئلہ اختلافی ہے۔ متقدمین علماء اس کے قائل نہیں ہیں اور متاخرین علماء کرام والدین کے اسلام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے والدین شرک کی نجاست سے پاک ہیں کیونکہ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ میں پاک صلبوں سے پاک رحموں سے منتقل ہوتا رہا ہوں۔

باب۸۶: زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ وَالسَّلَامِ عَلٰی اَهْلِهَا

قبروں کی زیارت اور مُردوں پر سلام کرنیکا بیان

حدیث۱۹۶: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَحَمَّادٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ

اَلْقُبُوْرَ اَنْ تَزُوْرُوْهَا فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا

حضرت ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد وحماد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ان دونوں نے اسے عبداللہ بن بریدہ سے بیان کیا کہ وہ اپنے باپ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پہلے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ مگر اب تم قبروں کی زیارت کرو لیکن بُرا کلمہ زبان پر نہ لانا۔

مشکل الفاظ: کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ، میں تم کو روکتا تھا۔ لاتقولو هجراً۔ بُرا کلمہ زبان پر نہ لانا۔

تشریح: ابتدائے اسلام میں جب کہ شرک کا خطرہ تھا اس وقت قبروں کی زیارت سے منع کیا گیا تھا مگر بعد میں یہ ممانعت ختم کر دی گئی بلکہ فرمایا کہ قبروں پر جایا کرو اس سے موت کی یاد آتی ہے اور دنیاوی لذتوں کو ختم کرنے والی ہے۔

حدیث۱۸۷: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ اِلَی الْمَقَابِرِ قَالَ السَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تو فرماتے السَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ کہ اے قبروں میں رہنے والے مسلمانو! سلامتی ہو تم پر ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

تشریح: قبرستان پر جانے کا طریقہ یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے۔

کتاب الزکوٰۃ — زکوٰۃ کا بیان

باب الرِّکَازِ — رکاز کا حکم

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرِّکَازُ مَا رَکَزَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْمَعَادِنِ الَّذِیْ یَنْبُتُ فِی الْاَرْضِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکاز وہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے کانوں میں گاڑا ہے اور جو پیدا ہوتی ہے زمین میں۔

مشکل الفاظ: الرکاز۔ خزانہ، کانوں میں پیدا ہونے والی چیز۔
المعادنُ معدنیات، ینبت، وہ اگاتی ہے۔

تشریح: زمین سے نکالا جانے والا مال تین قسم کا ہے، کنز، معدن، رکاز۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زمین سے حاصل ہونے والی معدنیات، سونا چاندی وغیرہ میں پانچواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر بیت المال میں جمع کرنا ضروری ہے۔

باب۸۸: کُلِّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ — ہر بھلائی کا کام صدقہ ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کُلُّ مَعْرُوْفٍ فَعَلَهٗ اِلٰی غَنِیٍّ وَ فَقِیْرٍ صَدَقَةٌ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ بھلائی جو تم کسی غنی یا فقیر سے وہ صدقہ ہے۔

مشکل الفاظ: معروف۔ بھلائی۔ فقیر۔ فقیر

تشریح : مسلمان جو خود اپنے نفس پر صرف کرے یا اپنے گھر والوں پر یا اس سے اپنی عزت بچائے تو وہ صدقہ میں لکھ دیا جاتا ہے۔

باب۸۹: کَوْنُ الصَّدَقَةِ هَدِيَّةً لِلْغَيْرِ

فقیر صدقہ کا مال دوسرے کو ہدیہ کے طور پر دے سکتا ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ بِلَحْمٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بریرہ کو گوشت بطور صدقہ دیا گیا۔ نبی پاک ﷺ نے اس کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ گوشت اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

مشکل الفاظ : تصدق۔ صدقہ دیا گیا۔ ھدیة۔ ہدیہ تحفہ

تشریح : اس کلام کا مقصد یہ ہے کہ مختلف حیثیات سے چیز کے تبادلہ سے حکم بدل جایا کرتا ہے مثلاً اگر ایک غریب کو صدقہ دیا گیا تو وہ صدقہ قبول کرنے کے بعد کسی امیر کو دے گا تو وہ بطور ہدیہ جائز ہوگا۔

كِتَابُ الصَّوْمِ — روزہ کا بیان

باب۹۰: فَضِيْلَةِ الصَّوْمِ — روزے کی فضیلت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامُ فَهُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ

حضرت ابو حنیفہ عطاء سے وہ ابو صالح الزیات سے وہ ابوھریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب عمل یا کام انسان کے اس کے واسطے ہیں۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

تشریح : تمام کے تمام اعمال صالحہ اللہ کے ہی واسطے ہیں مگر روزے کو خصوصیت اس وجہ سے حاصل ہے کہ باقی اعمال میں ریا کاری وغیرہ کا شبہ ہو سکتا ہے مگر روزہ کے اندر ریا کاری نہیں ہے روزہ کا علم بندہ اور اللہ کو ہی ہوتا ہے۔ اور اسی وجہ سے فرمایا کہ اس کی جزا میں خود دوں گا مطلب یہ ہے کہ ہر نیک عمل کی جزا دس گنا سے سات سو گنا تک ہے مگر روزہ کی جزا میں جتنی چاہوں گا دوں گا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِىْ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ جَاعَ يَوْمًا فَاجْتَنَبَ الْمَحَارِمَ وَلَمْ يَاْكُلْ مَالَ الْمُسْلِمِيْنَ بَاطِلًا اِلَّا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی مومن بھوکا رہے دن بھر اور حرام کام سے بچتا رہے اور ناجائز طریقہ سے مسلمانوں کا مال نہ کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں

میں سے کھلائے گا۔

مشکل الفاظ : جاع ، بھوکا۔ المحارم، حرام، حرام کردہ اشیاء۔
باطلاً، باطل طریقہ ، ناجائز طریقہ۔

تشریح : اس حدیث میں عام بھوک کی فضیلت بیان کی گئی اور اس حالت میں کسی کا مال حرام طریقے سے استعمال نہ کرے تو اللہ اس کو جنت کے پھلوں میں سے رزق عطا فرمائے گا تو پھر خود اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو آدمی روزہ میں بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ روزہ جو بھوک اور پیاس کا مجسمہ ہے تو پھر روزہ دار کی بھوک کی فضیلت کا عالم کیا ہوگا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حُمَیْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مُرْ قَوْمَکَ فَلْیَصُوْمُوْا هٰذَا الْیَوْمَ قَالَ اِنَّهُمْ طَعِمُوْا قَالَ وَاِنْ کَانُوْا قَدْ طَعِمُوْا ۔

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن اپنے اصحاب میں سے ایک صاحب سے فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ آج روزہ رکھیں۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ لوگ کھانا کھا چکے ہوں گے۔ تو آپ نے فرمایا اگرچہ وہ کھانا کھا چکے ہوں۔

تشریح : یہ حکم رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے تھا۔ یوم عاشورا کی عظمت اور اہمیت کو اس طرح بیان کیا کہ اس کو لازماً روزہ رکھو۔ جن لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا علم نہیں تھا ان کے باقی دن روزہ کی حالت میں رہنے کا حکم دیا تا کہ اس دن کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور آئندہ باقاعدہ روزہ کا اہتمام کریں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ مُوْسَی ابْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَکِیَّةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْنَبٍ فَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَاَکَلُوْا وَقَالَ لِلَّذِیْ جَاءَ بِهَا مَالَکَ لَا تَاْکُلُ مِنْهَا قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُکَ قَالَ تَطَوُّعٌ قَالَ فَهَلَّا الْبِیْضَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے وہ ابن حوتکیہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خرگوش (کا گوشت) پیش کیا گیا۔ آپ نے اصحاب کو حکم دیا کہ کھاؤ۔ انہوں نے کھانا شروع کیا حضور ﷺ نے لانے والے سے فرمایا کہ تم کیوں نہیں کھاتے۔ انہوں نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیسا روزہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نفلی روزہ۔ آپ نے فرمایا کہ ایام بیض کے روزہ کیوں نہیں رکھتے۔

تشریح : اس حدیث پاک میں خرگوش کے گوشت کا ذکر ہے بعض لوگ خرگوش کے گوشت کو حرام کہتے ہیں اگر ایسی بات ہوتی تو حضور صحابہ کرام کو کھانے کا حکم ارشاد نہ فرماتے۔ خود نہ کھانے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔

دوسری بات یہ کہ نفلی روزوں میں ایام بیض یعنی چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے اگر رکھ لئے جائیں تو نفلی روزہ کے طور پر یہی کافی ہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ یُؤَذِّنُ وَقَدْ حَلَّتِ الصَّلٰوةُ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں۔ تو کھاتے پیتے رہو۔ جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں۔ کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔

تشریح: اس سے پتہ چلتا ہے کہ سحری کا وقت اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب صبح صادق ہوتی ہے اور اذان فجر صبح صادق کے وقت دی جاتی ہے اور سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اذان دینے میں غلطی بھی ہو سکتی تھی اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تہجد کے لئے اذان دیا کرتے تھے

باب ۹۱: فَسْخُ الْاَفْطَارِ بِالْحِجَامَةِ

پچھنے لگوانے سے روزہ ٹوٹ جانے کا حکم منسوخ ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی السَّوَّارِ وَیُقَالُ لَهٗ اَبُو السَّوْرَآءِ وَهُوَ السُّلَمِیُّ عَنِ ابْنِ حَاضِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِحْتَجَمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَلَوْ كَانَ خَبِیْثًا مَا اَعْطَاهُ

حضرت ابوحنیفہ ابوالسوار سے جنہیں ابوسوراء کہا جاتا تھا اور وہ سلمی سے وہ ابن حاضر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں مقام قاحہ میں پچھنے لگوائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے مقام قاحہ میں آپ محرم تھے اور روزے میں تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔ لہٰذا اگر یہ مزدوری حرام ہوتی تو آپ اس کو نہ دیتے۔

مشکل الفاظ: احتجم۔ آپ نے پچھنے لگوائے الحجام، پچھنے لگانے والے

تشریح: اس حدیث میں دو چیزوں کا ذکر ہے۔

ایک یہ کہ روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور روزہ پر کوئی فرق نہیں آتا۔

دوسری چیز یہ کہ حجام کی اجرت کا مسئلہ ہے۔ اگر حرام ہوتی تو پھر حضور ﷺ اس حجام کو مزدوری نہ دیتے بعض احادیث نے اس کو مکروہ وغیرہ کہا ہے تو اس پر شارحین حدیث کہتے ہیں کہ وہ حکم منسوخ ہو گیا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ ﷺ بَعْدَ مَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

حضرت ابوحنیفہ ابوسفیان سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے پچھنے لگوائے اس فرمان کے بعد کہ آپ نے فرمایا کہ پچھنے لگوانے اور لگانے والے کا روزہ جاتا رہا۔

تشریح: یہ ممانعت اوپر والی حدیث سے منسوخ ہوئی۔ اور دوسری بات یہ کہ اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ پچھنا لگانے کی وجہ سے اس کا روزہ جاتا ہے۔ ممکن ہے روزہ ٹوٹنے کی کوئی اور وجہ ہو۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَمْ یَذْكُرْ اَنَسًا

حضرت ابوحنیفہ زہری سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور آپ کا روزہ تھا۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوحنیفہ نے کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے جبکہ آپ کا روزہ تھا۔ اس سند میں حضرت انس کا ذکر نہیں کیا۔

تشریح: اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پچھنے لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہ عمل جائز ہے۔

باب ۹۲: اَلْاِصْبَاحُ جُنُبًا فِی الصَّوْمِ

جنابت کی حالت میں روزہ دار کا صبح کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ یُصْبِحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یُتِمُّ صَوْمَهٗ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطاء سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے، بغیر احتلام کے پھر اپنا روزہ مکمل فرماتے

مشکل الفاظ: جنباً۔ جنابت کی حالت۔ غیر احتلام، بغیر احتلام کے۔

تشریح: پہلی تو بات یہ کہ انبیاء کرام احتلام سے پاک ہوتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی حالت جنابت میں صبح ہونا صرف امت کی آسانی کے لئے ہے تا کہ مجبوری کی صورت میں امت مشکل میں نہ پڑ جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جنابت کی حالت میں سحری کھائی اور بعد میں غسل کیا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ اِلٰی صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ مَاءً مِنْ غُسْلِ جَنَابَةٍ وَجِمَاعٍ ثُمَّ یَظَلُّ صَائِمًا۔

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابن ابی سلیمان سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہوتے غسل جنابت اور جماع کے سبب سے پھر آپ روزے کی حالت میں دن گزارتے۔

مشکل الفاظ: یظل۔ دن گزارتے۔ صائماً، روزہ کی حالت میں۔

تشریح: اس حدیث میں اس کا بیان ہے کہ حضور ﷺ رات کو ازواج سے جماع کرتے اور سحری سے پہلے غسل نہ کرتے بلکہ جب نماز فجر کے لئے تشریف لاتے تو آپ کے مبارک سر سے پانی کے قطرات گر رہے ہوتے تھے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ سحری کے بعد غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باب ۹۳: قُبْلَةُ الصَّائِمِ — روزہ دار کیلئے بوسہ لینا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ اِلَی الْفَجْرِ وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ وَیَظَلُّ صَائِمًا وَبِاِسْنَادِهٖ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُقَبِّلُ نِسَاءَهٗ فِیْ رَمَضَانَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر آپ روزہ دار رہتے۔

اور اسی سند سے ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج کا رمضان میں بوسہ لیتے۔

تشریح: روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر جواں

آدمی کیلئے علماء کرام نے مکروہ لکھا ہے کہ اس سے جماع میں مشغول ہونے کا خوف ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصِيْبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ صَائِمٌ يَعْنِيْ الْقُبْلَةَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ عامر الشعبی سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں آپ کے چہرہ کو لیتے یعنی بوسہ دیتے تھے۔

تشریح: حضور ﷺ روزہ کی حالت میں ازواج کو بوسہ دیتے تھے چونکہ حضور ﷺ کو اپنے نفس پر قابو تھا علماء کرام نے لکھا ہے کہ وہ شخص جس کو اپنے نفس پر قابو نہ ہو اس کے لئے اپنی بیوی کو بوسہ دینا جائز نہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ بوسہ دیتے تھے جب کہ آپ روزہ سے ہوتے

تشریح: یہ حدیث بھی روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کو پیار دینے کی اباحت کو بیان کر رہی ہے۔

باب ۹۰: رُخْصَةُ الْاِفْطَارِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ ابْنِ حَبِيْبٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا فَشَكَا

النَّاسُ اِلَيْهِ الْجُهْدَ فَاَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ابن حبیب الصیرفی سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کی تین تاریخ مدینہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کیا۔ اور آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ آپ مقام قدید پر پہنچے۔ لوگوں نے آپ سے تکلیف کی شکایت کی تو آپ نے افطار فرمایا پھر آپ نے روزہ چھوڑے رکھا۔ یہاں تک کہ آپ مکہ پہنچ گئے۔

تشریح: سفر کی حالت میں آدمی کو اختیار حاصل ہے چاہے روزہ رکھے چاہے نہ رکھے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر آدمی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ يُرِيْدُ مَكَّةَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَشَكَا النَّاسُ اِلَيْهِ الْجُهْدَ فَاَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ يُرِيْدُ مَكَّةَ فَصَامَ وَصَامَ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ شَكَا بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجُهْدَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْطَرَ وَاَفْطَرَ الْمُسْلِمُوْنَ

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے رمضان میں مکہ کی طرف سفر کیا تو آپ نے روزہ رکھا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب رمضان میں سفر پر نکلے تو آپ نے روزہ رکھا۔ یہاں تک کہ آپ بعض راستہ پر پہنچے لوگوں نے تکلیف کی شکایت کی تو آپ نے افطار کیا اور مکہ تک افطار ہی میں رہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سفر کیا مکہ کا ارادہ کرتے ہوئے۔ تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا۔

یہاں تک کہ آپ جب کسی راستہ پر پہنچے تو بعض مسلمانوں نے تکلیف کی شکایت کی تو آپ نے پانی طلب فرمایا اور افطار فرمایا اور مسلمانوں نے افطار کیا۔

تشریح: یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔ سفر کے دوران جب بعض صحابہ کرام کو سفر کی صعوبت روزہ کی وجہ سے محسوس ہوئی۔ حضور ﷺ نے خود روزہ رکھا ہوا تھا۔ اب صحابہ کرام ایسا نہ کر سکتے تھے کہ حضور ﷺ نے روزہ رکھا ہو اور صحابہ کرام روزہ افطار کر دیں۔ ان کے لئے یہ ناگوار تھا۔ تو آقائے دوجہاں نے ان کی سہولت اور آسانی کے لئے روزہ افطار فرما دیا۔

باب ۹۵: النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الصَّمْتِ وَعَنْ صَوْمِ الْوَصَالِ

پے در پے روزے رکھنے اور خاموشی کا روزہ رکھنے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ الْوِصَالِ وَصَوْمِ الصَّمْتِ

حضرت ابوحنیفہ عدی سے وہ ابی حازم سے وہ ابی الشعثاء سے روایت کرتے ہیں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے لگاتار روزہ رکھنے اور خاموشی کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

تشریح: صوم وصال یعنی لگاتار روزہ یہ ہے کہ انسان پے در پے روزہ رکھے اور رات کو بھی کچھ نہ کھائے۔ اور خاموشی کا روزہ یہ ہے کہ انسان دن بھر بات چیت نہ کرے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الصَّمْتِ وَصَوْمِ الْوِصَالِ

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحیٰی سے وہ مہاجر سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صوم صمت یعنی خاموشی کا روزہ اور صوم وصال یعنی مسلسل روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

باب ۹۶: اَلنَّهْيُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق اور شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ قزعہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق کے تین دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اسی سند سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے اس روزہ سے بھی منع فرمایا کہ جس دن شک کیا جائے۔

تشریح: ایام تشریق سے مراد ماہ ذی الحجہ کی بارھویں، تیرھویں اور چودھویں تاریخ ہے۔ اور یوم شک سے مراد ۲۹ شعبان ابر وغبار کی وجہ سے چاند نظر آنے کی

صورت میں شک ہو کہ یہ رات یکم رمضان کی ہے یا تیس شعبان کی تو آئندہ دن چونکہ شک کا دن ہے تو اس میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

باب۹۷: اَلْاِعْتِكَافُ وَالْاِیْفَاءُ بِنَذْرِہٖ

اعتکاف کرنا اور اپنی منت پوری کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ.

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے رویت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے جاہلیت کے دنوں میں مسجد الحرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی جب میں اسلام لایا تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

مشکل الفاظ: نذرت، میں نے منت مانی۔ اوف، تو پورا کر۔

تشریح: اس سے ثابت ہوا کہ نذر کا پورا کرنا ہر حال میں ضروری ہے کہ اسلام سے قبل ہو یا بعد شرط یہ کہ وہ نذر و منت خلاف شریعت امور پر مبنی نہ ہو۔

كِتَابُ الْحَجِّ — حج کا باب

باب۹۸ اَلتَّعْجِیْلُ فِی الْحَجِّ — حج میں جلدی کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ.

حضرت ابوحنیفہ عطیہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ جو آدمی حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جلدی کرے۔

باب۹۹ مَغْفِرَةُ الْحَاجِّ — حاجی کی مغفرت ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْحَاجُّ مَغْفُوْرٌ لَهٗ وَلِمَنْ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلٰی انْسِلَاخِ الْمُحَرَّمِ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے اور حضرت علقمہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حاجی بخشا ہوا ہوتا ہے اور وہ بھی جس کیلئے حاجی دعا کرے احرام اتارنے تک۔

مشکل الفاظ: انسلاخ، اتارنا، انتہا کو پہنچنا۔

تشریح: حاجی کی مقبولیت کا عالم یہ ہوتا ہے کہ وہ حج کی وجہ سے بخشا جاتا ہے حتی کہ وہ جس کی بخشش کی دعا کرے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔

باب ۱۰۰ اَلْحَجُّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ

حج زور سے لبیک کہنے اور قربانی کا نام ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَاَمَّا الْعَجُّ فَالْعَجِیْجُ

اَمَّا الثَّجُّ فَثَجُّ الْبُدْنِ قَالَ فَثَجُّ الدَّمِ و فِی روایۃ فَاَمَّا الثَّجُّ فَنَحْرُ الْھَدْیِ

حضرت ابوحنیفہ قیس سے وہ طارق سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ افضل حج عج اور ثج ہیں بہر حال عج تو تلبیہ بلند آواز سے کہنا ہے اور ثج جانور کی قربانی کا خون بہانا ہے۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ ثج جانور کی قربانی یعنی اس کا ذبح کرنا ہے۔

مشکل الفاظ: العج، بلند آواز سے تلبیہ کہنا۔ الثج، قربانی کرنا۔

تشریح: بلند آواز سے تلبیہ اپنی حاضری کا اقرار کرنا ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنا بھی اس فضیلت کا حامل ہے۔ دوسری چیز حج میں قربانی کہ اللہ کی راہ میں جان پیش کرنا ہے۔

باب ۱۰۱ مَوَاقِیْتُ الْحَجِّ احرام باندھنے کی جگہیں!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ یَحْیٰی اَنَّ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَامَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ اَیْنَ الْمُھَلُّ قَالَ یُھِلُّ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَ یُھِلُّ اَھْلُ الْعِرَاقِ مِنَ الْعَقِیْقِ وَ یُھِلُّ اَھْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَۃِ وَ یُھِلُّ اَھْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ

حضرت ابوحنیفہ یحیی سے کہتے ہیں کہ نافع نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ احرام باندھنے کی جگہ کونسی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل عراق عقیق سے، اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں

تشریح: ان مقامات سے احرام باندھے بغیر آگے بڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر ان سے آگے جا کر احرام باندھے گا تو دم لازم آئے گا ہاں اگر آگے بڑھنے کے بعد دوبارہ میقات پر آ کر احرام باندھ لے تو اس پر دم لازم نہیں آئے گا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْکُمُ الْحَجَّ فَلَا یُحْرِمَنَّ اِلَّا مِنْ مِیْقَاتٍ وَالْمَوَاقِیْتُ الَّتِیْ وَقَّتَھَا نَبِیُّکُمْ ﷺ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَمَنْ مَرَّبِھَا مِنْ غَیْرِ اَھْلِھَا ذُوالْحُلَیْفَۃِ وَلِاَھْلِ الشَّامِ وَ مَنْ مَرَّبِھَا الْجُحْفَۃُ وَلِاَھْلِ نَجْدٍ وَمَنْ مَرَّبِھَا مِنْ غَیْرِ اَھْلِھَا قَرْنٌ وَلِاَھْلِ الْیَمَنِ وَمَنْ مَرَّبِھَا مِنْ غَیْرِ اَھْلِھَا یَلَمْلَمُ وَ لِاَھْلِ الْعِرَاقِ وَلِسَائِرِ النَّاسِ ذَاتُ عِرْقٍ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی تعالی عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا فرمایا کہ جو تم میں سے حج کا ارادہ کرے تو وہ میقات کے علاوہ احرام نہ باندھے۔ جنکو تمہارے نبی پاک ﷺ نے مقرر فرما دیا۔ یعنی اہل مدینہ اور ان کیلئے جو اس راستے سے جائیں۔ ذوالحلیفہ ہے۔ اہل شام اور اس کیلئے جو شام کے راستے سے جائیں جحفہ ہے۔ اہل نجد اور جو اس راستے سے جائیں قرن ہے۔ اور اہل یمن اور ان کے لئے جو یمن کے راستے سے جائیں یلملم ہے اور اہل عراق اور تمام لوگوں کے لئے ذات عرق ہے۔

باب ۱۰۲ مَایَلْبَسُ الْمُحْرِمُ محرم کا لباس ہو!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا ذَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ قَالَ لَا یَلْبَسُ

الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْقَبَاءَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبٌ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ محرم کیا پہنے تو آپ نے فرمایا قمیض، عمامہ اقباء، پاجامہ، اور لمبی ٹوپی اور وہ کپڑا جس میں کسم اور زعفران کی رنگت ہو نہ پہنے اور جس کے پاس چپلیں نہ ہوں تو وہ موزوں کو نیچے سے کاٹ کر چپلیں بنا کر پہن لے۔

مشکل الفاظ: القباء، قبا عبا۔ اسراویل، شلوار پاجامہ۔

البرنس، لمبی ٹوپی۔ الخفین، موزے

تشریح: سوال میں کون کون سے کپڑے پہننے کا پوچھا گیا تھا مگر آقا دوجہاں نے ممنوع کپڑوں کے بارے میں واضح بتادیا جس سے خود بخود جائز کپڑوں کا معلوم ہوسکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نِعَالٌ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

حضرت ابوحنیفہ عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پاجامہ پہنے اور جو نعلین نہ پائے تو وہ موزے پہنے۔ لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے جائیں۔

باب ۱۰۳ الطِّيْبُ لِلْمُحْرِمِ محرم کیلئے خوشبو کا استعمال

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَيَتَطَيَّبُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَاَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ قَطِرَانًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ طِيْبًا فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ لَهَا فَقَالَتْ اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ فِيْ اَزْوَاجِهِ ثُمَّ اَصْبَحَ تَعْنِيْ مُحْرِمًا وَفِيْ رِوَايَةٍ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ يَطُوْفُ فِيْ نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم بن منتشر سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ محرم خوشبو لگا سکتا ہے؟ تو آپ نے کہا کہ اگر وہ صبح اس حالت میں کرے کہ اس سے قطران کی بو آئی ہو تو یہ میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ اس سے خوشبو کی مہک آتی ہو۔ پھر میں نے آکر حضرت عائشہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ ﷺ کو اور آپ نے طواف کیا اپنی ازواج پر اور صبح کو آپ محرم تھے۔

تشریح: بظاہر حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کی حدیث میں تضاد معلوم ہوتا ہے بحالت احرام خوشبو کا لگانا ممنوع ہے۔ حضرت عائشہ کی حدیث کی تطبیق یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے بے شک اس کا اثر احرام کی حالت میں محسوس ہو

باب ۱۰۴ التَّمَتُّعُ ! تمتع کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِهِمْ بِالْحَجِّ وَيَجْعَلُوْا عُمْرَةً

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اپنے احرام حج سے حلال ہو جائیں اور اس کو عمرہ کر دیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اَمَرَ بِهٖ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا اَلَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلْاَبَدِ قَالَ هِیَ لِلْاَبَدِ.

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حکم کیا جو کچھ کہ کیا۔ تو سراقہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے عمرہ کے بارے میں فرمائیں کیا یہ ہم صحابہ کے ساتھ خاص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

تشریح: زمانہ جاہلیت میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ممنوع تھا۔ حضور ﷺ نے اس عمل سے اس طریقہ کار اور رسم کو ختم کر دیا اور اس خیال باطل کی تردید فرمائی۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ وَهِیَ مُتَمَتِّعَةٌ وَهِیَ حَائِضٌ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ ﷺ فَرَفَضَتْ عُمْرَتَهَا.

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ایک آدمی سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بہ نیت تمتع مکہ میں داخل ہوئیں تو حائضہ ہو گئیں تو نبی پاک ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ عمرہ توڑ دیں۔

تشریح: اگر طواف سے پہلے عورت حائضہ ہو جائے تو عمرہ کو ختم کیا جاتا ہے اور اس کی قضاء کی جاتی ہے۔ اگر طواف کے بعد حیض ہو تو مکمل کیا جائے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِیَ حَائِضٌ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ فَرَفَضَتْ عُمْرَتَهَا

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مکہ میں داخل ہوئیں بہ نیت حج تمتع اور حائضہ ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں عمرہ توڑنے کا حکم دیا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِیَ حَائِضٌ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَضَتْ عُمْرَتَهَا وَاسْتَانَفَتِ الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَجِّهَا اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَصْدُرَ اِلَی التَّنْعِیْمِ مَعَ اَخِیْهَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حج تمتع کی نیت کی پھر حائضہ ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے عمرہ فسخ کرا دیا اور حج کے وقت احرام نئے سرے سے حج کے لئے باندھا پھر جب حج سے فارغ ہوئیں تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم جا کر احرام باندھ کر آئیں۔

تشریح: مکہ مکرمہ سے تنعیم تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے وہاں سے عمرہ کی نیت کر کے احرام باندھتے ہیں اور طواف وسعی اور حلق کے بعد حلال ہو جاتے ہیں۔ عورتوں کے لئے حلق نہیں ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَبَحَ لِرَفْضِهَا الْعُمْرَةَ بَقَرَةً

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ایک آدمی سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کے عمرہ توڑنے کی وجہ سے گائے ذبح کی۔

مشکل الفاظ : لرفضها ، اس کے توڑنے کی وجہ سے۔ بقرۃ۔ گائے

تشریح : فسخ عمرہ کی وجہ سے گائے وغیرہ کا دم دینا ضروری ہوتا ہے۔

حدیث: أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِرَفْضِهَا الْعُمْرَةَ دَمًا

حضرت ابوحنیفہ حضرت عبدالملک سے وہ ربعی بن خراش سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے ان کے عمرہ فسخ کرنے کی وجہ سے دم دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حدیث: أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ وَاَصْدُرُ بِحَجَّةٍ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اِنْطَلِقْ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَلْتُهِلَّ ثُمَّ لِتَفْرُغْ مِنْهَا ثُمَّ لِتَعْجَلْ عَلَيَّ فَاِنِّيْ اَنْتَظِرُهَا بِبَطْنِ الْعَقَبَةِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی لوگ حج وعمرہ کر کے جائیں گے اور میں صرف حج کر کے تو نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اور فرمایا کہ ان کو تنعیم لے جاؤ وہاں جا کر احرام باندھیں۔ عمرہ کے لئے، پھر عمرہ سے

فارغ ہو کر مجھ سے جلد آملو۔ میں بطن عقبہ میں تمہارا انتظار کروں گا۔

مشکل الفاظ : یصدر الناس۔ لوگ جائیں گے۔

فلتهل ، تو تو احرام باندھ دو، لتعجل ، تم جلدی کرو۔

باب ۱۰۵ اَكْلُ الْمُحْرِمِ لَحْمَ الصَّيْدِ

محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا

حدیث: أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَحْمَ صَيْدٍ يُصِيْدُهُ الْحَلَالُ فَيَأْكُلُ الْمُحْرِمُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَائِمٌ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فِيْمَا يَتَنَازَعُوْنَ فَقُلْنَا فِيْ لَحْمِ صَيْدٍ يُصِيْدُهُ الْحَلَالُ فَيَأْكُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ فَاَمَرَنَا بِاَكْلِهِ .

حضرت ابوحنیفہ محمد بن منکدر سے وہ عثمان بن محمد سے وہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حلال (غیر محرم شخص) کا کیا ہوا شکار محرم کھا سکتا ہے۔ یا کہ نہیں کا تذکرہ شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ جاگ پڑے اور ارشاد فرمایا کہ تم کس بات میں جھگڑ رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ غیر محرم شخص کا شکار محرم کھا سکتا ہے۔ حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں اس کے کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی

مشکل الفاظ : لحم صید ۔ شکار کا گوشت۔ ارتفعت ، اصواتنا ہماری آوازیں بلند ہوئیں۔ یتنازعون۔ وہ جھگڑتے ہیں۔

تشریح: اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محرم شخص غیر محرم کا کیا ہوا شکار

کھا سکتا ہے بشرطیکہ اس نے غیر محرم کے شکار میں کسی بھی قسم کی مدد یا اشارہ تک نہ کیا ہو

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ حَلَالٌ غَيْرِيْ فَنَظَرْتُ نَعَامَةً فَسِرْتُ إِلَى فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا وَعَجِلْتُ عَنْ سَوْطِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِيْهِ فَأَبَوْا فَنَزَلْتُ عَنْهَا فَأَخَذْتُ سَوْطِيْ فَطَلَبْتُ النَّعَامَةَ فَأَخَذْتُ مِنْهَا حِمَارًا فَأَكَلْتُ وَأَكَلُوْا.

حضرت ابوحنیفہ محمد بن منکدر سے وہ ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا اور پوری جماعت میں میرے سوا کوئی غیر محرم نہ تھا۔ میری نگاہ خرگوشوں پر پڑی۔ میں اپنے گھوڑے کی طرف بڑھ کر سوار ہوگیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا مجھے یہ چابک اٹھا کر دو۔ تو انہوں نے انکار کر دیا میں نے نیچے اتر کر اپنا چابک لیا اور پھر خرگوش کے پیچھے ہوگیا۔ حتی کہ ان میں سے ایک شکار کر لیا پس میں نے بھی کھایا اور انہوں نے بھی۔

مشکل الفاظ: سوطی، میرا چابک، فابوا، تو انہوں نے انکار کر دیا۔

تشریح: اس حدیث سے بھی یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ محرم شخص شکار میں کسی قسم کی مدد کرے گا تو وہ مجرم ہوگا۔ اور وہ شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا مذکورہ واقعہ میں صحابہ کرام نے چابک نہ دیا تو یوں ان کے لئے غیر محرم کا کیا شکار جائز ہوا۔

بَابُ ۱۰۶ مَایَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ

محرم کیلئے کس چیز کا مارنا جائز ہے!

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ وَالْكَلْبَ وَالْحِدَاةَ وَالْعَقْرَبَ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محرم چوہے، سانپ، کتے، چیل، اور بچھو کو مار سکتا ہے۔

تشریح: حالت احرام میں مندرجہ ذیل اور نقصان دہ چیزوں کو مارنا جائز ہے۔

بَابُ ۱۰۷ نِكَاحُ الْمُحْرِمِ! محرم کا نکاح کرنا

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت ابوحنیفہ سماک سے وہ ابن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا حضرت میمونہ بنت حارث سے اور آپ حالت احرام میں تھے۔

تشریح: احناف کے نزدیک محرم کا احرام کی حالت میں نکاح کرنا جائز ہے۔ ہاں وطی اور دواعی وطی حالت احرام میں جائز نہیں ہے۔ اور نکاح نہ کرنا نکاح کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

بَابُ ۱۰۸ حَجَامَةُ الْمُحْرِمِ! محرم کا پچھنے لگوانا

حدیث: أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

تشریح: حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں پچھنے لگانا لگوانا جائز ہے۔

باب ۱۰۹ اِسْتِلَامُ الرُّکْنِ وَالْحَجَرِ رکن اور حجر اسود کو بوسہ دینا

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ مَا تَرَکْتُ اِسْتِلَامَ الْحَجَرِ مُنْذُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مُسْتَلِمَہٗ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجر اسود کا بوسہ نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔

تشریح: حجر اسود کو بوسہ دینا ائمہ اربعہ کے نزدیک سنت ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَا انْتَهَیْتُ اِلَی الرُّکْنِ الْیَمَانِیْ اِلَّا لَقِیْتُ عِنْدَہٗ جِبْرَائِیْلَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تُکْثِرُ مِنْ اِسْتِلَامِ الرُّکْنِ الْیَمَانِیْ قَالَ مَا اَتَیْتُ عَلَیْهِ قَطُّ اِلَّا وَجِبْرَئِیْلُ قَائِمٌ عِنْدَہٗ یَسْتَغْفِرُ لِمَنْ یَسْتَلِمُهٗ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جب بھی رکن یمانی کے قریب گیا میں نے اس کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پایا، عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ رکن یمانی کو چھوتے ہیں یا بوسہ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں کبھی اس کے پاس نہیں آیا مگر یہ کہ میں نے جبرائیل علیہ السلام کو اس کے پاس کھڑے اور بوسہ دینے والوں کے حق میں دعائے مغفرت فرماتے دیکھا۔

تشریح: حضور ﷺ نے رکن یمانی اور استلام حجر اسود کی اہمیت کو اجاگر کیا

کہ رکن یمانی کے پاس دعا قبول ہوتی ہے اور استلام حجر کے وقت بھی۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ الرُّکْنِ الْیَمَانِیِّ وَالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ کفر، فقر، ذلت اور دنیا اور آخرت میں رسوائی کی جگہوں سے۔

تشریح: اس سے بھی مقصود یہ ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود، دُعا کی قبولیت کی جگہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ مزارات اولیاء پر جا کر دعائیں مانگتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ ﷺ بِالْبَیْتِ وَهُوَ شَاکٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ یَسْتَلِمُ الْاَرْکَانَ بِمِحْجَنِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ طَافَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ شَاکٌ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کا طواف بحالت بیماری اپنی سواری پر کیا۔ آپ رکن یمانی اور حجر اسود کو اپنی خمیدہ لکڑی سے بوسہ دیتے تھے۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان بیماری کی حالت میں اپنی سواری پر سعی فرمائی۔

تشریح: عذر کی وجہ سے طواف اور سعی سواری پر جائز ہے اور اگر حجر اسود کو

بوسہ نہ پایا جاسکے تو ہاتھوں پر لکڑی کے ساتھ دے سکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَی الْحَجَرِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا۔

تشریح: رمل کہتے ہیں سینہ تان کر شانوں کو ہلاتے ہوئے تیز قدم سے چلنا پہلے تین چکر میں رمل کرنا ضروری ہے اور باقی چار چکروں میں حسب عادت رفتار میں چلنا ہوتا ہے

باب ۱۱۰ اَلْجَمْعُ بِعَرَفَۃَ عرفہ میں دونمازوں کوایک ساتھ پڑھنا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ حَیَّۃَ اَبِیْ حَنَّابٍ عَنْ ھَانِیِٔ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَفَضْنَا مَعَہٗ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا جَمْعًا اَقَامَ فَصَلَّیْنَا الْمَغْرِبَ مَعَہٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَیْہِ ثُمَّ اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ فَقَعَدَ نَاتَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ طَوِیْلًا ثُمَّ قُلْنَا یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَیُّ الصَّلٰوۃِ فَقُلْنَا الْعِشَاءَ وَالْاٰخِرَۃَ فَقَالَ اَمَّا کَمَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَدْ صَلَّیْتُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

حضرت ابوحنیفہ یحیٰی بن ابوحیہ سے وہ ابوحناب سے وہ ہانی بن یزید سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عمر کے ہمراہ عرفات سے واپس ہوئے تو مزدلفہ میں اترے پھر اقامت کہی اور ہم نے آپ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی پھر آگے بڑھے اور (عشاء) کی نماز ادا کی، اس کے بعد پانی منگا کر غسل کیا اور بستر پر

جا کر لیٹ گئے ہم نماز کے انتظار میں بہت دیر تک بیٹھے رہے آخر ہم نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن نماز! آپ نے کہا کونسی نماز ہم نے کہا عشاء کی نماز، آپ نے کہا کہ جس طرح نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ ابن عمر نے نبی پاک ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔

تشریح: عرفات سے مزدلفہ جب حاجی لوگ جاتے ہیں تو نماز ظہر اور عصر اور نماز مغرب وعشاء اکٹھے پڑھی جاتی ہیں۔ دونوں نمازیں ایک اذان اور اقامت سے ادا کی جائیں گی۔ اس کو جمع بین الصلوتین کہتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَدِیٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِالْمُزْدَلِفَۃِ۔

حضرت ابوحنیفہ عدی سے وہ عبداللہ بن یزید سے وہ ابوایوب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے موقع پر مقام مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں (اکٹھی) پڑھیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَۃٍ وَّاحِدَۃٍ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ عبداللہ بن یزید خطمی سے وہ ابوایوب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک تکبیر سے نماز مغرب وعشاء ادا فرمائیں۔

تشریح: یہ حدیث سابقہ احادیث کی ترجمانی کرتی ہے۔

باب ۱۱۱ رمی الجمار کنکری پھینکنے کے بیان میں

حدیث: أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ عَجَّلَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابوحنیفہ سلمہ سے وہ حسن سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنے کمزور گھر والوں کو جلد روانہ فرمادیا اور ان سے فرمایا کہ رمی جمرہ عقبہ نہ کریں جب تک آفتاب طلوع نہ ہو۔

تشریح: اس کی وجہ یہ تھی کہ کمزور یعنی عورتیں بوڑھے، بچے وغیرہ لوگوں کے ہجوم پڑنے سے پہلے پہلے کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں۔

حدیث: أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضُعَفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے ضعیفوں کو بھیجا اور فرمایا کہ جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے رمی جمرہ عقبہ نہ کرو۔

تشریح: احناف کے نزدیک رات کو رمی جمرہ جائز نہیں ہے۔ صبح آفتاب طلوع ہونے کے بعد رمی کی جاتی ہے۔

حدیث: أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ غُلَامًا حَسَنًا فَجَعَلَ يُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَهُ فَلَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَخِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ رمی جمرہ عقبہ تک لگاتار تلبیہ کہتے رہتے تھے۔ اور ایک روایت میں ابن عباس سے اس طرح روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فضل بن عباس کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا اور یہ حسین وجمیل نوجوان آدمی تھے تو عورتوں کو تکتے اور نبی پاک ﷺ ان کا چہرہ پھیر دیتے۔ پس آپ نے تلبیہ کہا رمی جمرہ عقبہ تک اور ایک روایت میں ابن عباس اپنے بھائی فضل سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ رمی جمرہ عقبہ تک لگاتار تلبیہ کہتے رہے۔

تشریح: احناف کے نزدیک حاجی تلبیہ یوم النحر کی صبح رمی جمرہ شروع کرنے سے پہلے پہلے تک کہے رمی شروع کرتے ہی تلبیہ بند کردے۔

باب ۱۱۲ الرُّكُوبُ عَلَى بُدْنَتِهِ ، اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہونا

حدیث: أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بُدْنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا

حضرت ابوحنیفہ عبدالکریم وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی قربانی کے جانور کو ہانکتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا

تشریح: احناف انتہائی مجبوری کی صورت میں جب پیدل چلنا دشوار ہو قربانی کے جانور پر سواری جائز سمجھتے ہیں۔

باب ۱۱۳ التمتع والقران — تمتع اور قران

حدیث: ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن الصبی بن معبد قال اقبلت من الجزیرة حاجا فمررت بسلمان بن ربیعة وزید بن صوحان وهما شیخان بالعذیبة قال فسمعانی اقول لبیک بعمرة وحجة فقال احدهما هذا الشخص اضل من بعیره وقال الاخر هذا اضل من کذا و کذا قال فمضیت حتی اذا قضیت نسکی مررت بامیر المؤمنین عمر رضی الله عنه فاخبرته کنت رجلا بعید الشقة قاصی الدار اذن الله لی فی هذا الوجه فاحببت ان اجمع عمرة الی حجة فاهللت بهما جمیعا ولم انس فمررت بسلمان بن ربیعة وزید ابن صوحان فسمعانی اقول لبیک بعمرة وحجة هجرة معا فقال احدهما هذا اضل من بعیره فقال الاخر هذا اضل من کذا و کذا وقال فصنعت ما ذا قال مضیت فطفت طوافا لعمرتی و سعیت سعیا لعمرتی ثم عدت ففعلت مثل ذلک ثم بقیت حراما اصنع کما یصنع الحاج حتی اذا قضیت اخر نسکی قال هدیت لسنة نبیک محمد ﷺ

وفی روایة عن الصبی بن معبد قال کنت حدیث عهد بنصرانیة فقدمت الکوفة ارید الحج فی زمان عمر ابن الخطاب فاهل سلمان وزید بن صوحان بالحج وحده واهل الصبی بالحج و العمرة فقالا ویحک تمتعت وقد نهی رسول الله ﷺ عن المتعة فقالا له والله

لانت اضل من بعیرک قال تقدم علی عمر وتقدمون فلما قدم الصبی مکة طاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروة لعمرته ثم رجع حراما لم یحل من شیئ ثم طاف بالبیت وبین الصفا والمروة لحجته ثم اقام حراما لم یحلل منه حتی اتی عرفات وفرغ من حجته فلما کان یوم النحر هل فاهرق دما لمتعته فلما صدروا من حجهم مروا بعمر بن الخطاب رضی الله عنه فقال له زید بن صوحان یا امیر المؤمنین انک نهیت عن المتعة وان الصبی بن معبد قد تمتع قال صنعت ما ذا یا صبی قال اهللت یا امیر المؤمنین بالحج والعمرة فلما قدمت مکة طفت بالبیت وطفت بین الصفا والمروة لعمرتی ثم رجعت حراما ولم احل من شیئ ثم طفت بالبیت وبین الصفا والمروة لحجتی ثم اقمت حراما یوم النحر فاهرقت دما لمتعتی ثم احللت قال فضرب عمر علی ظهره وقال هدین لسنة نبیک ﷺ

وفی روایة عن الصبی قال خرج هو و سلمان بن ربیعة و زید بن صوحان یریدون الحج قال فاما الصبی فقرن الحج والعمرة جمیعا واما سلمان وزید فافرد الحج ثم اقبلا علی الصبی یلومانه فیما صنع ثم قالا له انت اضل من بعیرک تقرن بین الحج والعمرة وقد نهی امیر المؤمنین عن العمرة والحج قال تقدمون علی عمر واقدم قال فمضوا حتی دخلوا مکة فطاف بالبیت لعمرته وسعی بین الصفا والمروة لعمرته ثم عاد فطاف بالبیت لحجته ثم سعی بین الصفا

وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَقَامَ حَرَامًا كَمَا هُوَ لَمْ يَحِلَّ لَهُ شَيْءٌ حُرِّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةً فَلَمَّا قَضَوْا نُسُكَهُمْ مَرُّوْا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَخَلُوْا عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ وَزَيْدٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ الصُّبَيَّ قَرَنَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ صَنَعْتَ مَا ذَا قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ طُفْتُ طَوَافًا لِعُمْرَتِيْ ثُمَّ سَعَيْتُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِعُمْرَتِيْ ثُمَّ عُدْتُّ تَطَفَّفْتُ بِالْبَيْتِ لِحَجَّتِيْ ثُمَّ سَعَيْتُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِحَجَّتِيْ قَالَ ثُمَّ صَنَعْتَ مَا ذَا قَالَ اَقَمْتُ حَرَامًا لَمْ يَحِلَّ بِيْ شَيْءٌ حُرِّمَ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحْتُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةً قَالَ فَضَرَبَ عُمَرُ عَلٰى كَتِفِهِ ثُمَّ قَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ صبی بن معبد سے روایت کرتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ میں جزیرہ سے حج کی نیت سے آیا اور سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان عذیبہ کے دو بڑے شیخوں کے پاس سے میرا گذر ہوا جب انہوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا" لبیک بعمرة و حجة " تو ان میں سے ایک بولے کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے اور دوسرے بولے یہ فلاں فلاں سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے۔ مگر میں اپنے کام میں لگا رہا۔ یہاں تک کہ جب میں ارکان حج سے فارغ ہوا تو امیرالمؤمنین حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ میں دور دراز اطراف ملک کا رہنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے قران کی یہ شکل مقرر تو مجھ کو یہ بات پسند آئی کہ میں حج وعمرہ کو ایک ساتھ کرلوں لہٰذا میں نے دونوں کی نیت سے احرام باندھا۔ اور میں نے یہ جان بوجھ کر کیا۔ پھر جب سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

"لبیک بعمرة وحجة" تو ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ ناواقف ہے اور دوسرے نے کہا کہ یہ فلاں فلاں سے زیادہ ناواقف ہے۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا کہ میں بدستور مناسک انجام دیتا رہا۔ میں نے طواف کیا عمرہ کے لئے اور عمرہ کے لئے سعی کی پھر دوبارہ ایسا ہی کیا۔ پھر میں محرم رہا کہ میں وہ ہی کروں جو ایک حاجی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب میں نے تمام ارکان حج آخر تک پورے کرلئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت کے بالکل مطابق کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ صبی بن معبد نے کہا کہ مجھ کو دین عیسوی چھوڑے ہوئے چند ہی دن ہوئے تھے کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے دور میں حج کے ارادے سے کوفہ آیا۔ سلمان اور زید بن صوحان نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تو اس پر وہ دونوں بولے اے خانہ خراب تو تمتع کی نیت کرتا ہے۔ حالانکہ نبی پاک ﷺ نے تمتع سے منع فرمایا ہے۔ ان دونوں نے اس سے کہا قسم اللہ کی تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ صبی نے جواب دیا کہ ہم تم حضرت عمر کے پاس چل رہے ہیں۔ پھر جب آئے صبی مکہ میں تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان عمرہ کے لئے سعی کی اس کے بعد محرم ہی رہے۔ حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی حج کے لئے۔ اور پھر محرم رہے۔ حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ عرفات میں آئے اور ارکان حج سے فراغت حاصل کی۔ پھر جب نحر کا دن آیا تو تمتع کے لئے قربانی کی۔ چنانچہ جب لوگ اپنے حج سے لوٹے تو حضرت عمر کے پاس انہوں نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین آپ نے تو متعہ سے روکا ہے اور صبی بن معبد نے تمتع کیا ہے۔ حضرت عمر نے صبی سے پوچھا۔ صبی تم نے کیا کیا؟ انہوں نے

جواب دیا اے امیر المومنین میں نے احرام باندھا حج وعمرہ دونوں کی نیت سے ۔ پھر جب میں مکہ آیا تو عمرہ کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا ومروہ کے درمیان عمرہ کے لئے سعی کی اس کے بعد محرم ہی رہا حلال نہ ہوا پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا ومروہ کے درمیان حج کیلئے سعی کی ۔ پھر محرم رہا یہاں تک کہ نحر کے دن متعہ کے لئے قربانی کر کے میں حلال ہو گیا۔ تو کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے میری پیٹھ ٹھونکی اور کہا کہ البتہ تو نے اپنے نبی کی سنت کو پالیا۔

اور ایک روایت میں صبی سے یوں روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان تینوں حج کے ارادہ سے نکلے ۔ صبی نے تو قران کی نیت کی اور سلمان اور زید نے تنہا حج کی نیت کی ۔ تو وہ دونوں قران کرنے پر صبی کو برُا بھلا کہنے لگے اور کہا تو اپنے اونٹ سے زیادہ جاہل ہے کہ تو حج وعمرہ کو جمع کرتا ہے حالانکہ امیر المومنین نے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ صبی نے کہا ہم تو حضرت عمر کے پاس چلتے ہیں تا کہ ان سے دریافت کریں پس وہ چل دیئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو صبی نے عمرہ کے لئے طواف بیت اللہ کیا اور عمرہ کے لئے صفا ومروہ کے درمیان سعی کی ۔ پھر دوبارہ حج کے لئے طواف کیا اور سعی کی پھر خود بحالت محرم رہے حلال نہیں ہوئے کہ کوئی حرام کی ہوئی چیز ان کے لئے حلال ہوتی ۔ پھر جب قربان کا دن آیا تو جو میسر آسکا قربانی کے جانور سے ایک بکری ذبح کی ۔ آپ مناسک حج سے فارغ ہوئے تو مدینہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سلمان اور زید نے کہا اے امیر المومنین صبی نے حج وعمرہ کو جمع کیا ہے تو عمر نے صبی سے کہا کہ تم نے کیسا کیا ۔ انہوں نے کہا کہ میں مکہ میں آیا اور عمرہ کا طواف کیا اور عمرہ کے لئے سعی صفا ومروہ کے درمیان کی ۔ پھر دوبارہ میں نے حج کیلئے بیت اللہ کا طواف کیا اور حج کے لئے صفا اور

مروہ کے درمیان سعی کی ۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے کیا کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کے بعد محرم ہی رہا، میں نے اپنے اوپر حرام کی ہوئی چیز کو حلال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ جب قربانی کا جانور جو مجھے مل سکا ایک بکری ذبح کی ۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر مجھے شاباش کہی ۔ پھر فرمایا کہ تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو پالیا ہے۔

مشکل الفاظ : اضل، زیادہ گمراہ، بعید اشقة، دور علاقہ کا، قاصی الدار، ملک کے اطراف کا، طفت، میں نے طواف کیا، سعیت، میں نے سعی کی، هديت، تجھے ہدایت دی گئی ہے۔

تشریح : حج کی تین اقسام ہیں۔ حج افراد، حج قران، حج تمتع

اس سلسلہ میں دو اختلاف ائمہ ہیں ایک ان میں سے افضل کون سی قسم ہے۔ دوسرا اختلاف کہ قران کا طریقہ کیا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک قران افضل ہے ۔ پھر تمتع اور پھر افراد، جبکہ امام شافعی واحمد بن حنبل افراد کو اور امام مالک تمتع کو افضل قرار دیتے ہیں۔

احناف کے نزدیک یہی حدیث بنیاد ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبی بن معبد کو قران پر شاباش دے رہے ہیں ۔ اور اسی کو سنت نبوی قرار دیتے ہیں ۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ مسلک شافعی کی رو سے قران میں طواف وسعی ایک ہیں یعنی حج وعمرہ کے لئے الگ الگ طواف اور سعی صفا ومروہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ جبکہ احناف کے نزدیک الگ الگ طواف اور سعی ہیں ۔ یعنی قران میں عمرہ کے لئے الگ طواف وسعی ہے اور حج کے لئے الگ طواف وسعی ہے ۔ جس کی بنیاد مذکور احادیث ہیں ۔

باب ۱۱۴ فَضِیْلَةِ الْعُمْرَةِ فِیْ رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

تشریح: یعنی بلحاظ ثواب کے رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب۔ حج کے برابر ہے چونکہ رمضان کی برکت سے ہر نیک عمل کا اجر بڑھ جاتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰی بَعِیْرٍ اَزْرَقَ اِلٰی سَوَادٍ وَهُوَ النَّاقَةُ الْقَصْوٰی مُتَقَلِّدًا بِقَوْسٍ مُتَعَمِّمًا بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ مِنْ وَبَرٍ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی پاک ﷺ ایک خاکستری مائل اونٹنی پر سوار تھے جو ناقۃ القصوی کے نام سے مشہور ہے۔ آپ ﷺ کے گلے میں کمان پڑی ہوئی اور اون کا سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

مشکل الفاظ: بعیرۃ۔ اونٹنی۔ ازرق الی سواد خاکستری مائل۔ وبر۔ اون

تشریح: مکہ میں باہر سے کسی آدمی کے داخل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ احرام باندھ لے۔ پہلا کام اس کے لئے عمرہ کرنا ہوتا ہے۔ مگر حضور ﷺ کا بغیر احرام کے داخل ہونا خصائص نبوت میں سے ہے۔

باب ۱۱۵ زِیَارَةُ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاْتِیَ قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَتَجْعَلَ ظَهْرَكَ اِلَی الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ تو نبی پاک ﷺ کی قبر شریف پر قبلہ کی جانب سے آئے۔ قبلہ کی طرف پیٹھ ہو اور قبر کی طرف چہرہ ہو پھر کہے تو السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مشکل الفاظ: قبل القبلة۔ قبلہ کی طرف سے، تستقبل، تو منہ کر۔

تشریح: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی قبر انور پر حاضری کا طریقہ سکھایا ہے یعنی جس طرف منہ ہے یعنی خانہ کعبہ کی طرف سے حاضر ہونا چاہیے۔ اور قبر انور کی طرف حاضر ہونے والے کو اپنا چہرہ کرنا چاہیے اور پھر نبی پاک ﷺ پر سلام بھیجنا چاہیے اس سے پتہ چلا ہے کہ نبی پاک ﷺ کو مخاطب کی ضمیر کے ساتھ سلام بھیجنا جائز ہے۔ مخاطب ہمیشہ زندہ آدمی کو کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام جب قبر انور پر آتے تو درود بھیجتے اور دعا فرماتے۔

كتاب النكاح نکاح کا بیان

باب ۱۱۶ خُطْبَةِ النِّكَاحِ خطبہ نکاح

اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ للهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ يَعْنِي النِّكَاحَ اَنِ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَسْتَهْدِيْهِ مَنْ يَّهْدِى اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا للهُ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے خطبہ حاجت یعنی خطبہ نکاح ہم کو اس طرح سکھایا۔ الحمد للہ نحمدہ الخ [اس کا اردو ترجمہ یہ ہے] سب تعریف اللہ کیلئے ہیں اس کی ہم تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے ہم اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اس سے ہم ہدایت مانگتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو گمراہ کرے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اسکے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الخ [اردو ترجمہ] اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جس طرح اس

سے ڈرنے کا حق ہے اور تم نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہونا۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام سے تم سوال کرتے ہو اور ذی رحم کے حقوق سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔ وہ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو تحقیق اس شخص نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔

مشکل الفاظ: علمنا انہوں نے ہمیں سکھایا، نستھدید ہم ہدایت مانگتے ہیں، ھادی۔ ہدایت دینے والا، مضل۔ گمراہ کرنے والا، رقیبا۔ نگران، نگہبان، سدیدا۔ سیدھا، فوزا عظیما، بہت بڑی کامیابی۔

تشریح: حدیث کی ابتداء میں حاجت کا خطبہ کہا گیا یعنی جس طرح انسان کو دوسری ضرورتوں کی حاجت ہوتی ہے اسی طرح انسان کو نکاح کی بھی ضرورت ہوتی ہے اسی سے معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ امام اعظم صاحب کے نزدیک نکاح کا خطبہ سنت ہے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اَعْلِنُوْا النِّكَاحَ اور دوسری جگہ پر اَظْهِرُوا النِّكَاحَ فرمایا ہے۔

باب ۱۱۷ اَلْاَمْرِ بِالنِّكَاحِ نکاح کا حکم

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَزَوَّجُوْا فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

مشکل الفاظ: مکاثر، فخر کرنے والا۔ الامم، امت کی جمع۔

تشریح: ظاہر ہے جب نکاح ہوگا تو اولاد ہوگی اور اولاد ہوگی تو امت محمد ﷺ کی تعداد کثیر ہوگی۔ قیامت کی کل 120 صفوں میں سے 80 صفیں اس امت کی ہوں گی اور باقی چالیس دوسری امتوں کی۔

بَابُ ١١٨ اَلْحِثُّ عَلٰى نِكَاحِ الْاَبْكَارِ

کنواری لڑکیوں سے نکاح کی ترغیب دلانا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْكِحُوْا الْجَوَارِيَ الشَّوَابَّ فَاِنَّهُنَّ اَنْتَجُ اَرْحَامًا وَّاَطْيَبُ اَفْوَاهًا وَّاَعَزُّ اَخْلَاقًا

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کے رحم جلد بچہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور پاکیزہ دہن اور خوش اخلاق ہوتی ہیں۔

مشکل الفاظ: الجواری الشواب: کنواری لڑکیاں۔

انتج ،زیادہ جننے والی۔ افواھا ۔اس کا منہ۔

تشریح: اس حدیث پاک میں کنواری لڑکیوں سے نکاح کی ترغیب دی گئی اس کا مطلب یہ نہیں کہ شوہر دیدہ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

بَابُ ١١٩ تَنْزِيْهِهٖ نِكَاحُ الْعَجَائِزِ وَالثَّيِّبِ ذَاتِ الْوَلَدِ

بوڑھی، بیوہ اور بچے والی مطلقہ عورت سے نکاح کرنے سے پرہیز کرنا!

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ هَلْ

تَزَوَّجْتَ قَالَ لَا قَالَ تَزَوَّجْ تَسْتَعِفَّ مَعَ عِفَّتِكَ وَلَا تَزَوَّجَنَّ خَمْسًا قَالَ مَا هُنَّ قَالَ لَا تَزَوَّجَنَّ شَهْبَرَةً وَّلَا نَهْبَرَةً وَّلَا لَهْبَرَةً وَّلَا هَبْدَرَةً وَّلَا لَفُوْتًا قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا قُلْتَ قَالَ بَلٰى اَمَّا الشَّهْبَرَةُ فَالزَّرْقَاءُ الْبَذِيَّةُ وَاَمَّا النَّهْبَرَةُ فَالطَّوِيْلَةُ الْمَهْزُوْلَةُ وَاَمَّا اللَّهْبَرَةُ فَالْعَجُوْزُ الْمُدْبِرَةُ وَاَمَّا الْهَبْدَرَةُ فَالْقَصِيْرَةُ الذَّمِيْمَةُ وَاَمَّا اللَّفُوْتُ فَذَاتُ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِكَ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ ضَحِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ طَوِيْلًا۔

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مدینے کے ایک بوڑھے آدمی نے خبر دی وہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے نکاح کیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو آپ اپنی جیسی عفیفہ یعنی پاکدامن عورت تلاش کرو۔ اور پانچ (قسم کی) عورتوں سے نکاح نہ کرنا۔ انہوں نے پوچھا وہ کون سی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا نہ شھبرہ سے نہ نہبرہ سے نہ لھبرہ سے ھبدرہ سے نہ لفوت سے اس پر حضرت زید نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھا شھبرہ، موٹی آنکھوں اور موٹی بدن والی نہبرہ ہے لمبی بہت دبلی، لھبرہ، بوڑھی جذبات شہوانی سے خالی۔ ھبدرہ چھوٹے قد والی بدشکل اور لفوت وہ ہے جو دوسرے خاوند سے بچہ لائے۔ حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اس حدیث سے دیر تک ہنستے رہے۔

مشکل الفاظ: حدیث کے ابتدائی حصے میں جو مشکل الفاظ تھے وہ حدیث ہی میں بیان کر دیے گئے پھر لکھے جاتے ہیں۔ الزرقاء۔ بڑی آنکھوں والی۔ البدینة ۔ بڑے جسم والی۔ الطویلة۔ لمبی۔ المهزولة ۔ دبلی۔ العجوز۔ بوڑھی۔ المدبرة

مجھدار۔ القصیرۃ، چھوٹی۔ زمیمۃ۔ بدشکل۔

تشریح: یہ نہی تنزیہی اور استحبابی ہے۔ اسی طرح کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کا حکم استحبابی ہے۔ خود حضور ﷺ کی ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے سوا تمام ازواج ثیبہ تھیں اور بعض عمر رسیدہ، بعض لمبے قد، بعض موٹے جسم اور بعض پہلے خاوندوں سے اولاد لانے والیاں بھی تھیں۔

بَابُ ۱۲۰ اِجْتِنَابِ عَنْ نِكَاحِ الْعَقِيْمِ!

بانجھ عورت سے نکاح کرنے سے بچنا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رَجُلٍ شَامِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَتَاهُ اَيْضًا فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ اَتَاهُ فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ قَالَ سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَسْنَاءَ عَاقِرٍ

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ ایک شامی مرد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں فلاں عورت سے کیا نکاح کرلوں۔ آپ نے اس کو اس سے روکا پھر وہ شخص آیا تو آپ نے پھر اُسے منع فرمایا۔ پھر وہ آپ کے پاس آیا آپ نے پھر اس کو منع کیا۔ اور فرمایا کالی بچے دینے والی مجھ کو زیادہ پسند ہے خوبصورت بانجھ عورت سے

مشکل الفاظ: سوداء ولوذ۔ کالے بچے والی۔ حسناءُ ۔ حسین خوبصورت۔ عاقرٌ۔ بانجھ عورت۔

تشریح: حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ وہ عورت بے شک خوبصورت ہے مگر بچے جننے کی صلاحیت نہیں رکھتی اسی وجہ سے اس کے ساتھ نکاح سے روکا۔

بَابُ ۱۲۱ شُوْمُ الْمَرْأَةِ عورت کا منحوس ہونا!

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ تَذَاكَرَ الشُّوْمَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الشُّوْمُ فِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ فَشُوْمُ الدَّارِ اَنْ تَكُوْنَ ضَيِّقَةً لَهَا جِيْرَانُ سُوْءٍ وَشُوْمُ الْفَرَسِ اَنْ تَكُوْنَ جَمُوْحًا وَالشُّوْمُ الْمَرْأَةِ اَنْ تَكُوْنَ عَاقِرًا زَادَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ عَاقِرًا وَفِي رِوَايَةٍ اَنْ يَكُنْ شُوْمٌ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ فَاَمَّا الدَّارُ فَشُوْمُهَا ضِيْقُهَا وَاَمَّا الْمَرْأَةُ فَشُوْمُهَا سُوْءُ خُلُقِهَا وَعُقْرُ رَحِمِهَا وَاَمَّا شُوْمُ الْفَرَسِ فَاَنْ تَكُوْنَ جَمُوْحًا

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نحوست کا ذکر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ نحوست گھر، گھوڑے اور عورت میں ہے۔

گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور پڑوسی بُرے ہوں۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ سرکش ہو۔ اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ وہ بانجھ ہو۔ حسن بن سفیان نے اس میں زیادتی کی اور کہا کہ بداخلاق اور بانجھ ہو۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔ گھر کی نحوست اس کی تنگی ہے عورت کی نحوست اس کی بدخلقی اور بانجھ پن ہے۔ گھوڑے کی نحوست اس کی سرکشی اور منہ زور ہونا ہے۔

مشکل الفاظ: الشوم ۔ نحوست، ضیقۃ ۔ تنگ، جیرانٌ ۔ پڑوسی۔ جموحا۔ سرکش۔ عاقر۔ بانجھ، سیئۃ الخلق ۔ بداخلاق۔

تشریح: اس حدیث میں تین چیزوں کی نحوست کا بیان ہے۔ گھر کی تنگی، سواری کی سرکشی، بیوی کا بداخلاق ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر جب بھی بنایا جائے کشادہ

ہونا چاہیے۔ جو تمام ضروریات کو پورا کر سکے سواری ایسی انتخاب کریں کہ وہ فرمانبردار اور بیوی کا انتخاب کرتے وقت اس کے اخلاق کے بارے میں معلومات کرنی چاہیے

باب ۱۲۲ اِسْتِیْذَانِ بِکْرٍ وَّ ثَیِّبٍ

کنواری اور ثیبہ عورت سے اس کی شادی میں اجازت لینا!

حدیث اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ لِفَاطِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُكِ.

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ علی تمہارا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔

تشریح : یہ عورت سے اجازت حاصل کرنے کا نہایت مہذب طریقہ ہے۔ صاف اور کھلے الفاظ میں اجازت لینا حجاب وحیا کے خلاف ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّزَوِّجَ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ يَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا يَذْكُرُ فُلَانَةَ ثُمَّ يُزَوِّجُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا زَوَّجَ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ اَتٰى خِدْرَهَا فَيَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا يَذْكُرُ فُلَانَةَ ثُمَّ يُزَوِّجُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خُطِبَ اِلَيْهِ ابْنَةٌ مِّنْ بَنَاتِهٖ اَتٰى خِدْرَهَا فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَذْكُرُ فُلَانَةَ ثُمَّ ذَهَبَ فَاَنْكَحَ.

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ یحیی سے وہ مہاجر سے وہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی بچی کے نکاح کا ارادہ کرتے تو فرماتے فلاں شخص فلاں عورت کا ذکر کرتا ہے پھر ان کا نکاح اس شخص سے کر دیتے۔

اور ایک روایت میں ابوہریرہ سے ہے کہ نبی پاک ﷺ اپنی کسی صاحبزادی کو کسی کے نکاح میں دینا چاہتے تو ان کے پردہ کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ فلاں شخص فلاں عورت کا ذکر کرتا ہے پھر ان کا نکاح ان صاحب سے پڑھا دیا کرتے۔ ایک اور روایت ہے کہ آپ کی کسی صاحبزادی کا پیغام آپ کے پاس آتا تو آپ ان کے پردہ کے پاس تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ فلاں شخص فلاں کا ذکر کرتا پھر اپنی صاحبزادی کا نکاح پڑھا دیا کرتے۔

تشریح : آپ اپنی صاحبزادیوں کا اسی طرح سے نکاح کرا دیتے تھے۔

حدیث اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوَّجَتْ يَتِيْمَةً كَانَتْ عِنْدَهَا فَجَهَّزَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ

حضرت ابوحنیفہ محمد بن المنکدر وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک عائشہ نے نکاح کیا ایک یتیم بچی کا جو آپ کے پاس تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے پاس سے جہیز دیا۔

مشکل الفاظ : فجھز۔ تو اس نے جہیز دیا۔

تشریح : یہ حضور ﷺ کا غریبوں اور یتیموں کے ساتھ جذبہ محبت اور شفقت تھا۔ کہ جس طرح ایک بچی کا باپ زندہ ہو تو اس کے جہیز کا بندوبست کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے اس یتیم بچی کے جہیز کا خود بندوبست کیا تا کہ اس کے ذہن میں یہ پریشانی نہ ہو کہ اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو جہیز دیتا۔

باب ۱۲۳ اِسْتِئْمَارُ الْبِكْرِ وَاسْتِيْذَانُ الثَّيِّبِ

باکرہ کی رضا حاصل کی جائے اور ثیبہ سے اجازت لی جائے

حدیث اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَ رِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَلَا تُنْكَحُ الثَّیِّبُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا تُزَوَّجُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَ رِضَاهَا سُكُوْتُهَا وَلَا تُنْكَحُ الثَّیِّبُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ اِذَا سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَلَا تُنْكَحُ الثَّیِّبُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ

حضرت ابوحنیفہ شیبان بن عبدالرحمن سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر وہ مہاجر بن عکرمہ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باکرہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی رضامندی نہ حاصل کر لی جائے اور اس کا چپ رہنا ہی اس کی رضامندی لی جائے۔ نہ نکاح کیا جائے بیوہ کا جب تک اس سے اجازت ہے اور نہ نکاح کیا جائے بیوہ جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے

ایک روایت میں ہے کہ نہ نکاح کیا جائے باکرہ کا جب تک اس کی مرضی حاصل نہ کر لی جائے اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی رضامندی ہے اور نہ نکاح کیا جائے ثیبہ کا جب تک اس سے اجازت نہ حاصل کر لی جائے۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ نہ نکاح کیا جائے باکرہ کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور جب وہ چپ ہوگئی تو یہ اس کی اجازت ہے۔ اور نہ نکاح کیا جائے بیوہ کا جب تک اس سے اجازت نہ حاصل ہو۔

مشکل الفاظ: البکر۔ باکرہ۔ تستامر۔ وہ اجازت دے۔
الثیب۔ بیوہ۔ شوہر والی۔

تشریح: امام اعظم صاحب کے نزدیک باکرہ بالغہ اور ثیبہ کی نکاح کے لئے

اجازت ضروری ہے والدین زبردستی ان کا نکاح کسی سے نہیں کر سکتے۔ بالغہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے بلکہ امام شافعی کے نزدیک بالغہ باکرہ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔

باب ۱۲۴ عَدَمِ جَوَازِ النِّكَاحِ بِغَیْرِ رِضَا الْمَرْاَةِ

بغیر رضامندی عورت کا نکاح جائز نہیں ہے!

حدیث اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا ثُمَّ جَاءَ عَمُّ وَلَدِهَا فَخَطَبَهَا فَاَبَی الْاَبُ اَنْ یُّزَوِّجَهَا وَزَوَّجَهَا مِنَ الْاٰخَرِ فَاَتَتِ الْمَرْاَةُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَبَعَثَ اِلٰی اَبِیْهَا فَحَضَرَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ هٰذِهٖ قَالَ صَدَقَتْ وَلٰكِنِّیْ زَوَّجْتُهَا مِمَّنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَزَوَّجَهَا عَمَّ وَلَدِهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَسْمَاءَ خَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا وَرَجُلٌ اٰخَرُ اِلٰی اَبِیْهَا فَزَوَّجَهَا مِنَ الرَّجُلِ فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ اِلَیْهِ فَنَزَعَهَا مِنَ الرَّجُلِ وَزَوَّجَهَا عَمَّ وَلَدِهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا فَزَوَّجَهَا اَبُوْهَا بِغَیْرِ رِضَاهَا مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَا النَّبِیُّ ﷺ قَالَ اَزَوَّجْتَهَا بِغَیْرِ رِضَاهَا قَالَ زَوَّجْتُهَا مِمَّنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ فَفَرَّقَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَهَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا وَزَوَّجَهَا مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَخَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا اِلٰی اَبِیْهَا فَقَالَتْ زَوِّجْنِیْهِ فَاَبٰی وَزَوَّجَهَا مِنْ غَیْرِهٖ بِغَیْرِ رِضًی مِّنْهَا فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ زَوَّجْتُهَا مِمَّنْ هُوَ خَیْرٌ

مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَزَوَّجَهَا مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا ۔

حضرت ابوحنیفہ عبدالعزیز سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا۔ پھر اس کے بچے کا چچا (دیور) آیا تو اس نے اس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اس کے باپ نے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کردیا اور اس کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے کردیا۔ تو وہ عورت نبی پاک ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے اس کے باپ کو بلوایا۔ وہ آیا۔ اس سے آپ نے فرمایا کہ یہ عورت کیا کہتی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں یہ سچ کہتی ہے۔ مگر میں نے اس کا نکاح ایسے آدمی سے کیا ہے جو اس کے دیور سے بہتر ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے خاوند بیوی میں تفریق کرادی۔ اور اس کا نکاح اس کے دیور سے کردیا

ایک روایت میں ابن عباس سے اس طرح ہے کہ اسماء کو اس کے دیور اور ایک شخص نے اس کے باپ سے مانگا۔ اس کے باپ نے دوسرے شخص سے اس کا نکاح کردیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے شکایت کی۔ پس آپ نے اس شخص سے چھڑا کر اس کے دیور سے اس کا نکاح کردیا۔

ایک اور روایت میں اس طرح کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا تو اس کے دیور نے نکاح کا پیغام بھیجا اور باپ نے عورت کی مرضی کے بغیر دوسرے شخص سے اس کا نکاح کردیا۔

لہذا وہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے اس کے باپ کو بلایا۔ اور اس کو فرمایا کہ کیا تو نے اس کا نکاح اسکی مرضی کے بغیر کردیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کا نکاح ایسے سے کیا ہے جو اس کے دیور سے

بہتر ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی کرادی اور اس کا نکاح اس کے دیور سے کرادیا۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا۔ اور اس سے اس کا ایک لڑکا تھا تو دیور نے اس کے باپ کی طرف اس کی منگنی کا پیغام بھیجا۔ اس عورت نے کہا کہ میرا نکاح اس سے کردو۔ اس کے باپ نے اس سے انکار کردیا اور اس کی رضامندی کے خلاف کسی دوسرے سے اس کا نکاح کردیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو پورا قصہ سنایا آپ نے اس کے باپ سے بات کی تصدیق فرمائی اس نے کہا جی بے شک میں نے اس کا نکاح اس کے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ کیا ہے۔ لہذا حضور ﷺ نے شوہر و بیوی میں تفریق کرادی اور اس عورت کا نکاح اس کے دیور سے کردیا۔

باب ۱۲۵ اِمْتِنَاعِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا

ایک عورت اور اس کی پھوپھی یا خالہ کو ایک ساتھ نکاح میں لانے کی ممانعت

حدیث اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتُزَوَّجُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا ۔

حضرت ابوحنیفہ عطیۃ العوفی سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔

تشریح : نکاح کے حوالے سے ایک ضابطہ ہے کہ ہر دو ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو مرد فرض کیا جائے تو ان میں آپس

میں نکاح حرام ہو۔

حدیث اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَ لَا عَلٰی خَالَتِهَا وَلَا تُنْکَحُ الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی وَلَا الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے وہ جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت سے اس کی پھوپھی اور خالہ پر نکاح نہ کیا جائے اور نہ نکاح کیا جائے بڑی عمر والی کا چھوٹی عمر والی پر اور نہ چھوٹی عمر والی کا بڑی عمر والی پر۔

تشریح: اس حدیث پاک میں بھی ایک آدمی کے لئے بیک وقت دو ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے جو ذی رحم ہوں۔ کیونکہ اس سے قطع رحمی ہوتی ہے۔

باب۱۲۶ حُرْمَةُ الْمُتْعَةِ متعہ حرام ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ

حضرت ابوحنیفہ وہ زہری سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا ہے

تشریح: متعہ سے مراد یہ ہے کہ ایک مخصوص وقت کے لئے جو معاوضہ دے کر وقتی لطف اندوزی اور تمتع ہو۔ اس میں مروجہ معروف نکاح میں جو اغراض ہوتی ہیں وہ متعہ میں نہیں ہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت نافع حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے خیبر کے دن متعہ سے منع فرمایا تھا۔

تشریح: اس حدیث سے پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ متعہ کی حرمت فتح خیبر کے موقع پر ہوئی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا۔

تشریح: اس حدیث سے بھی عورتوں کے ساتھ متعہ کی ممانعت کا ذکر ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ سَبُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَامَ الْفَتْحِ

حضرت ابوحنیفہ وہ زہری سے وہ آل سبرہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے سال۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَبِیْعِ بْنِ سَبُرَةَ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ الْحَجِّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ یَوْمَ الْفَتْحِ

حضرت ابوحنیفہ یونس بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ

ربیع بن سبرۃ الجہنی وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ سے کرنے سے فتح مکہ کے دن منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حج کے سال عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع فرمایا۔

ایک اور روایت اس طرح ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا۔

تشریح : متعہ کی حرمت کے وقت کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ مگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو ان میں تطبیق ہو سکتی ہے کہ فتح مکہ کا دن ہوگا۔ خیبر سے واپسی ہو، صبح کا وقت ہو، حقیقت میں سال تو فتح مکہ والا ہی تھا۔ خیبر والے دن یا فتح مکہ کے دن کے بارے میں مختلف روایات میں یہ بھی تطبیق ہو سکتی ہے کہ پہلی مرتبہ خیبر والے دن اور دوسری مرتبہ فتح مکہ والے دن تاکید کے طور پر منع فرمایا ہو۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر والے سال پالتو گدھوں کے گوشت سے اور عورتوں کے ساتھ متعہ سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : لحوم ۔ گوشت، الحمراء الاهلية ، پالتو گدھے۔

تشریح : جو لوگ متعہ کی حرمت کے قائل نہیں ہیں وہ پالتو گدھوں کی حرمت کے تو قائل ہیں اپنے مطلب کی بات کو قبول نہیں کیا ان لوگوں کو چاہئے کہ پالتو گدھوں کا گوشت بھی کھائیں۔

بَابُ ۱۲۷ اَلْعَزْلِ ! عزل کا بیان!

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اِنَّ شَيْئًا اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَهٗ اِسْتَوْدَعَ صَخْرَةً لَخَرَجَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ اور اسود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک عبداللہ بن مسعود سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کے (ظہور) کا عہد کیا ہو جو کسی پتھر میں چھپی ہو تو وہ بھی نکل جائے گی۔

مشکل الفاظ : استودع، چھپی چھپائی۔ صخرۃ ۔ چٹان، پتھر۔ لخرج ۔ وہ ضرور نکلے گی۔

تشریح : عزل کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے صحبت کے وقت جب انزال کا وقت قریب آئے تو وہ اس وقت آلہ تناسل باہر نکال کر منی خارج کردے۔

حنفی فقہائے کرام کے نزدیک آزاد عورت کے ساتھ عزل اس کی اجازت کے بغیر مکروہ ہے اور لونڈی سے جائز ہے مذہب حنفیہ کی بنا اس وجہ عقلی پر ہے کہ جماع دراصل عورت کا حق ہے اور بظاہر جماع وہی مانا جاتا ہے جس میں عزل نہ ہو۔ عزل کرنا ہی ہو تو اس کی صورت میں عورت سے اجازت اور رضامندی ضروری ہے۔

بَابُ ۱۲۸ اِتْيَانِ النِّسَآءِ بِاَىِّ جِهَةٍ كَانَ

عورتوں کے پاس جس طرف چاہیں آنا

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْهَا فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ يَاْتِيْنِيْ

مُجَبَّئَةً وَّمُسْتَقْبِلَةً فَكَرِهَتْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَابَأْسَ اِذَا كَانَ فِي صِمَامٍ وَّاحِدٍ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ ابوالہیثم سے وہ یوسف بن مالک سے وہ حضرت حفصہ زوجۃ النبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ان کے پاس آ کر کہا کہ میرا خاوند میرے پاس آتا ہے۔ پہلو سے اور سامنے سے میں اس کو بُرا سمجھتی ہوں یہ بات نبی پاک ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر ایک جگہ میں ہے۔

مشکل الفاظ: جنبة۔ پہلو۔ مستقبلة۔ سامنے سے۔

لابأس ،کوئی حرج۔ صمام۔ جگہ

تشریح: اس حدیث میں عورت کے ساتھ جماع کے حوالے سے وضاحت کی گئی کہ جماع عورت کے اگلے ہی مقام میں کیا جائے تو جس طرف سے ہو کوئی حرج نہیں صرف دُبر میں صحبت کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

باب ۱۲۸ حُرْمَةُ الْوَطْيِ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا

دُبر میں عورتوں سے وطی کرنا حرام ہے!

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِتْيَانُ النِّسَاءِ نَحْوَ الْمَحَاشِ حَرَامٌ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ حمید الاعرج سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا دُبر میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔

مشکل الفاظ: اتیان النساء :عورتوں کے پاس آنا، یعنی وطی کرنا۔

نحو المحاش : دُبر کی طرف

تشریح: سرکار دوعالم نے اپنے الفاظ میں عورت کے ساتھ لواطت کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مَعْنٍ قَالَ وَجَدْتُّ بِخَطِّ اَبِيْ اَعْرِفُهُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَّأْتِيَ النِّسَاءَ فِيْ مَحَاشِهِنَّ

حضرت ابوحنیفہ معن سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کا خط پایا وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عورتوں کے ساتھ دُبر میں جماع کرنے سے منع کیا گیا۔

مشکل الفاظ: نهینا ۔ ہمیں روکا گیا۔ محاشهن ۔ ان کے دُبر

تشریح: دبر میں وطی کرنا روایات کثیرہ کی رو سے حرام ہے اور اس پر سخت تہدید و وعیدیں آئی ہیں۔ اسے لواطت اور اغلام بازی کے مترادف بھی قرار دیا ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ لاینظر اللّٰه یوم القیامة الی رجلٍ اتی امرأةً فی دبرها ۔ کہ اللہ قیامت کے دن ایسے شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جس نے عورت کی دُبر میں وطی کی۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِي الْقَعْقَاعِ الْخُشَنِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ حَرَامٌ اَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِي الْمَحَاشِ

حضرت حماد اپنے والد سے وہ ابوالمنہال سے وہ ابوالقعقاع الخشنی سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ حرام ہے کہ عورتوں کے پاس ان کی دُبر میں آیا جائے (یعنی دبر میں جماع کرنا حرام ہے)

تشریح: اس حدیث پاک میں عورت یعنی اپنی بیوی کے ساتھ جماع میں دُبر کا استعمال حرام قرار دیا گیا ہے۔

باب ۱۳۰ اَلنَّسَبُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ ا

نسب صاحب فراش کا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حضرت ابوحنیفہ حماد بن ابوسلیمان سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے سنگساری ہے۔

مشکل الفاظ: للفراش: صاحب فراش یعنی خاوند۔

للعاهر۔ زانی کیلئے۔ الحجرۃ۔ پتھر، سنگساری۔

تشریح: یعنی بچہ کا نسب خاوند یا مالک کے لئے ثابت ہوگا اور جو کسی کی بیوی یا کسی کی لونڈی سے زنا کرے اور اقرار کرے یا زنا ثابت ہو جائے تو جو حد ہے وہ نافذ کی جائے گی۔

کتاب الاستبراء — رحم کو صاف کرنے کی کتاب

باب ۱۳۱ الاستبرآء — رحم کو صاف اور بری کرنے کے بیان میں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُوْطَأَ الْحُبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ حاملہ عورتوں سے جماع کیا جائے یہاں تک کہ وہ جَن نہ لیں جو ان

کے پیٹوں میں بچے ہیں۔

مشکل الفاظ: یضعن۔ وہ جن لیں۔ وضع حمل کرلیں۔

بطونهن۔ انکے پیٹ

تشریح: یہ حکم اپنی منکوحہ حاملہ کو شامل نہیں ہے اور نہ ہی اس زنا کی حاملہ کو شامل ہے جس کا شوہر خود زانی ہو اور اس نے اس سے نکاح سے پہلے زنا کیا ہو بلکہ یہ حکم اس کو شامل ہے کہ زنا والی سے نکاح کیا جس سے کسی اور نے زنا کیا ہو تو نکاح تو جائز ہوگا مگر وضع حمل سے پہلے اس سے جماع جائز نہیں اسی طرح اگر لونڈی خریدی اور اس کو سابقہ مالک سے حمل ہو تو اس سے بھی وضع حمل سے قبل جماع جائز نہیں۔

کتاب الرَّضَاع — دودھ پلانے کا بیان

باب ۱۳۲: مُسَاوَاةِ الرِّضَاعِ وَالنَّسَبِ فِی التَّحْرِیْمِ

دودھ کے رشتوں اور نسب کے رشتوں کی حرمت برابر ہے

اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ شُرَیْحٍ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ قَلِیْلُهٗ وَکَثِیْرُهٗ

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ قاسم سے وہ شریح سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ دودھ کے رشتہ سے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب سے ثابت ہوتی ہے۔ خواہ دودھ کم پیا ہو یا زیادہ۔

مشکل الفاظ: الرضاع: دودھ

تشریح: دودھ کی مقدار میں ائمہ کا اختلاف ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچہ ایک مرتبہ بھی دودھ پی لے اور دودھ اس کے پیٹ میں اتر گیا تو اس

سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ جَاءَ اَفْلَحُ بْنُ اَبِی الْقُعَیْسِ لِیَسْتَاْذِنَ عَلٰی عَائِشَۃَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْہُ فَقَالَ تَحْتَجِبِیْنَ مِنِّیْ وَاَنَا عَمُّکِ فَقَالَتْ فَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اَرْضَعَتْکِ امْرَاَۃُ اَخِیْ بِلَبَنِ اَخِیْ قَالَتْ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَرِبَتْ یَدَاکِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّہٗ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ عراک ابن مالک سے وہ عروۃ بن الزبیر سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ افلح بن ابی القعیس نے اُن کے پاس آنا چاہا تو حضرت عائشہ نے ان سے پردہ کرلیا اس پر انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ حضرت عائشہ نے کہا کیسے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تمہیں اتنا نہیں پتہ کہ دودھ سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں

مشکل الفاظ : لیستاذن: اس نے اجازت مانگی۔ فاحتجبت۔ تو اس نے پردہ کرلیا ارضعتک۔ اس نے تجھے دودھ پلایا ہے۔ امراۃ اخی ۔ بھائی کی بیوی

تشریح : اس حدیث میں مطلق رضاعت کا ذکر ہے کہ کوئی بھی عورت خواہ وہ اپنے خاندان سے ہو یا نہ ہو دودھ پینے کی وجہ سے اس کے جتنے محرم ہوں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے۔

كتابُ الطَّلاق — طلاق کا بیان!

باب اَلْھَزْلِ فِی الطَّلَاقِ — طلاق میں مزاح کرنے کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ثَلٰثَۃٌ جِدُّھُنَّ جِدٌّ وَھَزْلُھُنَّ جِدٌّ اَلطَّلَاقُ وَالنِّکَاحُ وَالرَّجْعَۃُ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطاء سے وہ یوسف بن مالک سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں ان کی سنجیدگی بھی شمار ہوگی اور ان کا مذاق بھی سنجیدگی شمار ہوگی۔ (وہ تین چیزیں یہ ہیں) طلاق، نکاح، اور رجوع،

مشکل الفاظ : جد۔ سنجیدگی۔ ہزلھن۔ ان کا مذاق

تشریح : یعنی اگر کوئی شخص طلاق، نکاح، اور رجوع سنجیدگی میں کرتا ہے یا مذاق میں کرتا ہے یہ واقع ہو جائیں گی۔

باب ۱۳۷ اَلْعِدَّۃِ — عدت کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِسَوْدَۃَ حِیْنَ طَلَّقَھَا اِعْتَدِّیْ

حضرت ابوحنیفہ ابوزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو جب طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا تو عدت گزار۔

مشکل الفاظ : طلقھا ۔ اس نے اس کو طلاق دی۔ اعتدی۔ تو عدت گزار

تشریح : اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلاق دینے کے لئے صریح اور کنایہ دونوں طرح کے الفاظ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

دوسری بات جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث سے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی مگر دیگر احادیث اور سیرت سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضور ﷺ نے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے درخواست کی کہ اپنی باری حضرت عائشہ کو دیتی ہوں تو آپ نے ارادہ ترک فرمادیا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِسَوْدَةَ حِیْنَ طَلَّقَهَا اِعْتَدِّیْ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ عدت گزارو۔

تشریح: اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیوی جس سے جماع کیا گیا ہو اس کے لئے عدت گزارنا ضروری ہے۔

باب ۱۳۵ اَلطَّلَاقِ فِی الْحَیْضِ حیض میں طلاق دینا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَعِیْبَ ذٰلِکَ عَلَیْهِ فَرَاجَعَهَا فَلَمَّا طَهُرَتْ مِنْ حَیْضِهَا طَلَّقَهَا وَاحْتَسَبَ بِالتَّطْلِیْقَةِ الَّتِیْ کَانَ اَوْقَعَ عَلَیْهَا وَهِیَ حَائِضٌ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ایک آدمی سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی۔ اس وجہ سے ان پر (ابن عمر پر) الزام وعیب لگایا گیا تو انہوں نے اس سے رجوع کرلیا۔ پھر جب وہ حیض سے پاک ہوئی تو انہوں نے ان کو طلاق دی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو وہ ان کو حالت حیض میں دے چکے تھے۔

تشریح: اس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ حالت حیض میں طلاق دینا اچھا نہیں ہے اسی وجہ سے ابن عمر نے جب طلاق دی تو لوگوں نے انہیں برا بھلا کہا دوسری بات یہ کہ حالت حیض میں طلاق واقع ہوجاتی ہے اگر واقع نہ ہوتی تو رجوع کا کیا مطلب اور یہ بھی فرمایا گیا کہ اس پہلی طلاق کو شمار کیا گیا۔

باب ۱۳۶ حُرْمَةِ اللَّعِبِ بِالطَّلَاقِ طلاق کو تماشا بنانا حرام ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَالُ قَوْمٍ یَلْعَبُوْنَ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُوْنَ قَدْ طَلَّقْتُکِ قَدْ رَاجَعْتُکِ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحاق سے وہ ابوبردہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جو اللہ کی حدود کو تماشا بنالیتے کہتے ہیں کہ میں نے تجھے طلاق دے دی پھر کہتے ہیں کہ میں نے تجھ سے رجوع کرلیا

تشریح: اس حدیث میں ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو طلاق کو کھیل تماشا بنالیتے ہیں۔ پہلے دور میں بعض لوگ جب اپنی بیویوں کو تنگ کرنا چاہتے تو اپنی طلاق دیتے دیتے پھر عدت سے پہلے رجوع کرلیتے۔ پھر طلاق دیتے اور اس طرح انہوں نے اپنی بیویوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا تھا۔ اسلام نے ان لوگوں کی راہ کو بند کردیا۔ اور اصول مقرر کردیا کہ اگر کوئی تین دفعہ طلاق دے دے تو پھر رجوع نہیں کرسکتا۔

باب ۱۳۷ عَدْمِ وُقُوْعِ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ!

دیوانہ کی طلاق طلاق نہیں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَجُوْزُ لِلْمَعْتُوْهِ طَلَاقٌ وَّلَا بَیْعٌ وَّلَا شِرَاءٌ.

حضرت ابوحنیفہ منصور سے وہ شعبی سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجنون کی طلاق جائز نہیں اور نہ ہی اس کی خرید وفروخت جائز ہے۔

تشریح: مجنون پر احکام شرعیہ نافذ العمل نہیں ہیں اور وہ مرفوع القلم ہوتا ہے۔

باب ۱۳۸ عَدَمُ الطَّلَاقِ بِمَجُوْدِ التَّخْيِيْرِ

صرف اختیار دینے سے عورت کو طلاق نہیں ہوتی

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم نے آپ ﷺ کو اختیار کیا تو یہ صورت طلاق میں شمار نہ ہوئی۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محض طلاق کا اختیار سونپنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی بلکہ اس وقت طلاق ہوگی جب بیوی طلاق کو اختیار کرے۔

باب ۱۳۹ خِيَارُ الْعِتْقِ!

منکوحہ لونڈی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہے چاہے وہ خاوند کیساتھ رہے یا علیحدہ ہو جائے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ بُرَيْرَةَ وَلَهَا زَوْجٌ مَوْلًى لِاٰلِ اَبِيْ اَحْمَدَ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بریرہ لونڈی کو آزاد کیا جس کا خاوند آل ابی احمد کا آزاد کردہ غلام تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے اختیار دیا۔ چنانچہ اس نے علیحدگی

چاہی تو آپ نے ان کے درمیان تفریق کرا دی۔ حالانکہ اس کا شوہر آزاد تھا۔

مشکل الفاظ: فرق۔ اس نے جدا کر دیا اعتقت اس نے آزاد کیا۔ حرا آزاد

تشریح: مذکورہ حدیث پاک کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس طرح کی لونڈی کو رضا عتق حاصل ہے۔ خواہ اس کا شوہر آزاد ہو یا غلام۔

باب ۱۴۰ طَلَاقُ الْاَمَةِ لونڈی کی طلاق کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَاقُ الْاَمَةِ اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطیہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔

تشریح: حنفیہ کے نزدیک اگر شوہر آزاد ہے اور بیوی لونڈی ہے تو دو طلاقوں سے اس پر بخلاف آزاد کے حرام ہو جائے گی اور دو حیض گزرنے پر عدت پوری ہو جائے گی

باب ۱۴۱ اَلنَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَبْتُوْتَةِ

طلاق مبتوتہ میں عورت کیلئے مکان اور نفقہ ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ صَدَقَتْ اَمْ كَذَبَتْ اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ ہم اپنے رب کی کتاب کو نہیں چھوڑیں گے اور اپنے نبی کی سنت کو کہ (محض) ایک عورت کے کہنے سے کہ ہم نہیں جانتے کہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ۔ تین طلاق دیں دی ہوئی۔ عورت کیلئے رہائش بھی ہے اور نفقہ بھی ہے۔

مشکل الفاظ: لاندع ۔ہم نہیں چھوڑیں گے۔ لاندری ہم نہیں جانتے۔
السکنی ۔رہائش۔ النفقة۔ نفقہ۔خرچ

تشریح: امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک وہ عورت جس کو خاوند نے تین طلاقیں دے دی ہوں تو عدت گزرنے تک شوہر کے ذمہ اس عورت کی جائے سکونت بھی ہے اور اسکے ضروری اخراجات بھی ہیں ان کے مسلک کی بنیاد یہی حدیث پاک ہے۔

باب ۱۴۲ عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

اس عورت کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو!

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَمَكَثَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ وَضَعَتْ فَمَرَّبِهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنِ بَعْلَكَ فَقَالَ تَشَوَّفْتِ تُرِيْدِيْنَ الْبَاءَةَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَا بَعْدَ الْاَجَلَيْنِ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ كَذَبَ اِذَا حَضَرَ فَآذِنِيْنِيْ۔

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے روایت کرتے ہیں کہ سبیعہ بنت الحارث اسلمیہ کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ حاملہ تھی۔ پھر پچیس روز گزرنے زچگی ہوئی۔ پھر ابوالسنابل بن بعلک اس کے پاس آیا اور کہا کیا تو نے بن سنور کر نکاح کا ارادہ کیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی قسم تیری عدت لمبی ہے۔ پھر سبیعہ یہ سن کر نبی پاک ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے جب وہ آئے تو مجھے خبر دینا۔

مشکل الفاظ: تشوفت: تو بن سنور گئی ہے۔ الباءۃ ۔نکاح۔

تشریح: چاروں ائمہ کے نزدیک اگر حاملہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو

اس کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے خواہ اس سے کم عرصہ لگے یا زیادہ۔

باب ۱۴۳ نَسْخُ عِدَّةِ الْوَفَاةِ فِي الْبَقَرَةِ

سورۃ بقرہ میں وفات کی مذکورہ مدت عدت منسوخ ہے

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ شَآءَ بَاهَلْتُهٗ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الطُّوْلٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَسَخَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى كُلَّ عِدَّةٍ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جو چاہے میں اس سے مباہلہ کرتا ہوں کہ چھوٹی سورۃ نساء (سورۃ طلاق) لمبی صورت کے بعد اتری۔ ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے یوں روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ چھوٹی سورۃ النساء نے حاملہ کی سب عورتوں کو منسوخ کر دیا کہ وہ بچہ جنیں۔

مشکل الفاظ: القصری۔ چھوٹی۔ الطولی ۔لمبی۔ نسخت ۔ اس نے منسوخ کر دیا۔ اولات احمال۔ حمل والیاں۔ یضعن۔ اس نے جنا۔

تشریح: اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حمل والی عورتوں کی عدت خاوند کے فوت ہونے کی صورت میں چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے سورۃ بقرہ میں ہے۔ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا اس آیت کو سورۃ طلاق کی اس آیت نے منسوخ کر دیا۔ واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن۔

باب ۱۴۴ فِي الْمَرْاَةِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَمْ يَفْرِضْ

لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا

وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو نہ اسکا مہر مقرر ہوا ہو اور نہ اسکے شوہر نے اسکے ساتھ خلوت صحیحہ کی ہو

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمَرْأَةِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صِدَاقًا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا صَدُقَةُ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِيُّ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اس عورت کے لئے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور اس کا نہ ہی مہر مقرر ہوا ور نہ اس کے ساتھ خاوند نے خلوت صحیحہ کی ہو۔ تو مہر مثل ہے۔ ابن سنان اشجعی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے بارہ میں تمہارے فیصلہ کی طرح فیصلہ صادر فرمایا۔

مشکل الفاظ: لم یفرض۔ نہیں مقرر کیا۔ صداقاً۔ مہر۔ قضی۔ فیصلہ کیا

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ عورت جس کا نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد نہ ابھی مہر مقرر کیا تھا اور نہ ہی خلوت صحیحہ ہوئی تھی کہ خاوند فوت ہو گیا تو اس عورت کا مہر مثل اور خاوند کی میراث پر قانون کے مطابق پورا حق ہوگا۔ جو کہ خاوند کے ورثاء دیں گے۔

بابُ ۱۴۵ فِي الْاِيْلَاءِ بِالْكَلَامِ! ایلاء بالکلام کا بیان

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

فِي الْمُوْلِيْ فَيْئَةُ الْجِمَاعُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ عُذْرٌ فَفَيْئَةٌ بِاللِّسَانِ

حضرت حماد ابوحنیفہ سے وہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ مولی کا رجوع جماع کرنا ہے مگر یہ کہ اس کو کوئی عذر ہو تو اسکا رجوع زبان سے ہو جائیگا

تشریح: مولی اس آدمی کو کہتے ہیں جس نے ایلا کیا ہو یعنی یہ کہا ہو کہ میں چار ماہ تک عورت سے جماع نہیں کروں گا اگر اس نے پہلے جماع کر لیا تو اب قسم کا کفارہ دے گا اور رجوع ہو جائیگا۔ اور عدت گزر گئی تو حنفیہ کے نزدیک خود بخود طلاق بائن ہو جائے گی۔ اب نکاح دوبارہ ہوگا نہ کہ رجوع واللہ اعلم بالصواب۔

بابُ ۱۴۶ اَلْخُلْعُ خلع کا بیان

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا اَنَا وَلَا ثَابِتٌ فَقَالَ اَتَخْتَلِعِيْنَ مِنْهُ بِحَدِيْقَةٍ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَزِيْدُ قَالَ اَمَّا الزِّيَادَةُ فَلَا

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ حضرت ایوب سختیانی سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ نہ میں ثابت کے ساتھ اور نہ ثابت میرے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو خلع چاہتی ہے اس کے باغ کے بدلے میں اس نے کہا اور زیادہ بھی دیتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں زائد نہیں۔

مشکل الفاظ: تختلعین۔ تو خلع کرتی ہے۔ بحدیقہ۔ اس کے باغ کے بدلے۔ ازید۔ میں زیادہ دیتا ہوں۔

تشریح: احناف اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ مہر سے زیادہ خاوند کو

لینا جائز نہیں ہے۔ جبکہ بعض ائمہ کے نزدیک مہر سے زیادہ لینا جائز ہے۔

كِتَابُ النَّفَقَاتِ — خرچ اخراجات کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَاتَ اَحَدُكُمْ مَغْمُوْمًا مَهْمُوْمًا مِنْ سَبَبِ الْعِيَالِ كَانَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات گذارے اہل وعیال کے سبب غمزدہ اور رنجیدہ رہ کر تو یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کے راستہ میں تلوار کی ہزار ضربوں سے افضل ہے۔

مشکل الفاظ: بات۔اس نے رات گزاری۔ مغموما مهموما۔ غمزدہ ورنجیدہ۔ العیال۔اہل وعیال۔

تشریح: مسلمان کا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا باعث ثواب واجر ہے جو کوئی آدمی اپنے اہل وعیال کی خرچ کی فکر میں لگا ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے تو جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ

عَلَيْهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو جو کچھ بھی اللہ کی رضامندی کیلئے خرچ کرے گا۔ اس پر تجھ کو اجر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی عورت کے منہ میں ڈالتا ہے۔

مشکل الفاظ: وجه الله اللہ کی رضامندی۔ اجرت تجھے اجر دیا گیا اللقمة لقمہ

تشریح: یہ اللہ کا کرم ہے کہ اہل وعیال کی اخراجات پر خرچ لازم ہونے کے باوجود اس کو بہترین صدقہ اور اجر قرار دیا گیا۔ حتی کہ ایک ایک لقمہ جو گھر والوں پر خرچ کیا جاتا ہے اس پر بھی اجر ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ رزق حلال عین عبادت ہے

كِتَابُ التَّدْبِيْرِ — مدبر کرنے کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدًا كَانَ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ نُعَيْمِ النَّحَّامِ فَدَبَّرَهٗ ثُمَّ احْتَاجَ اِلٰى ثَمَنِهٖ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن نعیم النحام کا ایک غلام تھا جس کو انہوں نے مدبر کر دیا پھر اس کی قیمت کی انہیں ضرورت ہوئی۔ تو نبی پاک ﷺ نے آٹھ سو درہم میں اسے فروخت کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مدبر غلام کو فروخت کر دیا۔

مشکل الفاظ: فدبرة ۔تو اس کو مدبر کر دیا۔ ثمنه ۔اس کی قیمت۔

تشریح: مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کو آقا کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔ احناف کے نزدیک مدبر کی بیع جائز نہیں ہے۔

باب ۱۴۹ الْوِلَاءِ ولا کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ لِتُعْتِقَهَا فَقَالَتْ مَوَالِیْهَا لَا نَبِیْعُهَا اِلَّا اَنْ نَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم نہیں بیچیں گے مگر اس شرط پر کہ اس کا حق ولاء ہم کو ملے۔ حضرت عائشہ نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا آپ نے فرمایا کہ ولاء کا حق اس کا ہے جو اس کو آزاد کرے

مشکل الفاظ: الولاءُ: ولا، ولایت، نشترط۔ ہم شرط کرتے ہیں۔

تشریح: آزاد شدہ غلام کے مرنے پر اگر اس کے ذی الفروض وعصبات میں سے کوئی نہ ہو تو حق وراثت آزاد کرنے والے آقا کو ملے گا اور اسی کو حق ولاء کہتے ہیں یہ اس لئے کہ شریعت نے آزاد کرنے والے کو بھی عصبہ مانا ہے۔ مگر نسبی عصبہ سے درجہ کمتر ہوگا۔

باب ۱۵۰ النَّهْیُ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

ولا کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

حضرت ابوحنیفہ حضرت عطاء بن یسار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے حق ولاء کی بیع اور ہبہ سے منع فرمایا ہے۔

کتاب الایمان۔ قسموں کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَیُقَالُ ابْنُ عَجْلَانَ یَحْیَی بْنُ یَعْلٰی اِسْحٰقُ بْنُ السَّلُوْلِیُّ وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِمَّا یُعْصَی اللّٰهُ تَعَالٰی شَیْئٌ هُوَ اَعْجَلُ عِقَابًا مِنَ الْبَغْیِ وَمَا مِنْ شَیْئٍ اُطِیْعَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ اَسْرَعُ ثَوَابًا مِنَ الصِّلَةِ وَالْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَیْسَ شَیْئٌ اَعْجَلُ ثَوَابًا مِنَ الصِّلَةِ صِلَةِ الرَّحِمِ وَلَیْسَ شَیْئٌ اَعْجَلُ عُقُوْبَةً مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ الرَّحِمِ وَالْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا مِنْ عَمَلٍ اُطِیْعَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ بِاَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَمَا مِنْ عَمَلٍ عُصِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ بِاَعْجَلَ عُقُوْبَةً مِنَ الْبَغْیِ وَالْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا مِنْ عُقُوْبَةٍ مِمَّا یُعْصَی اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ بِاَعْجَلَ مِنَ الْبَغْیِ

حضرت ابوحنیفہ ناصح بن عبداللہ اور کہا گیا ابن عجلان وہ یحیٰ بن یعلی اور اسحق بن السلولی اور ابوعبداللہ محمد بن علی بن نفیل سے وہ یحیٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نافرمانیوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو بغاوت سے زیادہ جلدتر عذاب کی مستحق بنادے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت شعاریوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو صلہ رحمی سے تیزتر لائق ثواب واجر ٹھہرادے اور جھوٹی قسم شہروں کو فنا کردیتی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو چیز صلہ رحمی سے جلدتر ثواب کا حق دار نہیں کرتی اور کوئی چیز بغاوت وقطع رحمی سے تیزتر مستحق عقاب نہیں ٹھہراتی اور جھوٹی قسم شہروں کو

تباہ کر ڈالتی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی عمل جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کیا جائے صلہ رحمی سے بڑھ کر جلد لائق ثواب بنانے والا نہیں اور کوئی عمل جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کیا جائے بغاوت سے بڑھ کر جلد مستحق عقاب بنانے والا نہیں اور جھوٹی قسم شہروں کو ویران کر دیتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی نافرمانی جو اللہ کی شان میں کی جائے بغاوت سے جلد تر عذاب کا سبب بننے والی نہیں

مشکل الفاظ: اسرع ،زیادہ جلد۔ الیمین الفاجرة ،جھوٹی قسم

تشریح: اس میں صلہ رحمی کا ثواب سب سے زیادہ قبول ہونے والا عمل بتایا اور بغاوت کو سب سے بڑی نافرمانی کہا گیا اور جھوٹی قسم کو اس جگہ تباہی کی لہر کہا گیا۔

باب ۱۵۲ نذر معصیةٍ وفیه الکفارة وعدم الوفاءِ

گناہ کی منت ماننا اور اس میں کفارہ ہے اور اس کے پورا نہ کرنے کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِيْهِ وَلَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ

حضرت ابوحنیفہ محمد بن زبیر سے وہ حسن سے وہ عمران سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نذر مانی کہ اللہ کی اطاعت کرے تو اس کو چاہیے کہ اطاعت کرے۔ اور جو منت مانے کہ اللہ کی نافرمانی کرے تو وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور غصہ کی حالت میں نذر معتبر نہیں ہے۔

مشکل الفاظ: نذر منت ماننا، منت ان یعصیہ یہ کہ اس کی نافرمانی کریگا۔

تشریح: اس حدیث میں بتایا گیا کہ اگر کسی گناہ کی نذر مانی تو اس نذر یعنی

منت کو پورا نہ کرے۔ وہ گناہ گار نہ ہوگا اور اس پر امام صاحب کے نزدیک کفارہ لازم آئے گا یمین کا۔ اور اگر غصہ کی حالت میں کوئی نذر مانی تو اس کا اعتبار نہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ.

حضرت ابوحنیفہ محمد بن زبیر الحنظلی سے وہ حسن سے وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں نذر پوری کرنا ضروری نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

تشریح: یعنی اگر کوئی گناہ کی منت مانی تو اس کو پورا نہ کیا جائے بلکہ کفارہ کے طور پر قسم کا کفارہ ادا کیا جائے۔

باب ۱۵۳ يَمِيْنُ اللَّغْوِ ! یمین لغو کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس آیت کی تفسیر میں (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ) کہ اللہ تمہاری لغو قسموں کے بارہ میں تم سے مواخذہ نہیں کرے گا) سنا ہے کہ اس سے مراد آدمی کا یہ قول ہے کہ مثلاً لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ یعنی نہیں قسم اللہ کی اور ہاں قسم اللہ کی۔

مشکل الفاظ : لایؤاخذکم ۔ وہ مواخذہ نہیں کرتا، انہیں پکڑتا نہیں۔

اللغو ۔ لغو، فضول۔

تشریح : اس سے مراد یہ ہے کہ انسان بے سوچے سمجھے قسم اٹھالے یا قصداً غلط قسم کھائی بعد میں حقیقت حال واضح ہوئی۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ قَالَتْ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ مِمَّا یَصِلُ بِهٖ کَلَامَهٗ مِمَّا لَا یَعْقِدُ عَلَیْهِ قَلْبُهٗ حَدِیْثًا

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ اللہ عزوجل کے اس قول لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ کی تفسیر میں فرماتی ہیں کہ لغو یہ ہے کہ آدمی لا واللہ وبلی واللہ یعنی اس کا ایسا کلام جس میں اس کا دل کسی بات پر قسم کا قصد نہ کرے۔

تشریح : مطلب یہی ہے کہ بغیر سوچے سمجھے ہی زبان سے قسم نکال دے جس طرح بعض لوگوں کا تکیہ کلام ہوتا ہے۔

باب ۱۵۴ اَلْاِسْتِثْنَاءُ فِی الْیَمِیْنِ یُبْطِلُهَا

قسم میں استثناء لانے سے قسم باطل ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ وَاسْتَثْنٰی فَلَهٗ ثُنْیَاهُ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قسم کھائی کسی بات پر اور اس میں استثناء کیا تو اس کی قسم میں استثناء ہے۔

تشریح : یعنی قسم میں کسی چیز کو مستثنیٰ کیا تو اس کی بات کو مانا جائے گا۔

حدیث : حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ وَّقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰی

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ قاسم سے وہ عبدالرحمن سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جس کسی نے کسی چیز پر قسم کھائی اور کہا۔ ان شاء اللہ تو اس کا یہ استثناء صحیح ہوگا۔

مشکل الفاظ : حلف ۔ اس نے قسم اٹھائی ۔ یمین ۔ قسم، استثنیٰ۔ اس نے استثنیٰ کی، کیا۔

تشریح : یعنی اگر قسم کے ساتھ ان شاء اللہ کہا تو یہ استثنیٰ صحیح مانا جائے گا اور قسم لغو قرار دی جائے گی ان شاء اللہ کہتے ہیں تا کہ حانث نہ ہوں۔

کِتَابُ الْحُدُوْد شرعی حدود کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ کَرِهَ لَکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْمِزْمَارَ وَالْکُوْبَةَ.

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا، آلہ طرب اور طبلہ حرام کیا ہے۔

مشکل الفاظ : المیسر ۔ جوا، المزمار، آلہ طرب، باجا وغیرہ۔

الکوبہ ۔ طبلہ، ڈھول۔

باب ۱۵۵ حَدُّ الشُّرْبِ وَحَدُّ السَّرِقَةِ

شراب نوشی اور چوری کی سزا کا بیان!

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ بِابْنِ اَخٍ لَّـهٗ نَشْوَانُ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَحُبِسَ حَتّٰی اِذَا صَحَا وَاَفَاقَ عَنِ السُّكْرِ دَعَا بِالسَّوْطِ فَقَطَعَ ثَمَرَتَهٗ ثُمَّ رَقَّهٗ وَدَعَا جَلَّادًا فَقَالَ اَجْلِدْهُ عَلٰی جِلْدِهٖ وَارْفَعْ یَدَكَ فِیْ جَلْدِكَ وَلَا تُبْدِ اُضْبُعَيْكَ قَالَ وَاَنْشَاَ عَبْدُ اللّٰهِ یَعُدُّ حَتّٰی اَكْمَلَ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً خَلّٰی سَبِیْلَهٗ فَقَالَ الشَّیْخُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَابْنُ اَخِیْ وَمَا لِیْ وَلَدٌ غَیْرُهٗ فَقَالَ شَرُّ الْعَمِّ وَالِی الْیَتِیْمِ اَنْتَ كُنْتَ وَاللّٰهِ مَا اَحْسَنْتَ اَدَبَهٗ صَغِیْرًا وَلَا سَتَرْتَهٗ كَبِیْرًا قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ یُحَدِّثُنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ حَدٍّ اُقِیْمَ فِی الْاِسْلَامِ لَسَارِقٌ اُتِیَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا قَامَتْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةُ قَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ فَلَمَّا انْطَلَقَ بِهٖ نَظَرَ اِلٰی وَجْهِ النَّبِیِّ ﷺ كَاَنَّمَا سُفَّ عَلَیْهِ وَاللّٰهِ الرَّمَادُ فَقَالَ بَعْضُ جُلَسَائِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَكَاَنَّ هٰذَا قَدِ اشْتَدَّ عَلَیْكَ فَقَالَ وَمَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ یَّشْتَدَّ عَلَیَّ اَنْ تَكُوْنُوْا اَعْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ عَلٰی اَخِیْكُمْ قَالُوْا فَلَوْ لَا خَلَّیْتَ سَبِیْلَهٗ قَالَ اَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَاِنَّ الْاِمَامَ اِذَا انْتَهٰی اِلَیْهِ حَدٌّ فَلَیْسَ یَنْبَغِیْ لَـهٗ اَنْ یُّعَطِّلَهٗ قَالَ ثُمَّ تَلَا وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی بِابْنِ اَخٍ لَّهٗ سَكْرَانُ فَقَالَ تَرْتِرُوْهُ وَمَزْمِزُوْهُ وَاسْتَنْكِهُوْهُ فَوَجَدُوْا مِنْهُ رِیْحَ شَرَابٍ فَاَمَرَ بِحَبْسِهٖ فَلَمَّا صَحَا دَعَا بِهٖ وَدَعَا بِسَوْطٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَتْ ثَمَرَتُهٗ وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ حَدٍّ اُقِیْمَ فِی الْاِسْلَامِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ فَلَمَّا انْطَلَقَ بِهٖ نَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا یُسَفُّ فِیْ وَجْهِهِ الرَّمَادُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّهٗ شَقَّ عَلَیْكَ فَقَالَ اَلَا یَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ تَكُوْنُوْا

اَعْوَانًا لِلشَّیْطَانِ عَلٰی اَخِیْكُمْ قَالُوْا فَلَا نَدَعُهٗ قَالَ اَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ یُّؤْتٰی بِهٖ وَاِنَّ الْاِمَامَ اِذَا رُفِعَ اِلَیْهِ الْحَدُّ فَلَیْسَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّدَعَهٗ حَتّٰی یُمْضِیَهٗ ثُمَّ تَلَا وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا الْاٰیَةَ

حضرت ابوحنیفہ یحییٰ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود کے پاس ایک شخص اپنے بھتیجے کو لایا جو مست تھا۔ اور نشہ کی وجہ سے اس کی عقل گم تھی آپ کے حکم سے اس کو قید کر دیا گیا یہاں تک کہ جب اس کا نشہ اترا اور مستی سے افاقہ ہوا تو حضرت ابن مسعود نے کوڑا منگوایا اور اس کا پھندنا کاٹ ڈالا پھر اس کو نرم کیا اور جلاد کو بلایا۔ اس کو حکم دیا کہ اس کی جلد پر چابک مار اور مارتے وقت اپنا ہاتھ اٹھا مگر اتنا نہیں کہ تیری بغلیں دکھائی دیں۔ یحییٰ نے کہا خود عبداللہ گننے لگے یہاں تک کہ جب اسی کوڑے ہو گئے تو اس کو چھوڑ دیا تو اس بوڑھے نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن اللہ کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے سوا میری کوئی اولاد نہیں آپ نے کہا کہ تو برا چچا ہے کہ تو یتیم کا والی ہوا اور اللہ کی قسم نہ تو نے بچپن میں اس کو ادب دیا اور نہ بڑے پن میں اس کی عیب پوشی کی۔ یحییٰ نے کہا کہ پھر ابن مسعود ہم سے حدیث بیان کرنے لگے اور کہا کہ پہلی حد جو اسلام میں لگائی گئی وہ ایک چور پر تھی جو نبی پاک ﷺ کے پاس لایا گیا جب اس پر گواہی گذر گئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو جب اس کو لے جانے لگے تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ بعض حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ گویا یہ بات آپ پر سخت شاق گذری آپ نے فرمایا کہ یہ مجھ پر شاق کیوں نہ ہو کہ تم شیطان کے مددگار بن جاؤ۔ اپنے بھائی کے معاملہ میں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے تو فرمایا کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ پہلے سے تم اس کو میرے پاس نہ لاتے۔ البتہ امام کے سامنے جب جرم قابل حد ثابت ہو جائے تو اس کیلئے جائز نہیں کہ اس کو چھوڑ دے پھر آپ نے یہ آیت

تلاوت فرمائی۔ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا یعنی تم کو چاہیے کہ معاف کردو اور منہ پھیر لو۔

اور ایک روایت میں ابن مسعود سے یوں منقول ہے کہ ایک شخص نے اپنے مدہوش بھتیجے کو پیش کیا۔ حضرت ابن مسعود نے حکم دیا کہ اس کو ذرا حرکت دو اور جھنجھوڑو اور اس کی بو سونگھو۔ تو اس سے شراب کی بو آتی تھی۔ آپ نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا۔ جب اس کا نشہ اترا تو آپ نے اس کو بلایا اور ایک چابک بھی منگوایا۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی چوٹی کاٹی گئی۔ باقی حدیث پہلی کی طرح ذکر کی۔

اور ایک روایت میں ابن مسعود سے اس طرح ہے کہ سب سے پہلی حد جو اسلام میں لگائی گئی یہ تھی کہ ایک چور نبی پاک ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ جب اس کو لے کر چلے تو صحابہ کی نظر حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو متغیر ہو گیا تھا کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ حکم آپ پر شاق گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا مجھ پر یہ شاق نہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن جاؤ۔ سب نے عرض کیا تو کیا اس پر ہم نہ چھوڑ دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس لانے سے پہلے کیا تم یہ نہیں کر سکتے تھے۔ البتہ جب امام کے سامنے کوئی معاملہ قابل سزا ثابت ہو جائے۔ تو اس کو چھوڑنا نہ چاہیے تاوقتیکہ اس کو حد جاری کر دے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی، وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا۔ آخر آیت تک۔

مشکل الفاظ : نشوان ،نشہ والا۔ مست ،السوط، کوڑا۔ سُفّ، چھا گیا۔ الرماد۔ راکھ۔ تزتروہ ۔اس کو حرکت دو۔ مزمزوہ ۔اس کو جھنجھوڑو۔

تشریح : حدود کے حوالے سے سب سے پہلے گواہی کا ثابت کرنا ہے۔ اگر گواہی ثابت ہو جائے تو امام وقت یعنی حاکم سزا میں کمی بیشی کرنے کا مجاز نہیں ہے حاکم کے پاس معاملہ پیش ہونے سے پہلے معاملہ رفع دفع ہو جائے تو حد نافذ نہ ہوگی۔

باب ۱۵۷ فِيمَا يُقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ !

وہ مقدار مالیت جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے!

حدیث: اَبُوحَنِيفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ كَانَ يُقْطَعُ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِي رِوَايَةٍ اِنَّمَا كَانَ الْقَطْعُ فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دس درہم کی مالیت کی چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا تھا ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ کٹنا دس درہم کی مالیت کی چوری پر ہوتا تھا۔

تشریح : امام اعظم کے نزدیک دس درہم کی مالیت کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اس سے کم نہیں۔

باب ۱۵۸ دَرْءُ الْحُدُوْدِ

حدود کے دور کیے جانے کا بیان

حدیث: اَبُوحَنِيفَةَ عَنْ مُقْسِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ادْرَؤُا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ

حضرت ابوحنیفہ مقسم سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شبہات سے حدود کو دور کردو۔

مشکل الفاظ : ادرؤ۔ تم دور رکھو۔

تشریح: محض شبہ کی بنا پر حد نافذ نہیں کی جا سکتی جب تک اس پر گواہ قائم نہ ہو جائے

باب ۱۵۹ الرَّجْمُ لِلزَّانِي الْمُحْصِنِ !

شادی شدہ زنا کار کے سنگسار کرنے کا بیان

حدیث: ابو حنیفة عن علقمة عن ابن بريدة عن ابيه ان ماعز ابن مالك اتى النبي ﷺ فقال ان الاخر قد زنى فاقم عليه الحد فرده رسول الله ﷺ ثم اتاه الثانية فقال له مثل ذالك ثم اتاه الثالثة فقال له مثل ذالك ثم اتاه الرابعة فقال ان الاخر قد زنى فاقم عليه الحد فسأله عنه اصحابه هل تنكرون من عقله قالوا لا قال انطلقوا به فارجموه قال فانطلق به فرجم بالحجارة فلما ابطأ عليه القتل انصرف الى مكان كثير الحجار فقام فيه فاتاه المسلمون فرجموه بالحجارة حتى قتلوه فبلغ ذلك النبي ﷺ فقال هلا خليتم سبيله فاختلف الناس فيه فقال قائل هذا ماعز اهلك نفسه وقال قائل انا ارجو ان يكون توبة فبلغ ذالك النبي ﷺ فقال لقد تاب توبة لو تابها فئام من الناس لقبل منهم فلما بلغ ذالك قوما طمعوا فيه فسألوه ما يصنع بجسده قال اصنعوا به ما تصنعون بموتاكم من الكفن والصلوة عليه والدفن قال فانطلق به اصحابه فصلوا وفي رواية قال اتى ماعز بن مالك رسول الله ﷺ واقر بالزنا فرده ثم عاد فاقر بالزنا فرده ثم عاد فاقر بالزنا فرده ثم عاد فاقر بالزنا الرابعة فسأل النبي ﷺ هل تنكرون من عقله شيئا قالوا لا قال فامر به ان يرجم في موضع قليل الحجارة قال فابطأ عليه الموت فانطلق يسعى الى موضع كثير الحجارة واتبعه الناس فرجموه حتى قتلوه ثم ذكروا شانه لرسول الله ﷺ قال لولا خليتم سبيله قال فاستاذن قومه رسول الله ﷺ في دفنه والصلوة عليه فاذن لهم في ذالك قال وقال عليه

السلام لقد تاب توبة لو تابها فئام من الناس قبل منهم

وفي رواية قال لما امر النبي ﷺ بماعز بن مالك ان يرجم قام في موضع قليل الحجارة فابطأ عليه القتل فذهب به مكانا كثير الحجارة واتبعه الناس حتى رجموه فبلغ ذالك النبي ﷺ قال الا خليتم سبيله وفي رواية لما هلك ماعز بن مالك بالرجم اختلف الناس فيه فقال قائل ماعز اهلك نفسه وقال قائل تاب فبلغ ذلك رسول الله ﷺ قال لقد تاب توبة لو تابها صاحب مكس لقبل منه او تابها فئام من الناس لقبل منهم.

وفي رواية جاء ماعز بن مالك الى رسول الله ﷺ وهو جالس فقال يا رسول الله ﷺ اني زنيت فاقم الحد علي فاعرض عنه النبي ﷺ قال ففعل ذلك اربع مرات كل ذلك يرده لنبي ويعرض عنه في الرابعة فقال انكرتم من عقل هذا شيئا قالوا ما نعلم الا عاقلا وما نعلم الا خيرا قال فاذهبوا به فارجموا فقال فذهبوا به في مكان قليل الحجارة فلما اصابته الحجارة جزع قال فخرج يشتد حتى اتى الحرة فثبت لهم قال فرموه بجلاميدها حتى سكت قال فقالوا يا رسول الله ﷺ ماعز حين اصابته الحجارة جزع فخرج يشتد فقال النبي ﷺ لولا خليتم سبيله قال فاختلف الناس في امره فقالت طائفة هلك ماعز واهلك نفسه وقالت طائفة بل تاب الى الله توبة لو تابها فئام من الناس لقبل منهم قالوا يا رسول الله فما نصنع به قال اصنعوا به كما تصنعون بموتاكم من الغسل والكفن والحنوط والصلوة عليه والدفن وقد روى الحديث بروايات مختلفة نحو ما تقدم

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی پاک ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اس بھلائی سے دور افتادہ نے زنا کیا ہے آپ اس پر حد قائم فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے رَد فرما دیا۔ پھر دوبارہ آیا اور اپنی پہلی بات دہرائی۔ آپ نے پھر اس کو رَد فرمایا۔ پھر تیسری بار اپنے جرم کا اعادہ کیا۔ حضور ﷺ نے اس کو رَد فرما یا دیا۔ پھر چوتھی بار کہا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ مجھ پر حد قائم کیجئے۔ اس پر آپ نے اپنے اصحاب سے اس کی حالت دریافت فرمائی کہ یہ پاگل تو نہیں ہے۔ سب نے کہا جی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس کو لے جا کر سنگسار کر دو۔ بریدہ کہتے ہیں کہ پھر اس کے مرنے میں دیر ہوئی تو وہ اس مقام کو چھوڑ کر زیادہ پتھریلی زمین میں جا کر کھڑا ہوا۔ مسلمانوں نے اس کا پیچھا کیا اور پتھروں سے اس کو رجم کر کے مار ڈالا۔ یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑا۔ لوگ ماعز کے بارہ میں مختلف باتیں کرنے لگے۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ ماعز نے اپنی جان خود ہلاک کی۔ بعض نے کہا کہ ہم کو اُمید ہے کہ یہ اس کے لئے توبہ ہوگی یہ باتیں آپ تک پہنچیں تو آپ نے فرمایا کہ ماعز نے جو توبہ کی ہے کہ اگر لوگوں کی جماعتیں بھی ایسی توبہ کریں تو قبول ہو۔ لوگوں تک جب حضور ﷺ کا یہ فرمان پہنچا تو ماعز کے حق میں امید ثواب رکھنے لگے پھر آپ سے دریافت کیا کہ اس کی میت کو کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ جو اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو اس کے ساتھ کرو اس کا کفن دفن کرو۔ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو، بریدہ کہتے ہیں کہ پھر لوگ اس کو لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ماعز بن مالک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کو رد کر دیا۔ پھر اس نے دوبارہ آکر

زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے پھر رد فرما دیا۔ پھر آ کر زنا کا اقرار کیا۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ کیا اس کی عقل میں کوئی فتور ہے۔ لوگوں نے کہا جی نہیں۔ بریدہ کہتے ہیں کہ تب آپ نے حکم دیا کہ کم پتھریلی زمین میں وہ رجم کیا جائے۔ کہتے ہیں کہ جب اس کے مرنے میں دیر لگی تو وہ زیادہ پتھریلی زمین کی طرف بھاگ گیا اور لوگوں نے اس کا پیچھا کیا اور اس کو وہاں رجم کر کے مار ڈالا۔ پھر اسی واقعہ کا ذکر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کا پیچھا کیوں نہ چھوڑا، بریدہ کہتے ہیں کہ ان کی قوم نے حضور علیہ السلام سے اس کے دفن اور نماز کے بارہ میں پوچھا۔ آپ نے اس کو اس کی اجازت دی اور فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر لوگوں کی جماعتیں وہ توبہ کرتیں تو قبول ہوتی۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ بریدہ کہتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ نے ماعز بن مالک کے بارہ میں رجم کیے جانے کا حکم دیا تو کم پتھریلی زمین میں جا کھڑے ہوئے۔ پھر جب اس کی موت میں دیر ہوئی تو زیادہ پتھروں والی زمین میں چلا گیا۔ اور لوگ اس کے پیچھے ہو لئے۔ یہاں تک اس کو رجم کر ڈالا۔ یہ قصہ حضور ﷺ کے گوش مبارک میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کا راستہ کیوں نہ چھوڑا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ماعز جب رجم سے ہلاک ہوئے تو لوگ ان کے بارے میں مختلف باتیں کرنے لگے کسی کہنے والے نے کہا کہ ماعز نے اپنی جان خود ہلاک کی اور کوئی کہنے لگا کہ ماعز نے اس طرح توبہ کی۔ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ تک پہنچیں تو آپ نے فرمایا کہ ماعز نے ایسی توبہ کی کہ اگر وہ توبہ کوئی چنگی لینے والا کرے تو قبول ہو یا لوگوں کی جماعتیں ایسی توبہ کریں تو قبول ہو جائے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ماعز بن مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس

آئے جب کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے مجھ پر حد جاری کیجئے۔ اس سے نبی پاک ﷺ نے چہرہ مبارک پھیر دیا۔ بریدہ کہتے ہیں کہ پھر اس نے چار مرتبہ ایسا ہی کیا۔ نبی پاک ﷺ ہر بار اس کو واپس کر دیتے۔ اور منہ پھیر لیتے۔ چوتھی بار آپ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم اس کی عقل میں فتور پاتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ہم تو اس کو عقلمند اور اچھے کردار والا ہی سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور رجم کرو۔ بریدہ کہتے ہیں کہ اس کو کم پتھریلی زمین میں لے گئے جب اس کو پتھر لگا تو وہ بہت گھبرایا اور بھاگ گیا۔ زیادہ پتھریلی زمین کی طرف اور وہاں رجم کے انتظار میں جم گیا۔ لوگوں نے اس پر پتھر پھینکے حتی کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر لوگوں نے حضور سے بیان کیا کہ یا رسول اللہ جب ماعز کو پتھر لگا تو گھبرایا اور نکل کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا اسے کیوں نہ جانے دیا۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس کے بارے میں مختلف باتیں کیں ایک جماعت نے کہا کہ ماعز ہلاک ہوا اور اس نے خود اپنے لئے ہلاکت مول لی۔ ایک گروہ بولا کہ اس نے اللہ کے حضور میں مقبول توبہ کی کہ اگر وہ توبہ لوگوں کی جماعتیں بھی کرتیں تو درجہ قبولیت کو پہنچتی اس کی قوم نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کی لاش کو کیا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ جو تم اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو وہ ہی اس کے ساتھ کرو۔ مثلاً غسل، کفن، خوشبو، نماز اور دفن میں اور یہ حدیث مختلف طرق سے حسب سابق مروی ہے۔

مشکل الفاظ: ھلا۔ کیوں نہ۔ خلیتم۔ تم نے خالی چھوڑ دیا۔ طمعوا۔ انہوں نے امید رکھی۔ فرجموہ۔ تو انہوں نے اس کو رجم کیا۔ فابطا۔ تو اس نے دیر کر دی۔ صاحب مکس۔ چنگی لینے والا۔ ٹیکس لینے والا۔ الحنوط۔ خوشبو۔

تشریح: یہ حدیث مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہے۔ حدود کے حوالے سے

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس سے مجرم کو جہاں تک ممکن ہو سکے دور رکھنا چاہیے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ جب قاضی وقت کے پاس مقدمہ پیش ہو تو وہ اس کی اچھی طرح تک چھان بین کرے۔ گواہی کی مقررہ تعداد یا اقرار سے ثبوت فراہم ہو تو اس کے بعد فیصلہ صادر کرے جہاں سے ملزم کو شک سے فائدہ پہنچ رہا ہو۔ اس سے حد کو دور رکھا جائے۔

باب ١٦٠ قَتْلُ الْمُسْلِمِ بِالذِّمِّيِّ قِصَاصًا

ذمی کے قتل پر مسلمان سے قصاص لیا جائیگا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ رَبِیْعَةَ عَنِ ابْنِ الْبَیْلَمَانِیِّ قَالَ قَتَلَ النَّبِیُّ ﷺ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ مَنْ اَوْفٰی بِذِمَّتِهٖ

حضرت ابوحنیفہ ربیعہ سے وہ ابن البیلمانی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک مسلمان کو ایک معاہد کے بدلہ میں قتل کیا اور فرمایا کہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والوں میں ذمہ داری کو پورا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔

تشریح: ذمی کافر کی جان مال کی حفاظت کی ذمہ داری مسلمان پر لازم ہے۔ ان کے مال کی چوری اور عورتوں کے ساتھ زنا وغیرہ کرنے پر مسلمان پر حد نافذ ہو گی۔

كِتَابُ الْجِهَادِ جہاد کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی حُرْمَةَ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخُوْنُ اَحَدًا مِّنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ

اَهْلِهٖ اِلَّا قِيْلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اقْتَصَّ فَمَا ظَنُّكُمْ.

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مجاہدین کی عورتوں کی حرمت جہاد میں شرکت نہ کرنے والوں کی ماؤں کی طرح ہے اور جو بھی شخص جہاد میں نہ جائے اور کسی مجاہد کے عیال میں خیانت کرے تو قیامت کے دن مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس سے تو اپنا قصاص لے پھر اب کیا گمان ہے تمہارا۔

مشکل الفاظ: القاعدین۔ بیٹھے رہنے والے۔ یخون۔ وہ خیانت کرتا ہے

تشریح: مجاہدین جو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر جہاد پر روانہ ہوتے ہیں تو ان کے گھر اہل وعیال اور مال ودولت کی حفاظت مسلمانوں پر فرض ہے۔ اگر معاشرہ کا کوئی بدبخت آدمی اس کے اہل وعیال یا مال ودولت میں کسی قسم کا مرتکب ہوتا ہے تو قیامت کے دن اس سے مجاہد قصاص لے گا۔

باب ۱۶۲ اَلْوَصِيَّةُ لِلْبَعْثِ بِالْمُهِمَّاتِ

اس وصیت کا بیان جو لشکر وغیرہ بھیجتے وقت کی جاتی ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْ سَرِيَّةً اَوْصٰى اَمِيْرَهُمْ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَوْصٰى فِيْمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ لَاتَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَاتَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا شَيْخًا كَبِيْرًا فَاِذَا لَقِيْتُمْ عَدُوَّكُمْ فَادْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَوْا فَادْعُوْهُمْ اِلٰى اِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَاِنْ اَبَوْا فَقَاتِلُوْهُمْ فَاِذَا حَصَرْتُمْ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكُمْ اَنْ تُنْزِلُوْا عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا

تَفْعَلُوْا فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فَاحُكْمَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلُوْهُمْ عَلٰى حُكْمِكُمْ ثُمَّ احْكُمُوْا فِيْهِ بِمَا بَدَا لَكُمْ فَاِنْ اَرَادُوْكُمْ اَنْ تُعْطُوْهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ فَاَعْطُوْهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا بِذِمَمِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ فِيْ رَقَبَتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِنْ اَرَادُوْكُمْ اَنْ تُعْطُوْهُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُعْطُوْهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَلٰكِنْ اَعْطُوْهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اٰبَائِكُمْ فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اٰبَائِكُمْ اَيْسَرُ.

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی بڑا لشکر یا چھوٹا دستہ بھیجتے تو اس کے امیر کو وصیت فرماتے۔ خاص کرکے اللہ کے حق میں ڈرنے کے بارے میں۔ اور اہل لشکر کے حق میں بھلائی اور احسان کرنے کی۔ پھر فرماتے کہ اللہ کے نام سے مدد لیتے ہوئے اور اس کی رضامندی کو طلب کرتے ہوئے جہاد کرو۔ جو اللہ کے ساتھ کفر کرے ان سے قتال کرو۔ مال غنیمت میں خیانت نہ کرو۔ کسی مقتول کی ناک کان نہ کاٹو۔ کسی بچہ یا بوڑھے کو قتل نہ کرو۔ جب تم اپنے دشمن کے مقابلے میں آؤ تو اس کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ انکار کریں تو جزیہ دینے پر آمادہ کرو۔ اگر اس سے بھی وہ انکار کریں تو ان سے جنگ کریں جب تم کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے چاہیں کہ تم اتارو اللہ کے حکم پر تو ایسا نہ کرنا تمہارے حکم پر پھر جو تمہاری سمجھ میں آئے تم ان کے بارہ میں فیصلہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کی امان دے دو اور اس کے عہد وذمہ میں لے لو تو تم ان کو اپنے آباء کے ذمہ میں لو۔ کیونکہ تمہارا تمہارے اپنے ذمہ کو توڑ دینا تمہاری گردن پر بہت زیادہ ہلکا ہے۔ اس سے کہ تم اللہ کے ذمہ کو توڑو۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر وہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ اور اس کے رسول

کا ذمہ دو تو تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ نہ دو۔ کیونکہ تمہارا اپنی اور اپنے آباء کی ذمہ داری کو توڑنا زیادہ آسان ہے۔

مشکل الفاظ : جیشا ۔ بڑا لشکر۔ سریۃ ، دستہ، لاتغدروا ۔ تم خیانت نہ کرو۔ لاتمثلوا ۔ تم مثلہ نہ کرو ولیدا ۔ بچہ۔ شیخا ۔ بوڑھا۔

تشریح : جنگی اصولوں کی تعلیم دی گئی ہے خوف خدا کی امیر لشکر کو ہدایت کی گئی۔

دوسری ہدایت اہل لشکر کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ہے۔ (تیسری یہ کہ) اللہ کا نام لے کر جنگ شروع کی جائے۔ نیز نام وغور سے سیر بیر ، مال غنیمت میں چوری سے پرہیز دشمن مقتول کی لاش کے ساتھ مثلہ کرنے ، بچے بوڑھے عورت کو قتل نہ کرے ، دشمن کے مقابل آتے وقت اسلام کی دعوت اور دشمن امان چاہیں تو امان دینے کی ہدایات کی گئیں ہیں۔

باب ۱۶۳ النَّهْيُ عَنِ الْمُثْلَةِ مثلہ سے ممانعت کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

تشریح : مثلہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مقتول کے اعضاء کو کاٹ دیا جائے۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ حَمَّادٍ وَّ اَبِيْهِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ وَّعَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَامَرَ بِقَتْلِ كِبَارِهِمْ وَسَبْيِ صِغَارِهِمْ فَمَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَّمْ يُنْبِتْ اُسْتُحْيِيَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ

اُنْظُرُوْا فَاِنْ كَانَ اَنْبَتَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَوَجَدُوْنِيْ لَمْ اُنْبِتْ فَخَلّٰى سَبِيْلِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ فَعُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرُوْا فِيْ عَانَتِيْ فَوَجَدُوْنِيْ لَمْ اُنْبِتْ فَاَلْحَقُوْنِيْ بِالسَّبْيِ.

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل بن حماد اور وہ ان کے باپ اور قاسم بن معن اور عبدالملک سے وہ عطیہ قرظی سے روایت کرتے ہیں کہ قریظہ کی جنگ میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر حکم دیا کہ بڑے تہ تیغ کیے جائیں اور چھوٹے قیدی بنائے جائیں تو جس کے زیر ناف بال نکلے تھے وہ قتل کر دیا گیا اور جس کے نہ نکلے وہ زندہ چھوڑ دیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ عطیہ نے کہا کہ میں نبی پاک ﷺ کے حضور (ﷺ) پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو اگر اس کے زیر ناف بال ہوئے تو اس کی گردن مارو۔ لہذا انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ قریظہ کی جنگ میں قیدیوں میں بھی تھا۔ جب نبی پاک ﷺ کے حضور پیش کیا گیا تو لوگوں نے میرے زیر ناف بال نہ پائے۔ لہذا مجھ کو قیدیوں میں چھوڑ دیا گیا۔

مشکل الفاظ : عرضنا ۔ ہمیں پیش کیا گیا۔ فاضربوا ۔ ماردو۔ اڑادو۔ عنقہ ، اس کی گردن، بالسبی ۔ قیدی کے ساتھ۔

تشریح : نابالغ لڑائی وغیرہ کی قابلیت نہیں رکھتے لہذا ان کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ان کو قید بنانے کا حکم دیا گیا۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قُتِلَ فِي الْخَنْدَقِ فَاَعْطَى الْمُشْرِكُوْنَ بِجِيْفَتِهٖ مَالًا فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَالِكَ

حضرت ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن ایک مشرک خندق میں قتل کیا گیا تو مشرکین اس کی لاش کے بدلے میں بہت کچھ مال دینے لگے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : بجیفتہ ۔ اس کی لاش کے بدلے۔

تشریح : لاش کو ورثاء کے حوالہ کرنا جنگی اصول ہے۔ ورثاء نے لاش کے بدلہ میں مال دینا چاہا تو نبی پاک نے اس سے باز رکھا۔

باب ۶۴ ، النَّهْىُ عَنْ اَنْ يُّبَاعَ الْخُمُسُ حَتّٰى يُقْسَمَ!

خمس کو تقسیم سے قبل بیچنے کی ممانعت

حدیث اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ اَنْ يُّبَاعَ الْخُمُسُ حَتّٰى يُقْسَمَ

حضرت ابو حنیفہ حضرت نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن خمس کو مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : خمس ، پانچواں حصہ ، جو اللہ کے رسول کے لئے تھا۔

تشریح : مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے حصص کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی گئی کیونکہ تقسیم سے پہلے وہ چیز ملک نہیں ہوتی۔ جو چیز ملک نہ ہو اس کی بیع جائز نہیں

حدیث اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَمْ يُقْسِمْ شَيْئًا مِنْ غَنَائِمِ بَدْرٍ اِلَّا بَعْدَ مَقْدَمِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت ابو حنیفہ مقسم سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے بدر کی غنیمت سے کوئی شے تقسیم نہیں فرمائی۔ مگر مدینہ تشریف لانے کے بعد

تشریح : مال غنیمت کی تقسیم دار الحرب میں بلا ضرورت جائز نہیں ہے۔ دار السلام میں پہنچ کر تقسیم کی جائے۔

كِتَابُ الْبُيُوْعِ خرید و فروخت کے احکام

حدیث اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ

حضرت ابو حنیفہ حسن سے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نعمان کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور انکے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں جن لوگوں نے مشکوک چیزوں سے پرہیز کیا انہوں نے اپنا دین آبرو بچا لیا

مشکل الفاظ : بین ، واضح ، روشن ، استبرأ ۔ اس نے بچالی۔

تشریح : مسلمان کی شان یہ ہے حرام چیزوں سے بچنا تو ہر حالت میں لازم ہے مگر وہ چیز جو مشکوک ہو جس کے حلال وحرام کا معلوم نہ ہو اس سے بچنا لازم ہے

باب ۶۶ ، اَللَّعْنُ عَلَى الْخَمْرِ وَمُتَعَلِّقِيْهَا

شراب پر اور اس کے متعلقات پر لعنت ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لُعِنَتِ الْخَمْرُ وَ عَاصِرُھَا وَ سَاقِیْھَا وَشَارِبُھَا وَ بَائِعُھَا وَمُشْتَرِیْھَا ۔

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ شراب پر، اس کے نچوڑنے والے، اس کے پلانے والے، اس کے پینے والے اور اس کے بیچنے والے اور اس کے خریدنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَوْ سَاَلَہٗ اَبُوْ کَثِیْرٍ عَنْ بَیْعِ الْخَمْرِ فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمُ فَحَرَّمُوْا اَکْلَھَا وَاسْتَحَلُّوْا بَیْعَھَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَھَا وَاِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ الْخَمْرَ حَرَّمَ بَیْعَھَا وَاَکْلَ ثَمَنِھَا ۔

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا۔ یا ابوکثیر نے ان سے شراب کے بیچنے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے کہا کہ قتل کرے اللہ یہود کو کہ جب حرام کی گئی چربی ان کے لئے تو انہوں نے اس کا کھانا تو حرام رکھا۔ مگر اس کے بیچنے کو حلال قرار دیا۔ اور اس کی قیمت کھا گئے۔ حالانکہ جس نے شراب کو حرام قرار دیا۔ تو اس نے بیچنے کو بھی حرام کیا اور اس کی قیمت کو بھی۔

مشکل الفاظ: فحرموا اکلھا ۔ تو حرام کیا انہوں نے اس کا کھانا۔ استحلوا، انہوں نے حلال کیا۔ بیعھا، اس کی خرید وفروخت۔ ثمنھا، اس کی قیمت

تشریح: یہود نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی تو ان کی شکل وصورت کو اللہ نے بدل ڈالا۔ اسی طرح شراب حرام کی گئی ہے تو اس کی خرید وفروخت اور اسکی قیمت حرام ہے

باب ۱۶۷ اَللَّعْنُ عَلٰی اٰکِلِ الرِّبٰوا سود خور پر لعنت ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ حارث سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

باب ۱۶۸ اَلرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ سود ادھار ہی میں ہے

حدیث اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ وَمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَا بَاْسَ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس سے وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ البتہ سود ادھار میں ہے اور جو ہاتھ در ہاتھ ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مشکل الفاظ: النسیئۃ، ادھار، یداً بید، ہاتھوں ہاتھ۔

باب ۱۶۹ اَلرِّبٰوا فِی الْاَشْیَاءِ السِّتَّۃِ بِالْفَضْلِ

چھ چیزوں میں زیادتی سود ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفَضْلُ الرِّبٰو وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ فَالْفَضْلُ الرِّبٰوا وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفَضْلُ رِبٰوا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفَضْلُ

ربوا وفی روایة الذهب بالذهب وزنا بوزن یدا بید والفضل ربوا والحنطة بالحنطة کیلا بکیل یدا بید والفضل ربوا والتمر بالتمر والملح بالملح کیلا بکیل والفضل ربوا.

حضرت ابوحنیفہ علیہ سے وہ ابو سعید خدری سے وہ نبی پاک ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں برابر برابر اور زیادتی سود ہے۔ اور چاندی چاندی کے بدلہ میں وزن میں برابر، برابر اور زیادتی سود ہے۔ کھجور کھجور کے بدلے میں ہے اور زیادتی سود ہے جو جو کے بدلے میں برابر برابر اور زیادتی سود ہے اور نمک نمک کے بدلے میں برابر برابر اور زیادتی سود ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ سونا سونے کے عوض میں ہے وزن میں برابر برابر ہاتھ در ہاتھ اور زیادتی سود ہے اور گیہوں گیہوں کے عوض میں ہے۔ ناپ میں برابر برابر ہاتھ در ہاتھ اور زیادتی سود ہے اور کھجور کھجور کے بدلہ اور نمک نمک کے بدلے ناپ میں برابر برابر اور زیادتی سود ہے

باب ۱۷۰ اشتراء العبدین دو غلاموں کو ایک غلام کے بدلے میں خریدنا

حدیث: ابوحنیفة عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله ﷺ اشتری عبدین بعبد

حضرت ابوحنیفہ ابوزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے دو غلاموں کو ایک غلام کے بدلے میں خریدا۔

تشریح: یعنی یہ خریداری دست بدست ہوئی اور دونوں ہم جنس تھے۔

حدیث: ابوحنیفة عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال من اشتری طعاما فلا یبعه حتی یستوفیه.

حضرت ابوحنیفہ عمرو بن دینار سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو غلہ خریدے وہ اس کو نہ بیچے تا وقتیکہ اس کو پورا نہ لے لے

تشریح: یعنی قبضہ مکمل کرنے سے پہلے کسی چیز کی خرید وفروخت جائز نہیں۔

باب ۱۷۱ النهی عن بیع الغرر فریب والی بیع کی ممانعت

حدیث: ابوحنیفة عن نافع عن ابن عمر قال نهی رسول الله ﷺ عن بیع الغرر

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فریب والی بیع سے منع فرمایا

مشکل الفاظ: الغرر دھوکہ، فریب

تشریح: بیع الغرر سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی فریب کاری اور دھوکہ دہی اور غلط بیانی سے کسی چیز کی بیع کرے تو یہ بیع درست نہ ہوگی یہ حدیث خرید وفروخت میں بنیادی اصول کی حیثیت رکھتی ہے

باب ۱۷۲ النهی عن بیع المزابنة والمحاقلة

بیع مزابنہ ومحاقلہ سے ممانعت

حدیث: ابوحنیفة عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله الانصاری عن النبی ﷺ انه نهی عن المزابنة والمحاقلة.

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر بن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ تر پھل کو خشک

پھل کے بدلے   محاقلہ: ابھی پھل وغیرہ درخت پر ہے تو اس بیع کی جائے

باب ۱۷۳ اَلنَّهْیُ عَنْ اِشْتِرَآءِ الثَّمَرَةِ حَتّٰی یُشْقِحَ

میوہ کو سرخ یا زرد ہونے سے پہلے خریدا جانا منع ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ اَنْ یُّشْتَرٰی ثَمَرَةٌ حَتّٰی یُشْقِحَ.

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے خریدنے سے منع فرمایا۔

تشریح: یعنی جب تک پھل اپنی طبعی عمر کو نہ پہنچیں ان کو خریدنا منع ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ جَبَلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ.

حضرت ابوحنیفہ جبلہ سے وہ ابن عمر سے روات کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پھل بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ صلاحیت کو نہ پہنچ جائیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَاتُ یَعْنِی الثُّرَیَّا.

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابوہریرہ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب ستارہ طلوع ہو جائے تو پھلوں پر سے آفتیں ٹل گئیں۔ یعنی ثریا۔

مشکل الفاظ : رفعت، اٹھالی گئی، العاھات، آفتیں

تشریح : عرب میں موسم گرما میں ثریا ستارہ فجر کے ساتھ ہی نکلتا ہے تو گویا پھلوں سے آفات کے ٹل جانے کا ایک پیغام ہوگا یعنی رات کو ہر چیز کی طرف سے

پھلوں پر آفات کے ٹل جانے کا ایک پیغام ہوتا ہے۔ یعنی رات کو ہر چیز کی طرف سے پھلوں کو نقصان اور چوری کا خطرہ ہوتا ہے صبح ہوتے ہی یہ معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔

باب ۱۷۴ اَلْاِشْتِرَاطُ مِنَ الْمُشْتَرِیْ ا

مشتری کی طرف سے شرط کر لینے کا بیان!

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُّوَبَّرًا اَوْ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَالثَّمَرَةُ وَالْمَالُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُشْتَرِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَّنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُّوَبَّرًا فَثَمَرَتُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ:

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قلم لگایا ہوا کھجور کا درخت یا اس غلام کو جس کا مال ہے تو پھل اور مال بائع کے ہیں۔ مگر یہ مشتری شرط کرے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے غلام بیچا جس کا مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر یہ کہ مشتری شرط کرے اور جس نے بیچا کھجور کا درخت لگا ہوا تو اس کے پھل بائع کے ہیں مگر یہ کہ مشتری شرط کرے۔

مشکل الفاظ : نخلاً موبداً : لگا ہوا درخت، المبتاع : مشتری خریدار

باب ۱۷۵ اَلنَّهْیُ عَنِ السَّوْمِ عَلَی السَّوْمِ ا

نرخ پر نرخ کرنے کی ممانعت ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَمَّنْ لَا اَتَّهِمُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۣالْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَسْتَامُ

الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَلَا یَنْکِحُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا خَالَتِهَا وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَکْفِیَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَازِقُهَا وَلَا تَبَایَعُوْا بِاِلْقَاءِ الْحَجَرِ وَاِذَا اسْتَاجَرْتَ اَجِیْرًا فَاَعْلِمْهُ اَجْرَهٗ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابوہریرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ نرخ لگائے کوئی آدمی اپنے بھائی کے نرخ پر اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے اور نہ نکاح کیا جائے اس عورت سے جس کی پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو اور نہ چاہے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق تا کہ اس کے برتن یا پیالہ کی چیز اپنے میں الٹ لے کیونکہ اس کا رازق اللہ ہے اور پتھر ڈال کر بیع نہ کرو۔ اور جب کسی کو مزدور رکھو تو اسے اس کی اُجرت بتلا دو

مشکل الفاظ : لا یستام ۔ نہ دو پیغام بھیجے۔ خطبة ۔ منگنی۔

تشریح : اس حدیث پاک میں معاشرتی مسائل کو بیان کیا کہ اگر کوئی مسلمان پہلے معاملہ طے کر چکا ہے تو اس پر معاملہ طے نہ کیا جائے۔ پہلے منگنی ہو چکی ہے تو منگنی پر منگنی نہ کرے اور اسی طرح محض کسی شرط پر خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِشْعَرُوْا عَلَی اللّٰهِ قَالُوْا وَکَیْفَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ بِعْنَا اِلٰی مَقَاسِمِنَا وَمَغَانِمِنَا

حضرت ابوحنیفہ معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ خرید و اللہ کے بھروسہ پر صحابہ نے عرض کیا یہ کیسے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ ہم نے ہمارے

مدتوں کی تقسیم یا مال غنیمت ملنے تک۔

تشریح : یعنی اجل مجہول یا غیر یعنی مشکوک صورت حال میں بیع نہ کرو جس طرح کوئی یہ کہے کہ اگر یہ کام ہو گیا تو اس وقت میں یہ چیز خرید و نگا۔

باب ۱۷۶ الرُّخْصَةِ فِیْ ثَمَنِ کَلْبِ الصَّیْدِ!

شکاری کتے کی قیمت وصول کرنے میں رخصت ہے

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ثَمَنِ کَلْبِ الصَّیْدِ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کی قیمت کی رخصت دی۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ عَتَّابَ بْنَ اُسَیْدٍ اِلٰی اَهْلِ مَکَّةَ فَقَالَ اِنْهَهُمْ عَنْ شَرْطَیْنِ فِیْ بَیْعٍ وَعَنْ بَیْعٍ وَسَلَفٍ وَعَنْ رِبْحِ مَالَمْ یُضْمَنْ وَعَنْ بَیْعِ مَا لَمْ یُقْبَضْ

حضرت ابوحنیفہ ابو یعفور سے وہ اس سے جس نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی پاک ﷺ نے عتاب بن اسید کو اہل مکہ کی طرف یہ کہہ کر بھیجا کہ منع کرو ان کو بیع میں دو شرطوں کے کرنے سے بیع اور قرض سے غیر مضمون چیز سے نفع اٹھانے سے اور قبضہ نہ کی ہوئی کوئی چیز کو بیچنے سے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَبْتَاعُ اَحَدُکُمْ عَبْدًا وَلَا اَمَةً فِیْهِ شَرْطٌ فَاِنَّهٗ عَقْدٌ فِی الرِّقِّ.

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ قزعہ سے وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی غلام یا لونڈی کو نہ خریدے جس میں کوئی علامت ہو یعنی شرط ہو۔ کیونکہ یہ گویا اس میں غلامی کی ایک گرہ ہے۔

مشکل الفاظ : شرط۔علامت،

تشریح : غلام مثلاً مدبر ہو یا لونڈی ام ولد ہو تو اس کو نہیں خریدنا چاہیے کیونکہ غلام کا مدبر ہونا اور لونڈی کا ام ولد ہونا ان میں نہ کھلنے والی گرہ ہے۔

باب ۱۷۷ النَّظْرِ عَنِ الْمُعَسِّرِ تنگ دست کو مہلت دینا

حدیث: حَمَّادُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ رِبْعِیُّ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يُؤْتٰی بِعَبْدٍ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّیْ مَا عَمِلْتُ اِلَّا خَيْرًا مَا اَرَدْتُ بِهٖ اِلَّا لِقَاءَکَ فَکُنْتُ اُوْسِعُ عَلَی الْمُوْسِرِ وَاَنْظُرُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْکَ فَتَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیُّ وَاَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهُ.

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابو مالک اشجعی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی ربعی بن خراش نے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب میں نے کوئی کام نہیں کیا مگر نیک جس سے میں نے صرف تیری رضا جوئی اور خوشنودی چاہی پس میں ڈھیل دیتا تھا۔ خوشحال کو اور درگذر کرتا تھا تنگدست سے، اس پر اللہ فرمائے گا کہ میں تجھ سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔ (فرشتوں سے اللہ فرمائے گا) میرے اس بندہ سے درگزر کرو۔ ابو مسعود انصاری نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

مشکل الفاظ : اوسع، میں ڈھیل دیتا ہوں۔ الموسر۔خوشحال۔ انظر۔ میں ڈھیل دیتا ہوں۔ المعسر۔تنگ دست۔

تشریح : جو آدمی خوشحال مقروض کو ڈھیل دے اور غریب و مفلس کا قرض معاف کر دے تو اللہ قیامت کے دن میں معاف کر دے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَدَّدَ عَلٰی اُمَّتِیْ بِالتَّقَاضِیْ اِذَا کَانَ مُعْسِرًا شَدَّدَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قَبْرِهٖ

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابو صالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میری امت کے تنگ دست پر تقاضے میں سختی برتی تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس کے ساتھ سختی برتے گا۔

مشکل الفاظ : شدد، اس نے سختی کی۔ معسر۔تنگ دست

تشریح : جو آدمی چاہتا ہے کہ قبر کی سختی سے محفوظ رہے تو اس کو مقروض کے ساتھ سختی سے باز رہنا چاہیے۔

باب ۱۷۸ النَّهْیُ عَنِ الْغَشِّ فِی الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ

خرید و فروخت میں دھوکے بازی کی ممانعت

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ فِی الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ نے فرمایا کہ جس نے خرید و فروخت میں دھوکہ بازی کی وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدِّیْنَارَ تُبَّعٌ وَهُوَ اَسْعَدُ اَبُوْ كَرِبٍ وَاَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّرَاهِمَ تُبَّعٌ الْاَصْغَرُ وَاَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الْفُلُوْسَ وَاَدَارَهَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ نَمْرُوْدُ بْنُ كَنْعَانَ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ حماد بن ابو سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلا آدمی جس نے سونے پر سکہ لگایا وہ تبع اسعد ابو کرب ہے اور سب سے پہلا آدمی جس نے چاندی پر سکہ لگایا وہ تبع اصغر ہے اور پہلا وہ آدمی جس نے پیسہ کا سکہ نکالا اور اس کو لوگوں میں رائج کیا وہ نمرود بن کنعان ہے۔

تشریح: کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا پوتا ہے۔ حدیث میں روپے کو ایجاد کرنے والوں کی خبر بتائی گئی ہے۔

كتاب الرهن رہن کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِشْتَرٰی مِنْ یَهُوْدِیٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهٗ دِرْعًا.

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے پاس زرہ رہن رکھی۔

تشریح: جب قرض لیا جائے اور ضمانت کے طور پر کوئی چیز رکھ دی جائے تو اس کو رہن کہا جاتا ہے۔ مرہون کو قرض کی ادائیگی سے پہلے طلب نہیں کیا جا سکتا۔

كتاب الشفعة شفع کا بیان

حدیث: اَبُوْ مُحَمَّدٍ كَتَبَ اِلَیَّ ابْنُ سَعِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ

حضرت ابو محمد سے روایت ہے کہ ابن سعید بن جعفر نے میری طرف لکھا انہوں نے سلیمان سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی اپنے آئندہ شفعہ کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَرَادَ سَعْدٌ بَیْعَ دَارِهٖ فَقَالَ لِجَارِهٖ خُذْهَا بِسَبْعِمِائَةٍ فَاِنِّیْ قَدْ اُوْتِیْتُ بِهَا ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَلٰكِنْ اُعْطِیْكَهَا لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ. عَنِ الْمِسْوَرِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ عَرَضَ عَلَیَّ سَعْدٌ بَیْتًا فَقَالَ لَهٗ خُذْهُ اَمَا اِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ بِهٖ اَكْثَرَ مِمَّا تُعْطِیْنِیْ وَلٰكِنَّكَ اَحَقُّ بِهٖ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ. عَنِ الْمِسْوَرِ عَنْ رَافِعٍ مَوْلٰی سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِرَجُلٍ یَعْنِیْ سَعْدًا خُذْ هٰذَا الْبَیْتَ بِاَرْبَعِمِائَةٍ فَیَقُوْلُ اَمَا اِنِّیْ اُعْطِیْتُ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلٰكِنِّیْ اُعْطِیْكَهٗ لِحَدِیْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ

وَفِیْ رِوَایَةٍ. عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ عَرَضَ بَیْتًا لَهٗ عَلٰی جَارِهٖ بِاَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ قَدْ اُعْطِیْتُ ثَمَانِمِائَةٍ وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ

حضرت ابو حنیفہ عبد الکریم سے وہ مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک نے اپنا گھر بیچنے کا ارادہ کیا تو آپ نے پڑوسی سے کہا کہ تم اس

کو سات سو میں لے لو اور البتہ مجھ کو اس کے آٹھ سو درھم مل رہے ہیں لیکن میں تم کو دینا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے شفعہ کی وجہ سے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مسور رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت سعد نے اپنے گھر کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا اور مجھ سے کہا کہ اس کو تم لے لو البتہ مجھ کو اس سے زیادہ قیمت مل رہی ہے جو تم مجھ کو اس کی دیتے ہو۔ لیکن تم اس کے زیادہ حقدار ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہو سنا کہ پڑوسی زیادہ حقدار ہے اپنے شفعہ کی وجہ سے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مسور رافع سعد کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یعنی سعد نے ایک شخص سے کہا کہ اس گھر کو تو چار سو میں لے لے اور یہ کہنے لگے کہ بیشک مجھ کو اس کے آٹھ سو درھم ملتے ہیں لیکن میں تجھ کو اس حدیث کی وجہ سے دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے شفع کی وجہ سے۔

اور ایک روایت میں حضرت سعد بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر چار سو درھم میں اپنے پڑوسی کو دینا چاہا لیکن میں سن چکا ہوں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے کہ پڑوسی زیادہ حقدار ہے اپنے شفعہ کی وجہ سے۔

مشکل الفاظ : الجاز، پڑوسی۔ عرض۔ اس نے پیش کیا۔

تشریح : شفعہ نزدیکی کے حق کو کہتے ہیں گھر زمین وغیرہ کی فروخت کے وقت پڑوسی سے پوچھنا لازم ہے اگر وہ نہ خریدنا چاہے تو پھر دوسرے کو دیا جا سکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّضَعَ خَشْبَتَہٗ فِیْ حَائِطِہٖ فَلَا یَمْنَعْہُ

حضرت ابوحنیفہ علی بن اقمر سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی لکڑی اپنی یا اپنے پڑوسی کی دیوار پر رکھنی چاہے تو پڑوسی کو چاہیے کہ اس کو اس سے روکے۔

کِتَابُ الْمُزَارَعَۃِ مزارعت کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَۃِ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ : المخابرہ۔ کرایہ پر دینا

تشریح: مزارعہ یہ ہے کہ پیداوار کے کسی حصہ کے عوض زمین کو کرایہ پر دیا جائے اور بیج مالک زمین کا ہو اور مخابرہ میں بیج عامل کا ہوتا ہے دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ مَرَّ بِحَائِطٍ فَاَعْجَبَہٗ فَقَالَ لِمَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ لِیْ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ ھُوَلَکَ قُلْتُ اِسْتَاْجَرْتُہٗ قَالَ فَلَا تَسْتَاْجِرْہُ بِشَیْءٍ مِنْہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِحَائِطٍ فَقَالَ لِمَنْ ھٰذَا فَقُلْتُ لِیْ وَقَدِ اسْتَاْجَرْتُہٗ فَقَالَ فَلَا تَسْتَاْجِرْہُ

حضرت ابوحنیفہ ابوحصین سے وہ رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

پاک ﷺ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو آپ کو وہ بہت اچھا لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تم نے کہاں سے لیا میں نے کہا کہ میں نے اس کو کرایہ پر لیا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو پیداوار کے کسی حصہ کے بدلے کرایہ پر نہ لینا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی پاک ﷺ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کس کا ہے میں نے کہا یہ میرا ہے اور میں نے اس کو اجارہ پر لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اجارہ پر نہ لے

تشریح: زمین کو کرایہ کی صورت میں اجرت کو طے کر لینا چاہیے حاصل شدہ پیداوار کا کوئی حصہ مقرر نہیں کرنا چاہیے اس سے فریقین کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔

کتاب الفضائل — فضائل کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ وَ رَبِيْعَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَ قُبِضَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَ قُبِضَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّ سِتِّيْنَ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم اور ربیعہ سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں اور اسی طرح حضرت عمر نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

تشریح: یعنی خلفائے راشدین میں سے پہلے دو اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی یہ اللہ کی طرف سے موافقت کی عنایت ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا اَوْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِيْ لِحْيَتِهٖ وَ رَأْسِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

حضرت ابوحنیفہ یحیٰ بن سعید سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ چالیس برس کی عمر میں مبعوث ہوئے اور دس برس مدینہ میں اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی داڑھی اور سر میں بیس بال سفید نہ تھے۔

تشریح: یعنی مکمل بڑھاپا نہ تھا بلکہ ابھی بڑھاپے کے آثار نمودار ہوئے تھے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرَفُ بِرِيْحِ الطِّيْبِ اِذَا اَقْبَلَ مِنَ اللَّيْلِ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب رات کو تشریف لاتے تو آپ کے جسم مبارک کی خوشبو سے ہم آپ کو پہچان لیتے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ اِذَا اَقْبَلَ اِلَى الْمَسْجِدِ بِرِيْحِ الطِّيْبِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب مسجد میں تشریف لاتے تو اپنی پاکیزہ خوشبو سے پہچان لیے جاتے تھے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ۔

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر میرا کچھ قرض تھا۔ آپ نے وہ ادا فرمایا اور مجھ کو اور زیادہ دیا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا مَسَسْتُ بِیَدِیْ خَزًّا وَلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ فِیْ رِوَایَةٍ مَا رُئِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَادًّا رُکْبَتَیْهِ بَیْنَ جَلِیْسٍ لَهٗ قَطُّ۔

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی خز یا ریشم کو نہیں چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے ہم مجلس سے زانوئے مبارک آگے بڑھائے ہوں۔

تشریح: ہاتھ کی نرمی اور مجلس مصطفی ﷺ کی نفاست کی تعریف کی گئی ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ اَمَا تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ۔

حضرت ابراہیم اپنے باپ سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُجِیْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْکِ وَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَ یَرْکَبُ الْحِمَارَ۔

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غلام کی دعوت قبول فرماتے۔ بیمار کی مزاج پرسی کرتے اور حمار پر سوار ہو لیتے تھے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ اور عاجزی و انکساری کا بیان کیا گیا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ قَدَمَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَیْثُ اَتَی الصَّلٰوةَ فِیْ مَرَضِهٖ۔

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی سفیدی کو اب بھی دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ اپنی بیماری میں نماز کے لئے تشریف لائے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ اسْتَحَلَّ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَحْلَلْنَ لَهٗ، قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَالِکَ قُمْتُ مُسْرِعَةً فَکَنَسْتُ بَیْتِیْ وَلَیْسَ لِیْ خَادِمٌ وَفَرَشْتُ لَهٗ، فِرَاشًا حَشْوُ مِرْفَقَتِهِ الْاِذْخِرُ فَاَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُهَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی وُضِعَ عَلٰی فِرَاشِیْ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی پاک ﷺ جب مرض الوصال میں مبتلا ہوئے تو آپ نے ازواج مطہرات سے میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب فرمائی سب نے آپ کو اجازت دی۔ کہتی ہیں کہ جب میں نے یہ سنا تو لپک کر گھر میں جھاڑو دی۔ کیونکہ میرے پاس کوئی خادمہ نہ تھی۔ اور حضور ﷺ کے لئے وہ فرش بچھایا جس کے کہنی کے تکیوں میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لئے تشریف آور ہوئے اور آپ کو میرے فرش پر بٹھا دیا گیا۔

مشکل الفاظ: استحل، اس نے اجازت مانگی، فکنست، میں نے جھاڑو دی

حدیث ابو حَنِیفَةَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبَا بَکْرٍ رَای عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ خِفَّةً فَاسْتَاذَنَہ' اِلٰی اِمْرَأَتِہٖ بِنْتِ خَارِجَةَ وَکَانَتْ فِی حَوَائِطِ الْاَنْصَارِ وَکَانَ ذَالِکَ رَاحَةُ الْمَوْتِ وَلَا یَشْعُرُ فَاَذِنَ ثُمَّ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تِلْکَ اللَّیْلَةَ فَاَصْبَحَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَتَرَامُوْنَ فَاَمَرَ اَبُوْبَکْرٍ غُلَامًا یَسْتَمِعُ ثُمَّ یُخْبِرُہ' فَقَالَ اَسْمَعُھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَاتَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَاشْتَدَّ اَبُوْبَکْرٍ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاقَطَعَ ظَھْرَاہُ فَمَا بَلَغَ اَبُوْبَکْرٍ الْمَسْجِدَ حَتّٰی ظَنُّوْا اَنَّہ' لَمْ یَبْلُغْ وَاَرْجَفَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالُوْا لَوْ کَانَ مُحَمَّدٌ نَبِیًّا لَمْ یَمُتْ فَقَالَ عُمَرُ لَا اَسْمَعُ رَجُلًا یَقُوْلُ مَاتَ مُحَمَّدٌ ﷺ اِلَّا ضَرَبْتُہ' بِالسَّیْفِ فَکَفُّوْا لِذَالِکَ فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْبَکْرٍ وَالنَّبِیُّ ﷺ مُسَجًّی کَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْھِہٖ ثُمَّ جَعَلَ یَلْثِمُہ' فَقَالَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُذِیْقَکَ الْمَوْتَ مَرَّتَیْنِ اَنْتَ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ ثُمَّ خَرَجَ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ یَااَیُّھَا النَّاسُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَاِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَایَمُوْتُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ۭ اَفَائِنْ مَاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ ۭ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا ۭ وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَکَاَنَّا لَمْ نَقْرَاْھَا قَبْلَھَا قَطُّ فَقَالَ النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ کَلَامِہٖ قَرَاءَ بِہٖ وَمَاتَ لَیْلَةَ الْاِثْنَیْنِ فَمَکَثَ لَیْلَتَیْنِ وَیَوْمَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلُثَا وَکَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَ اَوْسُ بْنُ خَوْلِیْ یَصُبَّانِ وَعَلِیٌّ وَالْفَضْلُ یُغَسِّلَانِہٖ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے حضرت عائشہ

سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ کی بیماری میں حضرت ابوبکر صدیق نے افاقہ دیکھا تو اپنی بیوی بنت خارجہ کے پاس جانے کی اجازت چاہی جو انصار کے باغوں میں تھیں حالانکہ یہ افاقہ بہت ہی معمولی تھا مگر اس کو نہ سمجھ سکے آپ نے ان کو اجازت دے دی اور پھر اسی رات رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ حضور ﷺ کی طرف سمٹنے لگے۔

حضرت ابوبکر نے غلام کو حکم دیا کہ حقیقت سن کر ان کو خبر پہنچائے اس نے کہا کہ میں لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ محمد ﷺ نے وفات پائی پس جلدی کی حضرت ابوبکر نے آپ کہتے جاتے تھے ہائے افسوس کمر ٹوٹ گئی۔ تو حضرت ابوبکر مسجد نہ پہنچے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ کو واقعہ کی خبر نہ ہوئی۔ اور منافق یہ باتیں بنانے لگے کہ محمد اگر نبی ہوتے تو نہ انتقال فرماتے اس پر حضرت عمر بول اٹھے کہ میں کسی شخص کو یہ کہتا ہوا نہ سنوں کہ محمد ﷺ انتقال کر گئے ہیں ورنہ تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ چنانچہ آپ کے اس قول سے منافق اس بکواس سے رُک گئے پھر جب حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ ﷺ پر کپڑا پڑا ہوا تھا تو آپ نے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا۔ اور پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ اللہ آپ کو دو موتوں کی تلخی نہ چکھائے گا۔ آپ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر باہر آئے اور کہا کہ اے لوگو جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو محمد تو پردہ فرما گئے ہیں اور جو محمد کے رب کی عبادت کرتا تھا البتہ محمد کا رب نہیں مرے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت " وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ " تلاوت فرمائی کہ محمد نہیں ہیں مگر ایک رسول البتہ ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اگر وہ مر گئے یا قتل کر دیئے گئے تو کیا تم پلٹ جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل اور جو پلٹ جائے اپنی ایڑی کے بل تو وہ ہر گز نہیں نقصان پہنچائے گا

اللہ کو کچھ بھی اور عنقریب اللہ جزا دے گا شکر گزار بندوں کو۔ حضرت عمر نے کہا کہ گویا ہم نے اس آیت کو اس سے پہلے کبھی نہیں پڑھا تھا۔ پھر لوگ بھی حضرت ابو بکر کے کلام کی طرح کہنے لگے اور وہ بھی آیت پڑھنے لگے۔ سوموار کی رات دو دن کا وقفہ گزرنے کے بعد منگل کے روز آپ ﷺ کی تدفین عمل میں آئی اور حضرت اسامہ بن زید اور اوس بن خولی پانی ڈالتے جاتے تھے اور حضرت علی اور فضل بن عباس حضور ﷺ کو غسل دیتے جاتے۔

مشکل الفاظ : یسرامون۔ وہ سمجھتے ہیں۔ ارجف۔ اس نے بات بنائی، طعنہ زنی کی۔ مسجّی۔ ڈھانپا ہوا۔ لثمہ۔ اس نے اس کو بوسہ دیا۔

تشریح : سرکار دو عالم کے وصال کے وقت لوگ شدت غم سے ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے مگر جناب سیدنا صدیق اکبر نے اس موقع پر لوگوں کو ضبط نفس اور صبر کا پیغام دیا اور قرآن پاک کی آیات تلاوت کی جس کی وجہ سے مسلمان سنبھل گئے۔

باب ۱۸۳: فَضَائِلُ شَيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِىْ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

حضرت ابوحنیفہ حضرت سلمہ سے وہ ابی الزعراء سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ہونے والے خلیفہ ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو۔

باب ۱۸۴: فَضَائِلِ عَمَّارٍ وَعَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے فضائل

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِىْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاهْتَدُوْا بِهَدْىِ عَمَّارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ.

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ ربعی سے وہ حذیفہ بن الیمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد ہونے والے خلیفہ ابوبکر اور عمر کی پیروی کرو۔ اور حضرت عمار کی سیرت اختیار کرو۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی وصیت مضبوطی سے تھامو۔

مشکل الفاظ: اقتدوا، اقتداء کرو۔ پیروی کرو۔
اهتدو، ہدایت حاصل کرو۔ تمسکو، تھامو۔

تشریح : خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کے فضائل موجود ہیں جن میں سے حضرت عمار اور عبداللہ بن مسعود کی اقتداء اور سیرت کو اپنانے کا حکم ہے

باب ۱۸۵: فَضِيْلَةُ عُثْمَانَ — حضرت عثمان کے فضائل

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِعُثْمَانَ وَ هُوَ حَزِيْنٌ قَالَ مَا يُحْزِنُكَ قَالَ اَلَا اَحْزَنُ وَ قَدِ انْقَطَعَ الصِّهْرُ بَيْنِىْ وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَالِكَ حِدْثَانُ مَاتَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اُزَوِّجُكَ حَفْصَةَ اِبْنَتِىْ فَقَالَ حَتّٰى

اسْتَأْمَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَّکَ اَنْ اَدُلُّکَ عَلٰی صِهْرٍ هُوَ خَيْرٌ لَّکَ مِنْ عُثْمَانَ وَ اَدُلُّ عُثْمَانَ عَلٰی صِهْرٍ هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْکَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ زَوِّجْنِيْ حَفْصَةَ وَ اُزَوِّجُ عُثْمَانَ اِبْنَتِيْ فَقَالَ نَعَمْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابوحنیفہ ھیثم سے وہ موسیٰ بن کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر حضرت عثمان کے پاس آئے اور آپ غمگین تھے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو غمگین کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا میں غم نہ کروں جبکہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان رشتہ دامادی ٹوٹ چکا ہے۔ اور یہ وہ وقت تھا کہ حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ زوجہ عثمان کے انتقال کو کچھ ہی دن گزرے تھے۔ اس پر حضرت عمر نے کہا میں اپنی لڑکی حضرت حفصہ کا تم سے نکاح کر دیتا ہوں۔ حضرت عثمان نے کہا یہ نہیں ہوسکتا جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں تو حضرت عمر حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا میں تم کو عثمان سے بہتر داماد اور عثمان کو تم سے زیادہ بہتر سسر نہ

بتادوں۔ حضرت عمر نے کہا بے شک اس پر آپ نے فرمایا کہ تم حفصہ کا نکاح مجھ سے کردو۔ اور میں اپنی صاحبزادی کا نکاح عثمان سے کر دیتا ہوں تو حضرت عمر نے کہا بہت بہتر۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

مشکل الفاظ: صہر، سسر

تشریح: اس حدیث سے حضرت عثمان کی بزرگی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضور ﷺ کی نگاہ میں ان کی کتنی قدر تھی۔

باب ۱۸۶: فَضَائِلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حَبَّةَ الْعَرَنِيِّ وَهُوَ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ

حضرت ابوحنیفہ سلمہ سے وہ حبہ سے اور وہ ھمدانی سے جو کہ حضرت علی کے دوستوں میں سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں پہلا شخص ہوں جو اسلام لایا ہوں۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَظَرَ اِلٰی عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَاٰهُ جَائِعًا فَقَالَ يَا عَلِيُّ مَا اَجَاعَکَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَشْبَعْ مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ.

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دن حضرت علی کو بھوکا دیکھا تو فرمایا اے علی تم کو کس چیز نے بھوکا کیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو فلاں فلاں وقت سے شکم سیری نصیب نہیں ہوئی اس پر نبی ﷺ نے فرمایا خوشخبری سنو جنت کی۔

مشکل الفاظ: جائعا۔ بھوکا، اشبع۔ میں شکم سیر ہوا۔

تشریح: مشکل وقت میں خوشخبری سنی جائے تو اس وقت غم بھول جاتے ہیں اسی طرح حضرت علی پر دنیا میں بھوکا ہونے کی وجہ سے مشکل پیش آئی تو حضور ﷺ نے آخرت کی ابدی راحت جنت کی خوشخبری سنادی۔

باب ۱۸۷: فَضِیْلَتُ حَضْرَتْ حَمْزَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَیِّدُ الشُّهَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ رَجُلٌ دَخَلَ اِلٰی اِمَامٍ فَاَمَرَهٗ وَنَهَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ سَیِّدُ الشُّهَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ رَجُلٌ قَامَ اِلٰی اِمَامٍ جَائِرٍ فَاَمَرَهٗ وَنَهَاهُ.

حضرت ابو حنیفہ حضرت عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہوں گے پھر وہ شخص جو کسی امام امیر کے پاس گیا اور اس کو کسی بات کا حکم دیا یا کسی بات سے اس کو روکا اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ شخص جو کسی امام کے پاس پہنچا اور اس کو کسی بات کا حکم دیا یا کسی بات سے روکا۔

تشریح: اس حدیث میں حضرت حمزہ کی فضیلت ظاہر ہے اس لئے کہ آپ کو تمام شہداء کی سرداری نصیب ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضرت امام حسین کی سرداری بھی شہداء میں مسلم ہے۔

باب ۱۸۸: فَضِیْلَةُ الزُّبَیْرِ ؓ — حضرت زبیر کی منقبت

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ یَّاْتِیْنَا بِالْخَبَرِ لَیْلَةَ الْاَحْزَابِ فَیَنْطَلِقُ الزُّبَیْرُ فَیَاْتِیْهِ بِالْخَبَرِ کَانَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیٌّ وَ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ

حضرت ابو حنیفہ محمد بن منکدر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غزوہ خندق کی شب کو کون ہم کو قوم کی خبر لا کر دے گا۔ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ پس حضرت زبیر جاتے ہیں اور خبر لاتے ہیں اس پر نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر نبی کا ایک حواری خاص ہوتا ہے اور میرا حواری خاص زبیر ہے

تشریح: حضرت زبیر کو حضور ﷺ نے حواری ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

باب ۱۸۹: فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ سَمَرَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ قَالَ فَخَرَجَا وَ خَرَجَ مَعَهُمَا فَمَرُّوْا بِابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ هُوَ یَقْرَاُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ کَمَا اُنْزِلَ فَلْیَقْرَاْهُ عَلٰی قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّ جَعَلَ یَقُوْلُ لَهٗ سَلْ تُعْطَهْ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ یُبَشِّرُ اَنَّهٗ فَسَبَقَ اَبُوْ بَکْرٍ عُمَرَ اِلَیْهِ فَبَشَّرَهٗ وَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ اَمَرَهٗ بِالدُّعَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا دَائِمًا لَا یَزُوْلُ وَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِیِّکَ فِیْ جَنَّةِ الْخُلْدِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ سَمَرَا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَخَرَجَا وَ خَرَجَ مَعَهُمَا فَمَرُّوْا بِابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ هُوَ یَقْرَاُ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ غَضًّا کَمَا اُنْزِلَ فَلْیَقْرَاْهُ عَلٰی قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّ جَعَلَ یَقُوْلُ سَلْ تُعْطَهْ وَ ذَکَرَ تَمَامَ الْاَوَّلِ.

حضرت ابو حنیفہ ہیثم سے وہ ایک آدمی سے وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات حضرت ابو بکر و عمر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے فرمایا کہ یہ دونوں اصحاب اور نبی ﷺ باہر نکلے اور تینوں بزرگوں کا گزر عبداللہ بن مسعود پر ہوا اور وہ تلاوت قرآن میں مصروف تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کہ قرآن کو اس نہج سے پڑھے جس سے کہ وہ اترا ہے تو اس کو چاہیے کہ ابن ام عبد کی قرأت کے طریقے پر پڑھے اور حضور ﷺ فرمانے لگے سوال کر دیے جاؤ گے۔ پھر حضرت ابو بکر و عمر ان کے پاس انکو خوشخبری سنانے کیلئے چلے تو حضرت ابو بکر نے اس میں پیش قدمی فرمائی اور ان کو اس امر کی خوشخبری دی اور یہ خبر دی کہ نبی ﷺ نے ان کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے ایسا دائمی ایمان مانگتا ہوں جو کبھی زائل نہ ہو اور ایسی نعمتیں جو کبھی ختم نہ ہوں اور تیری جنت الخلد میں تیرے نبی ﷺ کا ساتھ۔ اور ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ کے بارے میں یوں ہے کہ حضرات ابو بکر و عمر ایک رات نبی ﷺ کے ہاں گفتگو میں مصروف تھے پھر دونوں اصحاب اور نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور ابن مسعود کے پاس پہنچے جب وہ نماز تہجد میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ قرآن کو حسن و تازگی سے پڑھے جیسا کہ وہ اترا ہے تو اس کو چاہیے کہ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں پڑھے پھر آپ فرمانے لگے مانگو دیے جاؤ گے (آگے حسب سابق حدیث ہے)

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ عَوْنٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْتَہٗ اَرْسَلَ وَالِدَتَہٗ اُمَّ عَبْدٍ تَنْظُرُ اِلٰی ھَدْیِ النَّبِیِّ ﷺ وَدَلَّہٗ وَسَمْتَہٗ فَتُخْبِرُہٗ بِذَالِکَ فَیَتَشَبَّہُ بِہٖ۔

حضرت ابو حنیفہ عون سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کاشانہ نبوت میں تشریف لاتے تو یہ اپنی والدہ ام عبد کو اندر بھیجتے تا کہ وہ نبی پاک ﷺ کے وقار و ہیبت کو دیکھیں لہذا وہ آ کر ان کو خبر دیتیں اور حضرت عبداللہ ان کی نقل اتارتے۔

مشکل الفاظ: ھدی النبی، نبی پاک کی خدمت میں فتخبر تو وہ خبر دیتی

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود حضور ﷺ کے زندگی کے ہر گوشے کی معلومات کی ٹوہ میں رہتے تھے تا کہ آپ ﷺ کی زندگی کا کوئی پہلو پوشیدہ نہ رہے۔ گھر کی معلومات کے حصول کے لئے اپنی والدہ کو بھیجتے وہ آ کر آپ کے طرز عمل کو بتلاتیں تو آپ ایسا ہی طرز عمل اختیار فرماتے تھے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ عَوْنٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ کَانَ صَاحِبَ حَصِیْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ صَاحِبَ عَصَا رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ صَاحِبَ رِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ صَاحِبُ الرَّاحِلَۃِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ صَاحِبَ سِوَاکِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَصَاحِبُ الْمِیْضَاۃِ وَصَاحِبُ النَّعْلَیْنِ۔

حضرت ابو حنیفہ عون سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ حضور ﷺ کے سجادہ بردار تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے عصا بردار تھے

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی چادر بھی اپنے پاس رکھتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ سواری کی نگرانی بھی وہ کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسواک بھی انہی کے پاس رہا کرتی تھی اور وضو کا لوٹا اور آپ کے جوتے مبارک بھی انہی کے پاس ہوتے تھے۔

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود کو یہ شرف حاصل ہے کہ سفر و حضر میں حضور ﷺ کی خدمت میں پیش پیش تھے اسی وجہ سے سرکار نے ان کو دعائیں دیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مَعْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا كِذْبَةً وَّاحِدَةً كُنْتُ اُرَحِّلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتٰى رَحَّالٌ مِنَ الطَّائِفِ فَسَأَلَنِيْ اَيُّ الرَّاحِلَةِ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ الطَّائِفِيَّةُ الْمَكِّيَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا اُتِيَ بِهَا قَالَ مَنْ رَحَّلَ لَنَا هٰذِهٖ قَالُوْا رَحَّالُكَ قَالَ مُرُوْا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَلْيُرَحِّلْ لَنَا فَاَعَدْتُّ اِلَى الرَّاحِلَةِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ عَبْدُاللهِ النَّبِيُّ ﷺ جِئْنِيْ بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ فَجَاءَ بِيَ الطَّائِفِيُّ فَقَالَ اَيُّ الرَّاحِلَةِ اَحَبُّ اِلَيْهِ قُلْتُ الطَّائِفِيَّةُ الْمَكِّيَّةُ فَخَرَجَ فَقَالَ مَنْ صَاحِبُ هٰذِهِ الرَّاحِلَةِ قِبَلَ الطَّائِفِيُّ قَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهَا.

حضرت ابوحنیفہ وہ معن سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ میں جب سے اسلام لایا ہوں سوائے ایک جھوٹ کے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ میں نبی ﷺ کی اونٹنی پر کجاوہ باندھتا تھا کہ ایک کجاوہ باندھنے والا طائف سے آیا اور مجھ سے دریافت کرنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ کو کونسا کجاوہ زیادہ پسند ہے میں نے کہا کہ طائف اور مکہ والا۔ اور آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے تھے۔ پھر جب کجاوہ سے کسی ہوئی اونٹنی خدمت میں حاضر کی گئی۔ آپ نے پوچھا یہ ہمارا کجاوہ کس نے باندھا ہے۔ سب نے کہا آپ کے لئے کجاوہ باندھنے والے نے۔ آپ نے فرمایا کہ ابن ام عبد سے کہو کہ

وہ ہمارا کجاوہ باندھے۔ پھر میں نے دوبارہ کجاوہ کسا۔

ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص طائف سے آیا۔ اور مجھ سے وہ طائفی پوچھنے لگا کہ حضور ﷺ کو کونسا کجاوہ پسند ہے۔ میں نے کہا طائف یا مکہ کا۔ جب حضور ﷺ باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ یہ کجاوہ کس نے کسا ہے تو کہا گیا کہ ایک طائفی نے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم کو اس کی ضرورت نہیں۔

تشریح: اس سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی منقبت کا پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے مزاج سے کتنا آشنا تھے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ مَا كَذَبْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا وَاحِدَةً كُنْتُ اُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَتٰى رَحَّالٌ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ اَيُّ الرَّاحِلَةِ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْتُ الطَّائِفِيَّةُ الْمَكِّيَّةُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُهَا فَلَمَّا رَحَّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اُتِيَ بِهَا قَالَ مَنْ رَحَّلَ لَنَا هٰذِهِ الرَّاحِلَةَ قَالَ رَحَّالُكَ الَّذِيْ اُتِيْتَ بِهٖ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ رُدَّ الرَّاحِلَةَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ.

ابوحنیفہ ہیثم سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا کبھی جھوٹ نہ بولا مگر ایک بار۔ ہوا یوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ کسا کرتا تھا طائف سے ایک کجاوہ کسنے والا آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ کو کون سا کجاوہ پسند ہے میں نے کہا کہ طائف اور مکہ والا۔

حالانکہ آپ ان کو ناپسند فرماتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کے لئے اس نے کجاوہ کس لیا اور وہ آپ کے روبرو آیا تو آپ نے فرمایا کہ اونٹنی پر یہ کجاوہ کس نے کسا ہے۔ کسی نے کہا آپ کا وہ کجاوہ کسنے والا جو آپ کے پاس طائف سے آیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اونٹنی کو ابن مسعود کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ کجاوہ کسیں۔

تشریح:۔اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہر وقت یہ چاہتے تھے کہ حضور کی خدمت صرف میں ہی کر سکوں۔

باب ۱۹۰: فَضِیلَةُ خُزَیْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی منقبت

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِیِّ عَنْ خُزَیْمَةَ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَعْرَابِیٌّ یَّجْحَدُ بَیْعَهٗ فَقَالَ خُزَیْمَةُ اَشْهَدُ لَقَدْ بِعْتَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَهٗ قَالَ تَجِیْئُنَا بِالْوَحْیِ مِنَ السَّمَاءِ فَنُصَدِّقُکَ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَةِ رَجُلَیْنِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَعْرَابِیٍّ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَجْحَدُ بَیْعًا قَدْ عَقَدَهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خُزَیْمَةُ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بِعْتَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَ ذٰلِکَ فَقَالَ تَجِیْئُنَا بِالْوَحْیِ مِنَ السَّمَاءِ فَنُصَدِّقُکَ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَةِ رَجُلَیْنِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَجَازَ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَةِ رَجُلَیْنِ حَتّٰی مَاتَ.

حضرت ابو حنیفہ حضرت حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابو عبداللہ جدلی سے وہ خزیمہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایک اعرابی آپ سے بیع کا انکار کر رہا تھا۔ تو حضرت خزیمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اعرابی تو نے بیع کی رسول اللہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے یہ کیسے جانا تو حضرت خزیمہ نے کہا کہ آپ وحی آسمانی بیان کرتے ہیں اور ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر ٹھہرایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت خزیمہ کا گزر ایک اعرابی کے پاس سے ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا اور ایک بیع سے انکار کرتا تھا۔ جو وہ رسول اللہ ﷺ سے کر چکا تھا۔ اس پر حضرت خزیمہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اے اعرابی کہ تو نے رسول اللہ ﷺ سے بیع کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔ حضرت خزیمہ نے جواب دیا کہ آپ ہمارے پاس وحی آسمانی لاتے ہیں اور ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو شخصوں کی شہادت کے برابر ٹھہرایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مرتے دم تک خزیمہ کی گواہی دو شخصوں کی گواہی کے برابر ہے۔

تشریح:۔اس سے حضرت خزیمہ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ ان اکیلے کی گواہی دو کے برابر تھی۔

باب ۱۹۱: فَضِیلَةُ خَدِیجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بُشِّرَتْ خَدِیْجَةُ بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ لَاصَخَبَ فِیْهَا وَلَانَصَبَ.

حضرت ابوحنیفہ یحییٰ بن سعید سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ کو خوش خبری دی گئی جنت میں ایسے محل کی جس میں نہ شور ہوگا نہ رنج وملال۔

باب ۱۹۲: فَضِیْلَةُ عَائِشَةَ صَدِیْقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ لَیَهُوْنُ عَلَیَّ الْمَوْتُ اِنِّیْ رَاَیْتُكِ زَوْجَتِیْ فِی الْجَنَّةِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنِّیْ رَاَیْتُكِ زَوْجَتِیْ فِی الْجَنَّةِ ثُمَّ الْتَفَتَ وَقَالَ هَوَّنَ عَلَیَّ الْمَوْتُ لِاَنِّیْ رَاَیْتُ عَائِشَةَ فِی الْجَنَّةِ.

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم النخعی سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ البتہ موت مجھ پر آسان ہوگئی کہ میں نے تجھے جنت میں اپنی زوجہ دیکھا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا تم کو اپنی زوجہ جنت میں۔ پھر توجہ فرمائی اور فرمایا کہ مجھ پر موت آسان وسہل ہوگئی کیونکہ میں نے عائشہ کو جنت میں دیکھ لیا۔

مشکل الفاظ۔ یهون۔ وہ آسان ہوگئی، التفت۔ آپ نے توجہ کی۔

تشریح: حضور ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ کُنَّ لِیْ

خِلَالٌ سَبْعٌ لَمْ یَکُنْ لِاَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ کُنْتُ اَحَبَّهُنَّ اِلَیْهِ اَبًا وَّاَحَبَّهُنَّ اِلَیْهِ نَفْسًا وَتَزَوَّجَنِیْ بِکْرًا وَمَا تَزَوَّجَنِیْ حَتّٰی اَتَاهُ جِبْرَائِیْلُ بِصُوْرَتِیْ وَلَقَدْ رَاَیْتُ جِبْرَائِیْلَ وَمَا رَاٰهُ اَحَدٌ مِّنَ النِّسَاءِ غَیْرِیْ وَکَانَ یَاْتِیْهِ جِبْرَئِیْلُ وَاَنَا مَعَهٗ فِیْ شِعَارِهٖ وَلَقَدْ نَزَلَ فِیْ عُذْرٍ کَادَ اَنْ یَّهْلِكَ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ وَلَقَدْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْتِیْ وَلَیْلَتِیْ وَیَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ.

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ مجھ میں سات عادتیں ایسی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی دیگر ازواج مطہرات میں سے کسی ایک میں نہ تھیں۔ (اوّل) یہ کہ میرے والد بھی حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں خود بھی حضور ﷺ کو سب سے زیادہ پیاری تھی۔ (دوم) یہ کہ مجھ سے کنوارے پن میں حضور ﷺ نے نکاح کیا۔ (سوئم) یہ کہ مجھ سے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام میری صورت میں آپ کے پاس ظاہر نہ ہوئے۔ (چہارم) یہ کہ میں نے حضرت جبریئل علیہ السلام کو دیکھا اور میرے علاوہ ازواج میں سے کسی نے ان کو نہیں دیکھا (پنجم) یہ کہ جبریئل علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے اور میں آپ کے شعار میں ہوتی (ششم) یہ کہ میرے بارے میں برأت اتری اور قریب تھا کہ لوگوں کی جماعتیں ہلاک ہو جاتیں۔ (ہفتم) یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی روح میرے گھر میں قبض ہوئی۔ میری باری کی رات اور دن میں اور میرے گلے اور سینہ کے درمیان۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَوْنٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِیَّ سَبْعُ خِصَالٍ لَیْسَتْ فِیْ وَاحِدَةٍ مِّنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَنِیْ

وَاَنَا بِكْرٌ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ اَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ بِكْرًا غَيْرِىْ وَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِصُوْرَتِىْ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِىْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِصُوْرَةِ وَاحِدَةٍ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِىْ وَاَرَانِىْ جِبْرَئِيْلَ وَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ مِنْ اَزْوَاجِهِ غَيْرِىْ وَكُنْتُ مِنْ اَحَبِّهِنَّ اِلَيْهِ نَفْسًا وَاَبًا وَنَزَلَتْ فِىْ اٰيَاتٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَادَاَنْ يُهْلِكَ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ وَمَاتَ فِىْ لَيْلَتِىْ وَيَوْمِىْ وَتُوُفِّىَ بَيْنَ سَحْرِىْ وَنَحْرِىْ

وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ فِىَّ سَبْعَ خِصَالٍ مَا هُنَّ فِىْ وَاحِدَةٍ مِنْ اَزْوَاجِهِ تَزَوَّجَنِىْ بِكْرًا وَلَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرِىْ وَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ بِصُوْرَتِىْ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِىْ وَلَمْ يَاْتِهِ جِبْرَئِيْلُ بِصُوْرَةِ اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِهِ غَيْرِىْ وَكُنْتُ اَحَبَّهُنَّ اِلَيْهِ نَفْسًا وَاَبًا وَاُنْزِلَ فِىْ عُذْرِىْ كَادَ اَنْ يُهْلِكَ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ وَمَاتَ فِىْ يَوْمِىْ وَلَيْلَتِىْ وَبَيْنَ سَحْرِىْ وَنَحْرِىْ وَاَرَانِىْ جِبْرَئِيْلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ مِنْ اَزْوَاجِهِ غَيْرِىْ.

حضرت ابوحنیفہ حضرت عون سے وہ عامر الشعبی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے کسی میں نہیں ہیں۔ مجھ سے نکاح کیا جب میں کنواری تھی اور آپ نے اپنی کسی بیوی سے کنوارے پن میں نکاح نہ کیا۔ اور جبرائیل علیہ السلام میری صورت میں اترے اس سے پہلے کہ آپ مجھ سے نکاح کریں۔ حالانکہ میرے علاوہ آپ کی کسی بیوی کی صورت میں نہ آئے۔ اور نبی پاک ﷺ نے مجھے جبرائیل علیہ السلام کو دکھایا حالانکہ اپنی کسی بیوی کو نہیں دکھایا۔ اور میں آپ کو اپنی ذات سے بھی بہت پیاری تھی اور میرے والد بھی آپ کو بہت محبوب تھے۔ اور میرے بارے میں قرآن مجید کی چند آیات اتریں۔ قریب تھا کہ لوگوں کی جماعتیں ہلاک ہو جاتیں۔ اور میری باری کی

رات و دن میں آپ کا وصال ہوا اور میرے گلے اور سینہ کے درمیان آپ ﷺ کی روح مبارک قبض ہوئی۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ کہتی ہیں کہ مجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں جو آپ کی کسی زوجہ میں نہیں ہیں۔ مجھ سے نکاح کیا کنواری ہونے کی حالت میں اور میرے علاوہ کسی اور بیوی سے کنوارے پن کی حالت میں نکاح نہیں کیا۔ اور جبرئیل علیہ السلام میری صورت میں ظاہر ہوئے۔ مجھ سے نکاح کرنے سے قبل حالانکہ میرے علاوہ آپ کی کسی بیوی کی شکل میں آپ کے پاس نہیں آئے۔ اور اپنی ذات سے میں آپ کو خوش اور پیاری تھی اور میرے والد بھی آپ کو بہت پسند تھے اور میرے بارے میں برات نازل ہوئی قریب تھا کہ لوگوں کی جماعتیں ہلاک ہو جائیں۔ اور میری باری میں آپ کی وفات ہوئی اور میرے گلے اور سینہ کے درمیان اور مجھ کو جبرائیل دکھایا۔ میرے علاوہ اپنی ازواج میں سے کسی کو نہیں دکھایا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِى الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ الْمُبَرَّاَةُ حَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ﷺ

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ حدیث بیان کیا کرتے تو کہا کرتے کہ حدیث بیان کی مجھ سے صدیقہ نے جو بیٹی ہیں حضرت صدیق کی۔ جو پاک دامن ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی محبوبہ ہیں

تشریح: حضرت عائشہ کی سچائی اور پاکدامنی ہونے کا تذکرہ ان کے نام کے ساتھ کرنا سنت صحابہ ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اِسْتَاْذَنَ عَلٰی عَائِشَةَ لِیَعُوْدَهَا فِیْ مَرَضِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اِنِّیْ اَجِدُ غَمًّا وَ کَرْبًا فَانْصَرِفْ فَقَالَ الرَّسُوْلُ مَا اَنَا بِالَّذِیْ یَنْصَرِفُ حَتّٰی اَدْخُلَ فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَاَخْبَرَهَا بِذٰلِکَ فَاَذِنَتْ لَهٗ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَجِدُ غَمًّا وَ کَرْبًا وَّاَنَا مُشْفِقَةٌ مِمَّا اَخَافُ اَنْ اُهْجِمَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْشِرِیْ فَوَاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ عَائِشَةُ فِی الْجَنَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّزَوِّجَهٗ جَمْرَةً مِّنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالَتْ فَرَّجْتَ فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکَ

حضرت ابوحنیفہ ھیثم سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی تا کہ ان کی بیمار پرسی کریں حضرت عائشہ نے کہلوایا کہ میں اس وقت غم والم میں مبتلا ہوں ۔ لہذا آپ واپس جائیں ۔ اس پر حضرت ابن عباس نے قاصد سے کہا کہ میں بغیر حاضری دیئے واپس جانیوالا نہیں ۔ قاصد واپس گیا اور یہی کلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دہرایا تو آپ نے ان کو آنے کی اجازت دی ۔ پھر آپ بولیں کہ میں غم والم میں مبتلا ہوں اور میں ڈرتی ہوں بوجہ اپنے علم کے ہجوم موت سے ۔ پس ابن عباس نے ان سے کہا خوشخبری حاصل کیجئے ۔ قسم اللہ کی میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ جنت میں ہیں ۔ اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اس سے شریف تر و باعزت تر تھے کہ ان کا نکاح دوزخ کی ایک چنگاری سے کرتا اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم نے میرے رنج کو دور کر دیا ہے اللہ تعالی تمہارے رنج و غم کو دور کرے ۔

تشریح : ان احادیث سے حضرت عائشہ کے خلاف زبان طعن دراز کرنے

والوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے ۔

باب ۱۹۳: فَضِیْلَةُ الشَّعْبِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ قَالَ کَانَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمَغَازِیْ وَ ابْنُ عُمَرَ یَسْمَعُهٗ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ حَدِیْثَهٗ اَنَّهٗ یُحَدِّثُ کَاَنَّهٗ شَهِدَ الْقَوْمَ

حضرت ابوحنیفہ ھیثم سے وہ عامر شعبی کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب وہ مغازی کے بیان کا آغاز کرتے اور ابن عمر اس کو سنتے تو سنتے وقت کہتے کہ یہ ایسا بیان کرتے ہیں کہ گویا قوم کے ساتھ تھے ۔

تشریح : یعنی حضرت شعبی کا اسلوب بیان بڑا خوبصورت تھا ۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَلْقَةٍ فِیْهَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیُحَدِّثُ حَدِیْثًا کَاَنَّ یَشْهَدُ

حضرت شعبی کے بارے میں نقل ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سیر و مغازی بیان کرتے ایسے مجمع میں ۔ جس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے تو وہ کہتے کہ عامر ایسی بات بیان کرتے ہیں گویا یہ معرکہ میں از خود موجود تھے

باب ۱۹۴: فَضَائِلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلْقَمَةَ وَ عَبْدِاللّٰهِ

حضرت ابراہیم ، علقمہ اور عبداللہ کے فضائل

حدیث: زُفَرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَنِیْفَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ حَمَّادًا یَقُوْلُ

كُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَى اِبْرَاهِيْمَ فَكُلُّ مَنْ رَأَى هَدْيَهُ يَقُوْلُ كَانَ هَدْيُهُ هَدْيُ عَلْقَمَةَ وَيَقُوْلُ مَنْ رَأَى عَلْقَمَةَ يَقُوْلُ كَانَ هَدْيُهُ هَدْيُ عَبْدِاللّٰهِ وَيَقُوْلُ مَنْ رَأَى هَدْيَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ هَدْيُهُ هَدْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت زفر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحنیفہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حماد کو یہ کہتے سنا کہ جب میں ابراہیم نخعی کو دیکھتا تو ان کی خصلت وسیرت کو دیکھنے والا ہر ایک کہتا کہ ان کی خصلت عین حضرت علقمہ کی خصلت وسیرت ہے اور جو علقمہ کو دیکھتا تو وہ کہتا کہ ان کی سیرت وخصلت عین عبداللہ بن مسعود کی سیرت وخصلت ہے۔ اور جو حضرت عبداللہ بن مسعود کی خصلت وسیرت کو دیکھا تو وہ یہ کہتا کہ یہ بعینہ رسول اللہ ﷺ کے خصائل سے ہیں۔

باب۱۹۵: فَضِيْلَةِ اِمَامِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی فضیلت

حدیث: اَبُوْ حَمْزَةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ دَاوٗدَ يَقُوْلُ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَنْ اَدْرَكْتَ مِنَ الْكُبَرَاءِ قَالَ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَطَاؤُسًا وَعِكْرَمَةَ وَمَكْحُوْلًا وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ وَالْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَعَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ وَاَبَا الزُّبَيْرِ وَعَطَاءً وَقَتَادَةَ وَاِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيَّ وَنَافِعًا وَاَمْثَالَهُمْ

حضرت ابوحمزہ انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن داؤد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا کہ آپ نے بڑے تابعین میں سے کن کن کی صحبت کا فیض اٹھایا ہے تو آپ نے کہا کہ قاسم، سالم، طاؤس، عکرمہ، مکحول، عبداللہ بن دینار، حسن بصری، عمرو بن دینار، ابوالزبیر، عطاء، قتادہ، ابراہیم، شعبی، نافع اور ان جیسوں کی۔

تشریح: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے ان جلیل القدر لوگوں سے فیض حاصل کیا اور تقریباً 24 صحابہ کرام سے شرف ملاقات بھی حاصل ہے۔

كتاب فضل اُمّته ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی اُمت کی فضیلت کا بیان

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّسْجُدُوْا سَجَدَتْ اُمَّتِيْ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْاُمَمِ طَوِيْلًا قَالَ فَيُقَالُ ارْفَعُوْا رُؤُسَكُمْ فَقَدْ جُعِلَتْ عَدُوُّكُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت ابوبردہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو سب لوگ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے اور سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھ سکیں گے اور میری امت تمام امتوں سے پہلے دو لمبے سجدے کرے گی۔ آپ نے فرمایا کہ پھر میری امت سے کہا جائیگا کہ اپنے سر اٹھاؤ اور البتہ میں نے تمہارے دشمن یہود ونصاریٰ کو آگ کے لئے تمہارا بدل و عوض بنادیا۔

تشریح: یہ سرکار دو عالم کا صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو اس شرف سے نوازا کہ انکے دشمن اہل کتاب یہود ونصاریٰ کو آتش دوزخ کیلئے ان کا فدیہ قرار دیا

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُعْطٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَيُقَالُ هٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا كَانَ يَوْمُ

اَلْقِیٰمَةِ اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ رَجُلٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دُفِعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِاَيْدِيْهَا

حضرت ابوحنیفہ ابوبردہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں میں سے ہر ایک کو یہود و نصاریٰ میں سے ایک شخص دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ یہ آگ کے لئے تمہاری طرف سے فدیہ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو البتہ اللہ تعالیٰ اس امت سے ہر آدمی کو اہل کتاب میں سے ایک کافر دیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا فدیہ ہے آگ سے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اس امت کے ہر آدمی کو اہل کتاب میں سے ایک آدمی حوالہ کیا جائے گا اور اس سے کہ دیا جائے گا کہ یہ تمہارا فدیہ ہے آگ سے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ یہ اُمت رحم کی گئی ہے اس کا عذاب اس کو پہلے ہی مل جائے گا یعنی دُنیا میں۔

تشریح: مسلمانوں کو دنیا میں کئی تکالیف اور مصیبتیں آتی ہیں ان کے بدلے میں جنت دی جاتی ہے اور یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کے بدلے میں جہنم میں ڈالا جائے گا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ

تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ اُمَّتِيْ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَانُوْنَ صَفًّا.

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کیا اس سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کے چوتھائی ہو انہوں نے کہا کہ بیشک پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے خوش ہو کہ تم ایک تہائی اہل جنت ہو سب نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس سے خوش ہو کہ تم اہل جنت کے نصف ہو سب نے کہا بیشک۔ تو آپ نے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی صفیں میری امت کی ہوگی۔

تشریح: حضور ﷺ کی امت اہل جنت کی دو تہائی ہوگی اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کی کثرت پر فخر ہوگا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِاَيْدِيْهَا فِي الدُّنْيَا وَزَادَ وَفِي رِوَايَةٍ بِالْقَتْلِ.

حضرت ابوحنیفہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری امت بخشی ہوئی امت ہے اس کا وہ عذاب اس کے سامنے دنیا میں ہے اور روایت میں بالقتل وہ لفظ زیادہ ہے یعنی قتل کی وجہ سے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ زِيَادٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَارِثٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَاءُ اُمَّتِيْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الطَّعْنُ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْنُ قَالَ وَخْزُ اَعْدَائِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَفِيْ كُلٍّ شَهَادَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ وَفِيْ كُلٍّ شُهَدَاءُ.

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے وہ یزید بن حارث سے وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت طعن (نیزہ

بازی) اور طاعون سے ہے آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ طعن کو تو ہم سمجھ گئے طاعون کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے دشمنوں جنوں کا نیزہ چبھونا ہے اور ان سب میں درجہ شہادت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں میں شہادت ہے

تشریح:

طاعون کی بیماری اور ناگہانی موت سے امت مصطفوی کو درجہ شہادت حاصل ہوتا ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّعْنُ قَدْ عَلِمْنَاهُ فَمَا الطَّعُوْنُ قَالَ وَخَزُ اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِیْ كُلٍّ شَهَادَةٌ.

حضرت ابوحنیفہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد اللہ بن حارث سے وہ ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت طعن اور طاعون سے ہے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ طعن تو ہم نے جان لیا لیکن طاعون کیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ تمہارے دشمن جنوں کا نیزہ چبھونا ہے اور ان سب میں شہادت کا درجہ ہے۔

تشریح: طاعون کی حقیقت کو بیان فرمایا کہ یہ وہ مہلک وہیبت ناک بیماری ہے جو جنوں کے اثر سے رونما ہوتی ہے

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْرِبَةِ وَالضَّحَايَا وَالصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

کھانے پینے کی چیزوں قربانیاں شکار اور ذبیحوں کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى

عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر کچلنے والے درندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔

باب ۱۹۶: اَلنَّهْیُ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ!

ہر چنگل دار جانور کا کھانا منع ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

حضرت ابوحنیفہ محارب سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ہر چنگل والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے

تشریح: باز شکرہ، گدھ، چیل، شاہین وغیرہ شکاری چنگل دار پرندے اس کلمہ سے حرام قرار دئے گئے ہیں۔

باب ۱۹۷: اَلنَّهْیُ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحٰق سے وہ البراء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کے کھانے سے منع فرمایا۔

تشریح: یہ حدیث تقریباً چودہ صحابہ کرام سے مروی ہے ابن عبد البر کہتے ہیں کہ پالتو اور گھریلو گدھوں کے کھانے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

باب ۱۹۸: اَلنَّهْیُ عَنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ!

حشرات الارض کے کھانے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں زمین کے کیڑے مکوڑوں کے کھانے سے منع کیا گیا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ ضِفْدَعاً فَعَلَيْهِ شَاةٌ مُحْرِماً كَانَ اَوْ حَلَالاً

حضرت ابوحنیفہ ابی الزبیر المکی سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مینڈک کو قتل کرے تو اس پر ایک بکری ہے خواہ وہ محرم ہو یا حلال

تشریح: مینڈک کو کسی بھی بنیاد پر مارنے والے پر ایک بکری کفارہ ہے یعنی اس کے بدلے ایک بکری صدقہ کرے بعض علماء نے میڈیکل کے سٹوڈنٹس کیلئے تجربات کی ضرورت کیلئے جائز قرار دیا ہے۔

باب۱۹۹: حُكْمُ اَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کے کھانے کا حکم!

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهٗ اُهْدِيَ لَهَا ضَبٌّ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهَا عَنْ اَكْلِهِ فَجَاءَ سَائِلٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتُطْعِمِيْنَ مَالَا تَاْكُلِيْنَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ان کی خدمت میں گوہ بطور ہدیہ بھیجی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ان کو اسکے کھانے

سے روکا اس کے بعد ایک بھکاری آیا میں نے یہ بھکاری کو دے دینے کا حکم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تم خود نہیں کھاتیں اسے دوسروں کو کھلاتی ہو۔

تشریح: امام اعظم گوہ کو مکروہ قرار دیتے ہیں امام شافعی و مالک اس کو حلال سمجھتے ہیں

باب۲۰۰: صَيْدُ الْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ!

سدھائے ہوئے کتوں کے ذریعے شکار کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَبْعَثُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَنَاْكُلُ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْنَا فَقَالَ اِذَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدُنَا يَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ فَسَمَّيْتَ فَخَرَقَ فَكُلْ وَاِنْ اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ہمام سے وہ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑتے ہیں تو وہ جو شکار ہمارے لئے پکڑ لیں تو کیا ہم اسے کھا لیں۔ آپ نے فرمایا جب کہ ان کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہی ہو اور کوئی بے سدھایا ہوا کتا اس کے ساتھ شکار میں شریک نہ ہوا ہو میں نے کہا اگر وہ شکار مر جائے۔ آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ مر جائے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ایک شخص بے پر والا تیر شکار کے لئے مارتا ہے۔ (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ جب تم نے بسم اللہ کہہ کر تیر مارا اور اس تیر نے اس میں گھس کر اس کو پھاڑ ڈالا تو اسے کھاؤ اور اگر شکار اس تیر کے عرض سے مرا تو اس کو نہ کھاؤ۔

حدیث: ابُوحَنِیفَة عَنْ عطیةَ عَنْ ابی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَکُلْ.

حضرت ابوحنیفہ عطیہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مچھلی کو چھوڑ دے پانی تو اس کو کھاؤ۔

تشریح: سب مچھلیاں حلال ہیں جو مچھلی پہلے مرکر پانی پر تیرتی ہو تو ایسا کھانا جائز نہیں۔

باب۲۰۱: التَّخْيِيرُ فِی اَکْلِ الْجَرَادِ !

ٹڈی کے کھانے میں اختیار ہے

حدیث: ابُوحَنِیفَة سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرُ جُنْدِ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ.

حضرت ابوحنیفہ کہتے ہیں میں نے عائشہ بنت عجرد سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین میں اللہ کا سب سے بڑا لشکر ٹڈی کا ہے۔ میں اس کو نہ کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

تشریح: ٹڈی کے کھانے میں اختیار دیا گیا ہے۔ حرام قرار نہیں دیا گیا۔

حدیث: ابُوحَنِیفَة عَنْ سَعِیدٍ عَنْ عبایة بْنِ رِفاعة عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ اَنَّ بَعِیرًا مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ نَدَّ فَطَلَبُوْهُ فَلَمَّا اَعْیَاهُمْ اَنْ یَّاْخُذُوْهُ رَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَاَصَابَ فَقَتَلَهٗ فَسَاَلُوا النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَ بِاَكْلِهٖ وَقَالَ اِنَّ لَهَا اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوُحُوْشِ فَاِذَا خَشِیْتُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ بِهٰذَا الْبَعِیْرِ ثُمَّ كُلُوْهُ وَ فِی رِوَایَةٍ اَنَّ بَعِیْرًا مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ نَدَّ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ فَسُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ اَكْلِهٖ فَقَالَ كُلُوْهُ فَاِنَّ لَهَا اَوَابِدَ

كَاَوَابِدِ الْوُحُوْشِ.

حضرت ابوحنیفہ سعید عبایہ بن رفاعہ سے وہ رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھڑک کر بھاگ پڑا۔ پس اس کے پکڑنے کی فکر ہوئی جب اس نے تھکا مارا تو ایک شخص نے اس کو ایک تیر مارا اور اس کو مار ڈالا۔ پس انہوں نے حضور ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کے کھانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ اونٹ بھی وحشی جانوروں کی طرح بعض بھڑکے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا جب تم کو ان کے بارے میں خوف ہو تو ایسا کرو۔ جیسا کہ تم نے اس اونٹ کے ساتھ کیا پھر اس کو کھاؤ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھڑک کر بھاگ پڑا تو ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اسے مار دیا۔ نبی ﷺ سے اس کے کھانے کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو کھاؤ کیونکہ وحشی جانوروں کی طرح یہ اونٹ بھی بھڑکنے والے ہوتے ہیں۔

تشریح: یعنی بدکے ہوئے اونٹ کو وحشی جانور قرار دیا اور اس کا کھانا تیر مار کر جائز قرار دیا۔

باب۲۰۲: النَّهْیُ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

جانوروں کو ہدف بنانے کی ممانعت

حدیث: ابُوحَنِیفَة عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ سے منع فرمایا ہے

تشریح: مجثمہ وہ جانور ہے جس کو سامنے باندھ کر تیر بازی کیلئے نشانہ بنایا جائے ایسا جانور اگر مر جائے تو اس کا کھانا حرام ہے اس طرح کرنا بہت بڑا جرم ہے جانوروں کے ساتھ بھی رحم دلی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

باب۲۰۳: جواز الذبح بِالْمَرْوَةِ!

عورت کا پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ کَعْبَ بْنِ مَالِکٍ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ غُنَیْمَةً کَانَتْ لَهَا رَاعِیَةٌ فَخَافَتْ عَلٰی شَاةٍ مِنْهَا الْمَوْتَ فَذَبَحَتْهَا بِمَرْوَةٍ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ ﷺ بِاَکْلِهَا

حضرت ابو حنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ کعب بن مالک نبی پاک ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی اسے کسی بکری کے مرنے کا خطرہ ہوا تو اس نے اس بکری کو پتھر کے ساتھ ذبح کر ڈالا تو نبی پاک ﷺ نے اس بکری کے کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

تشریح: بعض لوگ تو یہاں کہتے ہیں کہ عورت کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز نہیں ہے یہ تصور بالکل غلط ہے اس سلسلہ میں مرد اور عورت کا یکساں حکم ہے اس حدیث پاک میں عورت کے ذبیحہ کی بات نہیں ہو رہی بلکہ چھری وغیرہ نہ ملے تو نوک دار پتھر یا ایسی چیز جس سے ذبح کیا جا سکے اس کیساتھ ذبح کیا جا سکتا ہے اور اس کا کھانا مطلقاً جائز ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَرَجَ غُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قِبَلَ اُحُدٍ فَمَرَّ فِیْ طَرِیْقِهٖ فَاصْطَادَ اَرْنَبًا فَلَمْ

یَجِدْ مَا یَذْبَحُهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَجَاءَ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَلَّقَهَا بِیَدِهٖ فَاَمَرَهٗ بِاَکْلِهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ اَرْنَبَیْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ یَعْنِی الْحَجَرَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ بِاَکْلِهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَصَابَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ اَرْنَبًا بِاُحُدٍ فَلَمْ یَجِدْ سِکِّیْنًا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ بِاَکْلِهَا

حضرت ابو حنیفہ سے وہ شعبی سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک لڑکا احد کی طرف نکلا اس نے اپنے راستہ میں جاتے ہوئے ایک خرگوش کا شکار کیا اسے ذبح کرنے کیلئے کوئی چیز نہ ملی تو اس نے اس کو پتھر کے ساتھ ذبح کر دیا پھر وہ اس کو اپنے ہاتھ میں لٹکائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے دو خرگوش مارے اور ان کو پتھر سے ذبح کیا تو نبی پاک ﷺ نے اس کو اس کے کھانے کا حکم دیا۔

اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ بنی سلمہ کے ایک شخص نے احد پہاڑ میں ایک خرگوش شکار کیا جب اسکو کوئی چھری نہ مل سکی تو اس نے خرگوش کو پتھر سے ذبح کر دیا نبی پاک ﷺ نے اسکو خرگوش کے کھا لینے کا حکم دیا

تشریح: ان احادیث سے دو بنیادی مسائل کی وضاحت موجود ہے ایک یہ کہ خرگوش حلال جانور ہے اس کا کھانا بلا کراہت جائز ہے اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں ہے

دوم یہ کہ اگر چھری وقت ذبح میسر نہیں ہے تو ایسا نوک دار پتھر جس سے جانور کو ذبح کیا جا سکے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔

حدیث: اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَکَلَ مِنْ ذَبِیْحَةِ امْرَاَةٍ وَنَهٰی عَنْ قَتْلِ الْمَرْاَةِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کا ذبیحہ تناول فرمایا اور (لڑائی میں) عورت کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

مشکل الفاظ: ذبیحة : ذبح کی ہوئی چیز۔

تشریح: اس حدیث میں عوامی غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے عورت کا ذبیحہ تناول فرمایا۔

باب ۲۰۴: فِیْ فَضِیْلَةِ اَیَّامِ عَشَرَةِ الْاَضْحٰی

ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت میں

حدیث: اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَیَّامِ عَشْرِ الْاَضْحٰی فَاَکْثِرُوْا فِیْهِنَّ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

حضرت ابوحنیفہ، بن راشد سے وہ مسلم البطین سے وہ سعید بن جبیر وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے بڑھ کر کوئی دن افضل نہیں ہے لہٰذا ان دنوں میں اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو

مشکل الفاظ: فاکثروا فیهن ،تو ان میں کثرت سے کرو۔

تشریح: اس حدیث پاک میں عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت واہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت اجر وثواب کا باعث ہے۔

ان میں سے بڑھ کر کسی اور دن کی عبادت اللہ کے پاس محبوب وافضل نہیں ہے

حدیث: اَبُوحَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَشْعَرَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَالْاٰخَرُ عَمَّنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اُمَّتِهٖ

وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم وہ عبدالرحمن بن ساقط سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دو بالوں والے چت کبرے رنگ کے مینڈھوں کی قربانی کی ایک اپنی طرف سے اور دوسری اپنی امت کے ہر کلمہ گو امتی کی جانب سے اور اسی حدیث کی ایک اور سلسلہ سے روایت ہے جس میں حضرت جابر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

تشریح: نبی پاک ﷺ نے اپنی جانب سے قربانی کی اور ایک قربانی ہر کلمہ گو امتی کی جانب سے کی اس سے ثابت ہوا کہ زندہ اور مردہ سب کی طرف سے جو کوئی بھی نیک عمل کیا جائے اس کو ثواب ملتا ہے اب اندازہ کریں کہ قربانی ایک ہے اور بے شمار امتیوں کو مکمل ایک قربانی کا ثواب ملتا ہے ہمیں بھی اپنی قربانی میں نبی پاک ﷺ کو شامل کرنا چاہیے۔

حدیث: اَبُوحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ وَالشَّعْبِیِّ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِیَارٍ اَنَّهٗ ذَبَحَ شَاةً قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ تَجْزِیُٔ عَنْکَ وَلَا تُجْزِیُٔ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم اور شعبی سے وہ ابوبردہ بن نیار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز عید سے پہلے ایک بکری قربانی کے لئے ذبح کی تو نبی

پاک ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ یہ قربانی صرف تمہاری طرف سے کافی ہے مگر تمہارے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔

تشریح : جہاں پہ نماز عید واجب ہے وہاں کوئی شخص نماز عید سے قبل قربانی نہیں کرسکتا ہے۔ اگر نماز عید سے پہلے قربانی کی جائے گی تو وہ قربانی نہ ہوگی دوبارہ قربانی لازم ہوگی۔ مگر یہ اس صحابی کی خصوصیت تھی اور نبی کریم ﷺ کا اختیار تھا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَّ حَمَّادٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ لِیُوَسِّعَ مُوْسِعُکُمْ عَلٰی فَقِیْرِکُمْ۔

حضرت ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ حماد سے ان دونوں نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کو رکھ چھوڑنے سے منع کیا تھا تاکہ تمہارا صاحب حیثیت شخص فقیر کو فراخی دے۔

مشکل الفاظ: لحوم الاضاحی، قربانی کا گوشت

تشریح : ابتداء میں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ گھر میں رکھنے کی ممانعت تھی وجہ یہ تھی کہ قربانی کرنے والے کم تھے اور غریب اور نادار لوگ زیادہ تھے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ غریب و نادار لوگ قربانی کے گوشت سے مستفید ہوسکیں۔

اب جب صاحب حیثیت اشخاص کی تعداد بڑھی اور مساکین کم ہوگئے تو تین دن کی پابندی اٹھالی گئی۔ مگر اب بھی اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر کوئی غریب اور ضرورت مند شخص ہے تو اس کو گوشت دیا جائے۔

باب ۲۰۵: فَضِیْلَةُ الْخَلِّ سرکہ کی خوبیاں

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ وَ مُسْعِرٌ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَیْهِ وَ قَرَّبَ اِلَیْهِ خُبْزًا وَ خَلًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا عَنِ التَّکَلُّفِ وَلَوْلَا ذٰلِکَ لَتَکَلَّفْتُ لَکُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ

حضرت ابوحنیفہ اور مسعر محارب بن دثار سے روایت کرتے ہیں کہ محارب حضرت جابر کے پاس گئے اور انہوں نے روٹی اور سرکہ محارب کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو تکلف سے منع فرمایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف برتتا، اور البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکہ کیا خوب ترکاری ہے۔

مشکل الفاظ: التکلف، تکلف کرنا، تکلیف اٹھانا،

الادام، ترکاری، سالن، الخل، سرکہ

تشریح : اس حدیث میں تکلف کی ممانعت آئی ہے۔ ابن عساکر میں روایت ہے لاتکلفوا للضیف، کہ مہمان کے لئے تکلف نہ کرو، اسی طرح یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ کوئی اپنی قدرت وحیثیت سے اونچا تکلف اپنے مہمان کے لئے نہ کرے۔ ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ میری امت کے نیک حجت تکلف سے بری ہے۔

یہ بات حقیقت ہے کہ خواہ مخواہ تکلف کرنے سے انسان خود پریشان ہوتا ہے اور مہمان کے ساتھ وہ محبت اور پیار کا رشتہ نہیں رہتا بلکہ دکھاوا اور ریاکاری کا عنصر شامل ہوجاتا ہے۔

نہ بڑھاؤ آپس میں تکلف کی عادت زیادہ مبادا کہ ہو جائے کچھ نفرت زیادہ

حدیث: ابو حنيفة عن ابی الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ نعم الادام الخل

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔

حدیث: ابو حنيفة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ الكافر ياكل فی سبعة امعاء والمؤمن ياكل فی معی واحد

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

مشکل الفاظ : امعاء، آنتیں۔

تشریح : یعنی کافر بے حساب کھاتا ہے اور مومن جلد سیر ہو جاتا ہے۔ اور ایک معنی یہ بھی ہے کہ کافر مومن کے مقابلہ میں سات گناہ زیادہ کھاتا ہے کیونکہ اس کے رزق میں برکت نہیں ہوتی۔

باب۲۰۶: النهی عن الاكل متكئا
ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت

حدیث: ابو حنيفة عن علی بن الاقمر عن ابی جحيفة قال قال رسول الله ﷺ اما انا فلا آكل متكئا آكل كما ياكل العبد واشرب كما يشرب العبد واعبد ربی حتی ياتينی اليقين.

حضرت ابوحنیفہ علی بن الاقمر سے وہ ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا بلکہ ایسی عاجزی سے کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے۔ میں اس طرح پیتا ہوں جس طرح غلام پیتا ہے۔ اور میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھ کو موت آئے۔

مشکل الفاظ : متکئا: ٹیک لگا کر۔

تشریح: ٹیک لگا کر کھانے میں غرور وتکبر کا اظہار ہوتا ہے حضور ﷺ اس طریقہ کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ حضور ﷺ عاجزانہ ہیئت میں بیٹھ کر اللہ کی دی ہوئی نعمتیں تناول فرماتے اور اللہ کا شکریہ ادا کرتے اور یہی امت کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

باب۲۰۷: النهی عن الشرب فی آنية الذهب والفضة
سونے چاندی کے برتن میں پینا منع ہے

حدیث: ابو حنيفة عن حماد عن حذيفة قال نهانا رسول الله ﷺ ان نشرب فی آنية الذهب والفضة وان ناكل فيها وان نلبس الحرير والديباج قال وهی للمشركين فی الدنيا ولكم فی الآخرة

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے اور ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ چیزیں مشرکین کیلئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔

مشکل الفاظ : انیة ۔ برتن، الحریر ،ریشم، الدیباج، دیباج۔

تشریح : مومنوں کو دنیوی خرافات اور دنیوی زیب وزینت سے منع فرمایا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کی تمام آسائشیں کفار کو دنیا میں مل جائیں گی اور مومنین کے لئے آخرت کی نعمتیں اور آسائشیں ہوں گی۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ نَزَلْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ عَلٰی دِهْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ فَاَتٰی لِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا ثُمَّ دَعَا حُذَيْفَةُ بِشَرَابٍ فَاَتٰی بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءِ فِضَّةٍ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْهَهٗ فَسَاءَنَا مَا صَنَعَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ لِمَا صَنَعْتُ بِهٖ هٰذَا فَقُلْنَا لَا فَقَالَ اِنِّیْ نَزَلْتُ عَلَيْهِ فِی الْعَامِ الْمَاضِیْ فَدَعَوْتُ بِشَرَابٍ فَاَتَانِیْ بِشَرَابٍ فِيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنْ نَشْرَبَ فِيْهَا وَاَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ فَاِنَّهَا لِلْمُشْرِكِيْنَ فِی الدُّنْيَا وَهِیَ لَنَا فِی الْاٰخِرَةِ

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ کے ہمراہ مدائن میں کسی دیہاتی کے یہاں اترے وہ کھانا لایا ہم نے کھایا، پھر حضرت حذیفہ نے پانی مانگا تو چاندی کے پیالہ میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ نے پانی کا برتن اس کے منہ پر ماردیا۔ ہم کو ان کا یہ فعل بہت ناگوار ہوا تو اس پر انہوں نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اس دھقان کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ ہم نے کہا نہیں کہنے لگے گذشتہ سال میں اس کے پاس آیا اور میں نے پانی مانگا تو اس نے مجھے چاندی کے برتن میں پانی لاکر دیا میں نے اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو چاندی سونے کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی کہ ہم ریشم اور دیباج پہنیں کیونکہ یہ چیزیں مشرکین کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں۔

مشکل الفاظ: فساء نا تو ہم نے برا محسوس کیا۔ العام الماضی، گذشتہ سال

تشریح: حضرت حذیفہ نے دہقان پر جو سخت ناراضگی کی وجہ یہ تھی کہ اس کو پہلے حضور ﷺ کا فرمان بتایا تھا کہ کوئی آدمی چاندی یا سونے کے برتن میں نہ کھائے پیئے

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو آدمی باوجود علم کے بے عملی کرے گا وہ آدمی مجرم اور گناہگار ہوگا۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ اِسْتَسْقٰی حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ مِنْ دِهْقَانٍ فَاَتٰی بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءِ فِضَّةٍ فَاَخَذَ الْاِنَاءَ فَضَرَبَ بِهٖ وَجْهَهٗ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ نَشْرَبَ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابوفروہ سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں ہمسفر تھے کہ انہوں نے ایک دہقان سے پانی مانگا۔ وہ چاندی کے پیالے میں لے آیا۔ انہوں نے اسکو پھینک دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتن سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ وہ ان کے لئے دنیا میں ہے اور تمہارے لئے آخرت میں ہے۔

تشریح: مطلب یہ کہ دنیا کی زیب و زینت کفار و مشرکین کے لئے ہیں جبکہ مسلمانوں کے لئے آخرت کی نعمتیں اور راحتیں ہیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰی دِهْقَانًا فَاَتَاهُ بِهٖ فِیْ جَامِ فِضَّةٍ فَرَمٰی بِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ ابن ابولیلی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ کے ساتھ مدائن میں رفیق سفر تھے کہ انہوں نے ایک دیہاتی سے پانی مانگا۔ وہ

چاندی کے پیالے میں پانی لے آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ان کے لئے ہے اور تمہارے لئے آخرت میں۔

تشریح: یعنی سونے چاندی کے برتن میں کھانا مشرکین، کفار اور متکبرین کی عادت ہے مسلمانوں کے لے ابدی راحتیں آخرت میں ہوں گے۔ اور کفار اور مشرکین عذاب میں ہوں گے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ

ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دباء اور حنتم سے منع فرمایا ہے۔

مشکل الفاظ : دباء۔ کدو کا بنا ہوا پیالہ۔

حنتم، یہ بھی اس قسم کے پیالے کو کہا جاتا ہے۔

تشریح : دباء اور حنتم یہ دونوں پیالوں کے نام ہیں۔ ان برتنوں میں دور جہالت میں شراب اور نبیذ بنائی جاتی تھی، اس لئے ان برتنوں کا استعمال عام حالت میں بھی ممنوع قرار دیا گیا، تاکہ شراب کی طرف ذہن دوبارہ نہ جائے اور نہ ہی اس کی یاد تازہ ہو۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تاکہ ان مخصوص برتنوں کے ساتھ مشابہت بھی نہ ہو۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ نَهَیْنَا كُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِی زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا وَعَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ اَنْ تُمْسِكُوْا فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَاِنَّا نَهَیْنَا كُمْ لِیُوَسِّعَ مُوْسِرُكُمْ عَلٰی فَقِیْرِكُمْ

وَلَانَ قَدْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَكُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا ۔ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ　　وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ النَّقِیْرِ وَالدُّبَّاءِ فَاشْرَبُوْا فِیْ كُلِّ ظَرْفٍ شِئْتُمْ فَاِنَّ الظَّرْفَ لَا یُحِلُّ شَیْئًا وَّلَا یُحَرِّمُهٗ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنَّا نَهَیْنٰكُمْ عَنْ ثَلٰثٍ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْنَاكُمْ اَنْ تُمْسِكُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فَاَمْسِكُوْهَا وَتَزَوَّدُوْهَا فَاِنَّهَا نَهَیْنَاكُمْ لِیُوَسِّعَ غَنِیُّكُمْ عَلٰی فَقِیْرِكُمْ وَنَهَیْنَاكُمْ اَنْ تَشْرَبُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوْا فِیْمَا بَدَالَكُمْ فَاِنَّ الظَّرْفَ لَایُحِلُّ شَیْئًا وَّلَا یُحَرِّمُهٗ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهٗ وَفِیْهِ عَنِ النَّبِیْذِ فِی الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوْا فِیْ كُلِّ ظَرْفٍ وَّلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ سلیمان بن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع فرمایا تھا لیکن جب محمد (ﷺ) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی اجازت مل گئی تو قبروں کی زیارت کرو، مگر ناشائستہ بات نہ کہو۔ اور قربانی کے گوشت کو تین دن سے زائد رکھنے سے منع فرمایا تھا تاکہ تمہارے صاحب حیثیت لوگ تمہارے فقیروں پر فراخی وخوشحالی لائیں اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو فراخی دے دی ہے اس لئے کھاؤ اور جمع کرو۔

(اور منع کیا تھا تمہیں) حنتم، اور مزفت میں پینے سے اور ایک روایت میں ہے کہ نقیر اور دُباء میں پینے سے، تو اب پیو جس برتن میں چاہو۔ کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال وحرام نہیں کرتا۔ ہاں نشہ لانے والی چیز میں نہ پیو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے تم کو تین باتوں سے منع کیا تھا۔ زیارت قبور

سے تو اب ان کی زیارت کرو۔ اور ہم نے منع کیا تھا تم کو قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے لہٰذا اب اس کو جمع کر سکتے ہو۔ اور رکھ سکتے ہو۔ البتہ اس لئے منع کیا تھا کہ تمہارے مالدار تمہارے فقیروں کو فراخی سے کھانے کا موقع دیں۔ اور منع کیا تھا ہم نے تم کو دبا، اور مزفت میں پینے سے اب پیو جس میں چاہو۔ کیونکہ برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتا ہے نہ حرام البتہ نشہ آور چیز نہ پیو۔

اور ایک روایت میں ہے، اور اس میں اس طرح ہے کہ منع کیا تھا ہم نے تمہیں نبیذ بنانے سے، دباء، حنتم اور مزفت میں پس اب ہر برتن میں پیو۔ لیکن نشہ والی چیز نہ ہو

مشکل الفاظ: مزفتٌ، روغن، لگا ہوا برتن، نقیرٌ لکڑی کو تراش کر بنایا ہوا برتن

تشریح: اس حدیث پاک میں تین چار چیزوں کی وضاحت ہے۔

1: پہلے زیارت قبور سے منع کیا گیا تھا اب اجازت دی گئی ہے زیارت قبور پر کوئی پابندی نہیں ہاں قبروں پر جا کر غیر شرعی حرکات کرنا، آہ و فغاں اور بے صبری کرنا منع ہے۔

2: قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ غریب تھے اور لوگ اپنے پاس ہی قربانی کا گوشت جمع کر لیتے تھے اور غریبوں تک نہ پہنچتا تھا۔ اب فراخی ہے لہٰذا اس کی ممانعت بھی ختم ہے۔

3: ایسے برتن جن میں شراب بنائی یا پی جاتی تھی ابتداء میں اس کی ممانعت اس وجہ سے تھی کہ لوگوں نے ابھی ابھی شراب چھوڑی تھی وہ برتن دیکھ کر دوبارہ شراب کی طرف طبیعت راغب نہ ہو جائے اب ایسی حالت نہیں ہے۔ لہٰذا ممانعت بھی ختم۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَحَمَّادٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اشْرَبُوْا فِیْ کُلِّ ظَرْفٍ فَاِنَّ الظَّرْفَ لَایُحِلُّ

شَیْئًا وَّلَا یُحَرِّمُهٗ

حضرت ابو حنیفہ حضرت علقمہ و حماد سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں عبداللہ بن بریدہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا پیو ہر برتن میں کیونکہ برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتا ہے نہ حرام۔

تشریح: مراد یہی ہے ابتداء میں شراب کی طرف رغبت پیدا ہونے کے ڈر سے جن برتنوں کے استعمال سے روکا تھا ان کے استعمال کی اجازت دی گئی۔

ہاں سونے چاندی کے برتن کا استعمال اب بھی ممنوع ہے کیونکہ ان کا استعمال متکبر لوگ کرتے ہیں اور متکبر لوگ ہر دور میں پائے جاتے ہیں۔

باب ۲۰۸: شُرْبُ النَّبِیْذِ نبیذ کا پینا

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ رَأَیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ یَاْکُلُ طَعَامًا ثُمَّ دَعَا بِنَبِیْذٍ فَشَرِبَ فَقُلْتُ رَحِمَکَ اللّٰهُ تَشْرَبُ النَّبِیْذَ وَالْاُمَّةُ تَقْتَدِیْ بِکَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَشْرَبُ النَّبِیْذَ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَأَیْتُهٗ یَشْرَبُ مَا شَرِبْتُهٗ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ آپ نے کھانا کھایا اور پھر نبیذ منگا کر اس کو پیا۔ میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ پیتے ہیں اور امت آپ کی اقتدا کرتی ہے۔ اس پر ابن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور ﷺ کو پیتے ہوئے نہ دیکھتا تو نہ پیتا۔

مشکل الفاظ: النبیذ۔ کھجور کے خشک انگور کو پانی میں ڈال کر جو شربت بنایا

جاتا ہے۔ تقتدی ۔ وہ تقلید کرتی ہے یا کرے گی۔

تشریح: نبیذ اس کو کہتے ہیں کہ کھجوروں کو یا خشک انگور کو پانی میں رکھ کر چھوڑا جائے یہاں تک کہ ان کی مٹھاس پینے میں آجائے تو اس سے بڑا خوش ذائقہ شربت تیار ہوتا ہے۔ جو صحت کیلئے بھی بڑا فائدہ مند ہے۔ اسکے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَ مِسْعَرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِیْذِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

حضرت ابوحنیفہ اور مسعر عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور، کھجور کی نبیذ سے بُسر اور ثمر سے منع فرمایا ہے۔

مشکل الفاظ: نبیذ الزبیب ، انگور کی نبیذ ، البسرُ ، گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بنائی جانے والی نبیذ ، الثمر ، پختہ کھجور اور انگور کو ملا کر بنائی جانے والی نبیذ۔

تشریح: بسر اور ثمر کی نبیذ اس لئے منع کی گئی کہ تنگدستی کا دور تھا اس پر امیروں پر بیک وقت دو چیزوں کا استعمال منع تھا مگر اب یہ کیفیت نہیں ہے۔ ان نبیذوں میں اگر نشہ نہیں ہے تو کوئی ممانعت نہیں، گذشتہ حدیث اور اس کو اس طرح تطبیق ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مُرْثَدٍ وَّ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَا لَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا۔

حضرت ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد وحماد بن ابی سلیمان سے وہ عبداللہ بن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ نشہ آور چیز نہ پیو۔

مشکل الفاظ: مُسکراً ۔ نشہ آور

تشریح: نشہ آور چیز کی حرمت ایک مسلمہ حقیقت ہے حدیث کی کتابیں ان چیزوں کی حرمت کے اقوال سے بھری پڑی ہوں۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ الثَّقَفِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِیْلُهَا وَکَثِیْرُهَا وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ

حضرت ابوحنیفہ ابی عون ثقفی سے وہ عبداللہ بن شداد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ شراب حرام کی گئی تھوڑی ہو یا بہت۔ اور نشہ ہر شراب میں سے ہے۔

مشکل الفاظ: سکر نشہ

تشریح: شراب کی حرمت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اس کی تھوڑی مقدار ہو یا زیادہ مقدار ہو۔ جو چیز نشہ پیدا کرے اس پر شراب کا حکم لاگو ہوتا ہے اور اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہوگی۔

باب۲۰۹: حُرْمَۃُ اَکْلِ ثَمَنِ الْخَمْرِ

شراب کی قیمت کا کھانا حرام ہے!

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الثَّقَفِیِّ اَنَّهٗ کَانَ یَهْدِیْ لِلنَّبِیِّ ﷺ فِیْ کُلِّ عَامٍ رَاوِیَۃً مِنْ خَمْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِیْفٍ یُکْنٰی اَبَا عَامِرٍ کَانَ یَهْدِیْ لِلنَّبِیِّ ﷺ کُلَّ عَامٍ رَاوِیَۃً مِنْ خَمْرٍ فَاَهْدٰی فِی الْعَامِ الَّذِیْ حُرِّمَتْ فِیْهِ الْخَمْرُ رَاوِیَۃً کَمَا کَانَ یَهْدِیْ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا اَبَا عَامِرٍ اِنَّ اللّٰهَ

تعالی قد حرم الخمر فلا حاجة لنا فی خمرک قال خذها فبعها فاستعن بثمنها علی حاجتک فقال یا ابا عامر ان اللہ تعالی قد حرم شربها و بیعها واکل ثمنها

حضرت ابو حنیفہ محمد بن قیس الهمدانی سے وہ ابی عامر الثقفی سے روایت ہے کہ وہ ہر سال نبی پاک ﷺ کو شراب بطور ہدیہ بھیجا کرتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ثقیف کا ایک آدمی جس کی کنیت ابو عامر تھی نبی ﷺ کو ہر سال شراب انگوری کی ایک مشک بطور ہدیہ بھیجا کرتا تھا لہذا جس سال کہ شراب حرام ہوئی اس نے حسب معمول شراب کی مشک ہدیہ بھیجی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابی عامر چونکہ اللہ تعالی نے شراب حرام کردی ہے اس لئے ہم تیری شراب کے حاجتمند نہیں وہ بولا اکہ آپ اس کو لے لیجئے اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ضروریات میں استعمال کیجئے۔ آپ نے فرمایا اے ابی عامر البتہ اللہ تعالی نے اس کا پینا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا سب حرام کردیا ہے

مشکل الفاظ : کان یهدی۔ وہ ہدیہ کرتا تھا۔ خذها، اس کو لے لیں۔ فبعها، تو اس کو فروخت کردیں۔ فاستعن، تو آپ مدد لیں یعنی صرف کریں۔

تشریح : نبی پاک ﷺ نے کبھی بھی شراب کا استعمال نہیں فرمایا یہ جس شراب کا بیان ہے اس سے مراد بغیر نشہ والی۔ دوسری اس چیز کی وضاحت ہے کہ شراب جب پینا حرام ہے تو اس کی خرید وفروخت اور اس کی قیمت سب حرام ہے۔

کتاب اللباس والزینة

لباس اور زینت کا بیا

باب ۲۱۰: ذکر قلنسوة رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی کلاہ اقدس کے بیان میں

حدیث: ابو حنیفة عن عطاء عن ابی هریرة قال کان لرسول اللہ ﷺ قلنسوة شامیة وفی روایة عن عطاء عن ابی هریرة کان لرسول اللہ ﷺ قلنسوة بیضاء شامیة

حضرت ابو حنیفہ عطاء سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک شامی کلاہ تھی (ٹوپی تھی) اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ سے اس طرح روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک سفید شامی کلاہ (ٹوپی) تھی۔

مشکل الفاظ :قلنسوة :ٹوپی کلاہ۔ شامیة شام کی بنی ہوئی بیضاء۔ سفید

تشریح : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے۔ اور لڑائی کی صورت میں آپ کانوں والی کلاہ پہنا کرتے تھے۔

باب ۲۱۱: السدل ! سدل کا بیان

حدیث: ابو حنیفة عن علی ابن الاقمر عن ابی جحیفة ان النبی ﷺ مر برجل سادل ثوبه فاعطفه علیه

وفی روایة عن علی بن الاقمر عن النبی ﷺ منقطعا

حضرت ابو حنیفہ علی بن الاقمر سے وہ ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کپڑا لٹکائے ہوئے تھا تو آپ نے اس کپڑے کو اس کے شانے پر الٹ دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ علی بن اقمر سے نبی پاک ﷺ سے منقطع ہے۔

تشریح: کپڑے کو بغیر لپیٹے ہوئے لٹکائے اور چھوڑے رکھنا منع ہے اسی لئے حضور ﷺ نے اس کو اس کے شانے پر ڈال کر اس کو لپیٹ دیا۔

باب۲۱۲: النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

ریشم اور دیباج پہننے کی ممانعت

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ ابن ابی لیلی سے وہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور دیباج کے پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ آدمی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہے۔

مشکل الفاظ: لبس الحریر: ریشم کا پہننا۔ لا خلاق۔ کوئی حصہ نہیں ہے

تشریح: مردوں کیلئے ریشم اور دیباج پہننا حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ عورتوں کے لئے جائز ہے سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا مردوں میں سے وہی ریشم اور دیباج پہنتا ہے جس کو آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔

باب۲۱۳: بَيَانُ التَّمَاثِيْلِ — تصویروں کا بیان

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَلِیٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّهٗ كَانَ عُلِّقَ فِیْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاَبْطَاَ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ مَا اَبْطَاَكَ عَنِّیْ قَالَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ فَابْسِطِ السِّتْرَ وَلَا تُعَلِّقْهُ وَاقْطَعْ رُءُوْسَ التَّمَاثِيْلِ

وَاَخْرِجْ هٰذَا الْجِرْوَ

حضرت ابوحنیفہ ابواسحق سے وہ عاصم بن حمزہ سے وہ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی گھر مبارک پر پردہ لٹکا دیا جس پر تصویریں تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنے میں دیر کی اور پھر آئے نبی پاک ﷺ کے پاس حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے میرے پاس آنے میں دیر کیوں کی؟ انہوں نے کہا کہ ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ لہٰذا آپ پردہ کھول کر بچھا لیں اور اس کو نہ لٹکائیں اور تصویروں کے سر کاٹ دیں اور اس کتے کے پلے کو بھی نکال دیں۔

مشکل الفاظ: علق۔ اس نے لٹکا دیا۔ ستراً۔ پردہ۔ تماثیل، تصویریں فابطأ۔ تو اس نے دیر کر دی۔

تشریح: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر لگی ہو یا جس گھر میں کتا ہو۔ ہاں تصویر اگر ہو تو اس کو لٹکایا نہ جائے اس کو زمین پر بچھایا جاسکتا ہے۔ یا تصویر کے سر کاٹ کر اس پردہ یا کپڑے کو استعمال کیا جاسکتا ہے اسی طرح کتا رکھنا ناگزیر ہو تو اس کو گھر سے باہر کہیں الگ جگہ رکھا جائے۔

باب۲۱۴: اَلْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ — مہندی سے خضاب لگانا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِخْضِبُوْا شَعْرَكُمْ بِالْحِنَّاءِ وَخَالِفُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خضاب کرو اپنے بالوں کو مہندی سے اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

مشکل الفاظ: اخضبوا ۔تم خضاب کرو، بالحناء ۔مہندی کے ساتھ۔
خالفوا ۔تم مخالفت کرو۔

تشریح: مہندی کے ساتھ بالوں کو خضاب لگانا یعنی رنگنا جائز ہے بلکہ سرکار دو عالم کا حکم مبارک ہے۔مزید فرمایا کہ وہ خوشبو والی چیز ہے۔اور ایک مقام پر فرمایا کہ وہ تمہارے جمال وخوبصورتی کو بڑھاتی ہے بالکل سیاہ خضاب لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

باب۲۱۵: اَلْخِضَابُ بِالْكَتَمِ — کتم سے خضاب لگانا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ اَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

حضرت ابوحنیفہ یحیٰ بن عبداللہ الکندی سے وہ ابواسود سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ بہترین چیزیں جن سے تم اپنے بڑھاپے کو تبدیل کر سکتے ہو وہ مہندی اور کتم ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بہترین چیز جس سے تم بالوں کو تبدیل کر سکتے ہو مہندی اور نیل ہے۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ بہترین چیز جس سے تم بڑھاپے کو تبدیل کرو مہندی اور نیل ہے۔

مشکل الفاظ: الحناء، مہندی۔ الکتم۔کتم ،نیل

تشریح: بالوں کو خضاب لگانے کے جواز میں یہ حدیث ہے کہ مہندی اور

کتم سے بالوں کے رنگ کو بدلا جا سکتا ہے مگر اس بڑھاپے کو چھپانے میں کسی کو دھوکہ دینا مقصود نہ ہو۔

باب۲۱۶: اَلْاَخْذُ بِنَوَاحِي اللِّحْيَةِ

داڑھی کے اطراف وجوانب کی اصلاح کرنا

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ اَبَا قُحَافَةَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَلِحْيَتُهٗ قَدِ انْتَشَرَتْ قَالَ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ وَاَشَارَ اِلَى نَوَاحِيْ لِحْيَتِهٖ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے روایت کرتے ہیں وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے پاس ابوقحافہ آئے اور ان کی داڑھی بکھری ہوئی تھی تو آپ نے ان کی داڑھی کے اطراف کی جانب اشارہ فرما کر فرمایا کہ کاش تم اس کو کترتے اور اصلاح کرتے۔

ترمذی میں روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ اپنی داڑھی کو طول وعرض سے کتروا دیا کرتے تھے۔

مشکل الفاظ: انتشرت، وہ بکھری ہوئی۔ لحیتہ' ۔اس کی داڑھی،
نواحی ،اطراف ،اردگرد۔

تشریح: داڑھی سنت رسول ہے اس کو بنا سنوار کر رکھنا چاہیے۔داڑھی کے اطراف سے اگر بال بڑھ جائیں تو ان کو ایک مٹھی کی مقدار چھوڑ کر کاٹ دینا چاہیے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ اُمِّ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَأْسَ اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا بِالصُّوْفِ اِنَّمَا نَهٰى بِالشَّعْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا بَأْسَ بِالْوَصْلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ شَعْرٌ بِالرَّأْسِ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ام ثور سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت اپنے بالوں میں صوف ملائے، البتہ بال ملانے کی ممانعت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر سر پر بال نہ ہوں تو وصل جائز ہے۔

مشکل الفاظ: لاباس۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ الصوف، صوف، روئی۔

تشریح: عموماً عورتوں کو لمبے بالوں کا شوق ہوتا ہے اور وہ اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بالوں کو ملا دیتی ہیں اس طریقہ کار کی احادیث میں سخت ممانعت آئی ہے۔ ہاں بالوں میں صوف ملانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اصل میں بال جب کٹ جاتے ہیں تو ان کا استعمال ممنوع ونا جائز ہے عورتوں کے بال ہمیشہ پردہ میں ہوتے ہیں اگر بالوں میں صوف شامل کر لیا جائے تو سر کے بال بڑے محسوس ہوں گے جو کہ جائز عمل ہے۔

كِتَابُ الطِّبِّ　طب کا بیان

باب ۲۱۷: وَفَضْلِ الْمَرْضِ وَالرُّقٰى وَالدَّعواتِ

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَكْتُبُ لِلْاِنْسَانِ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِى الْجَنَّةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُبْلِغُهَا فَلَا يَزَالُ يَبْتَلِيْهِ اللّٰهُ حَتّٰى يُبْلِغَهَا

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک بندہ کے لئے بلند

درجہ جنت میں لکھ دیتا ہے۔ مگر اس کا عمل ایسا نہیں ہوتا کہ اس کو اس درجہ تک پہنچا دے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ بیماری میں مبتلا رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

مشکل الفاظ: الدرجة العليا۔ اعلیٰ درجہ، بلند مقام۔ يبلغها۔ وہ اس کو پہنچا دیتا ہے۔ لايزال۔ ہمیشہ۔

تشریح: بیماری بھی اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے اگر بندہ مسلمان اس میں صبر کرے۔ بیماری میں اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے تو اللہ اس کو شہادت عطا کرتا ہے۔ بیماری بلندیٔ درجات کا باعث ہے۔ بیماری کی وجہ سے آدمی اللہ کی یاد میں رہتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ وَهُوَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِىْ مِثْلَ اَجْرِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ.

زَادَ فِىْ رِوَايَةٍ مَعَ اَجْرِ الْبَلَاءِ

وَفِىْ رِوَايَةٍ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِىْ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ

وَفِىْ رِوَايَةٍ اِذَا مَرِضَ بِعَبْدٍ وَعَلٰى عَمَلٍ مِنَ الطَّاعَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لِحَفَظَتِهٖ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِىْ اَجْرَ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی ایسا بندہ بیمار ہو جاتا ہے جو صحت مندی میں اچھے کام کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے ان اعمال کا اجر وثواب بھی لکھو جو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بیماری کا اجر بھی لکھو۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ میرے بندہ کیلئے اس عمل کا اجر لکھو جو وہ صحت میں کرتا تھا۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب بندہ بیمار پڑتا ہے اور اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے اس عمل کا اجر بھی لکھو جو وہ صحت اور تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔

مشکل الفاظ : لحفظۃ۔ کراماً کاتبین کیلئے۔ اکتبوا۔ لکھو

تشریح : ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی عنایتوں کا عالم یہ ہے کہ ایک بندہ مومن صحت اور تندرستی کی حالت میں جو نیک کام کیا کرتا تھا بیماری کی حالت میں ان نیک کام کرنے سے عاجز ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ان نیک کاموں کا اجر و ثواب لکھ دیتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَ مُقَاتِلُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ کُلُّ دَآءٍ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی دَوَاءً فَاِذَا اَصَابَ الدَّاءَ دَوَاؤُهٗ بَرِئَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

حضرت ابوحنیفہ اور مقاتل بن سلیمان ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بیماری کی دوا اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ لہذا جب آدمی کو بیماری پہنچتی ہے تو اس کو دوا مل جاتی ہے۔ تو وہ آدمی اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مشکل الفاظ : لکل داءٍ۔ ہر ایک بیماری کیلئے۔

تشریح : جب آدمی بیمار ہو جائے تو اسے اپنا مناسب علاج کروانا چاہیے جب اس کو اس بیماری کے مطابق دوائی ملتی ہے اور استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صحیح و تندرست کر دیتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ

دَوَاءً اِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ کُلِّ شَجَرٍ

حضرت ابوحنیفہ اپنے باپ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری کہ اس کے لئے کوئی دوا نہ اتاری ہو مگر موت اور بڑھاپا۔ گائے کا دودھ ضرور پیا کرو۔ کیونکہ اس میں تمام نباتاتی اجزاء موجود ہیں۔

مشکل الفاظ: لم یضع۔ نہیں اتاری، یا نہیں رکھی۔ السام۔ موت۔ الھرم، بڑھاپا، بالبان البقر۔ گائے کا دودھ

تشریح : اس حدیث پاک میں دو چیزوں کا بیان ہے ایک یہ کہ ہر بیماری کا علاج ہے مگر بڑھاپے اور موت کا کوئی علاج نہیں ہے۔ دوسری چیز یہ کہ گائے کا دودھ صحت کے لئے اچھا ہے کہ اس میں تمام نباتات کا اثر ہوتا ہے۔ جڑی بوٹیوں سے دوائیاں بنائی جاتی ہیں لہذا گائے کے دودھ میں یہ اجزاء پائے جاتے ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یُنْزِلِ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا وَ اَنْزَلَ مَعَهُ الدَّوَاءَ اِلَّا الْحَرَمَ فَعَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنَ الشَّجَرِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ یَجْعَلْ فِی الْاَرْضِ دَاءً اِلَّا جَعَلَ لَهٗ دَوَاءً اِلَّا الْهَرَمَ وَالسَّامَ فَعَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ کُلِّ الشَّجَرِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا اَنْزَلَ مَعَهٗ دَوَاءً اِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ کُلِّ الشَّجَرِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ یَضَعْ فِی الْاَرْضِ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْ دَوَاءً فَعَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ کُلِّ الشَّجَرِ عَلَیْکُمْ

بالبان البقر فانها ترم من كل شجرة وفيها شفاء من كل داء

حضرت ابوحنیفہ قیس سے وہ طارق سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے دوائی اتاری ہے۔ ماسوائے بڑھاپے کے تم پر گائے کا دودھ کا استعمال لازم ہے کیونکہ وہ ہر درخت کو چرتی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کی زمین میں کوئی بیماری مگر پیدا کی اس کی دوا بھی مگر بڑھاپے اور موت کی کوئی دوا نہیں) تم گائے کے دودھ کا استعمال لازم رکھو۔ اس لئے کہ اس کا دودھ مخلوط ہوتا ہے تمام نباتات سے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی کوئی دوا نہ ہو مگر موت اور بڑھاپا۔ لہٰذا تم گائے کا دودھ پابندی سے استعمال کرو۔ اس لئے کہ وہ اپنے اندر تمام نباتات کے اجزاء رکھتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں رکھی جس کے ساتھ ساتھ شفا یا دوا بھی نہ رکھ دی ہو۔ لہٰذا تم اپنے اوپر گائے کا دودھ لازم کرلو۔ کیونکہ وہ شامل ہے تمام درختوں کے اجزاء کو پھر ارشاد فرمایا کہ تم لازم پکڑلو گائے کے دودھ کا استعمال کیونکہ وہ چرتی ہے ہر درخت کو اور اس میں شفاء ہے ہر بیماری کی۔

مشکل الفاظ : تخلط: وہ مخلوط ہے۔ شامل ہے۔

تشریح: ان تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر بیماری کی شفا اور دوا بھی اللہ نے پیدا کی ہے اور اشارہ اس جانب بھی ہے کہ زمین کی جڑی بوٹیوں میں دوائی ہے۔

دوسرا جو واضح حکم ہے وہ یہ کہ گائے کی یہ خاصیت ہے کہ زمین پر پائے جانے

والے ہر درخت اور جڑی بوٹیوں اور گھاس کو کھاتی ہے ان جڑی بوٹیوں کے جوہر دودھ کے ذریعے انسان حاصل کرسکتا ہے۔ جو آدمی گائے کے دودھ کا استعمال کرتا ہے وہ بیماری سے بچا رہتا ہے۔

حدیث: ابوحنيفة عن عبد الله عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ جعل الشفاء في الحبة السوداء والحجامة والعسل وماء السماء

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے کلونجی، پچھنوں میں، شہد میں اور آسمان کے پانی میں شفاء رکھی ہے

مشکل الفاظ : الحبۃ السوداد، کلونجی، کالا دانہ۔
الحجامۃ، پچھنا۔ العسل، شہد، ماء السماء، بارش کا پانی۔

تشریح: نبی پاک ﷺ حکیم کائنات ہیں انہوں نے کلونجی پچھنے لگوانے، شہد اور بارش کے پانی کے بارے میں فرمایا کہ ان میں شفاء ہے۔ آج میڈیکل سائنس نے بھی اس کی تحقیق کی ہے تو معلوم ہوا ان اشیاء میں بے شمار بیماری کا علاج موجود ہے۔

حدیث: ابوحنيفة عن عبد الملك عن عمرو الحرشي عن سعيد بن زيد عن رسول الله ﷺ قال ان من المن الكماة وماؤها شفاء للعلمين.

حضرت ابوحنیفہ عبدالملک سے وہ عمرو اور جرشی سے وہ سعید بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھنبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مشکل الفاظ : من المن: مَنّ میں سے یعنی من وسلوی میں سے حصہ ہے۔
الکماۃ کھنبی، سانپ کی چھتری۔

تشریح : کھنبی کو "من" سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح من وسلوی بنی اسرائیل کو بغیر کسی محنت ومشقت کے مل جاتی تھی اس طرح یہ چیز بھی اس امت کو بغیر کسی محنت ومشقت سے مل جاتی ہے۔

برسات کے موسم میں زمین کے بعض حصوں میں یہ خورد روجڑی کثرت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔لوگ اس کو ترکاری کے طور پر شوق سے استعمال کرتے ہیں۔اس کا استعمال آنکھ کے لئے نہایت مفید ہے۔سرمے کا ساتھ ملا کر بھی اور اکیلے بھی اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

علامہ نووی نے اس کا تجربہ کیا ہے اس کو مفید پایا ہے۔میڈیکل سائنس نے بھی اپنے تجربات کی بنیاد پر اس کو آنکھ کی بیماری کے لئے مفید پایا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ یَضُرُّهٗ عَقْرَبٌ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ لَمْ یَضُرُّهٗ عَقْرَبٌ حَتّٰی یُصْبِحَ　　وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ حِیْنَ یُصْبِحُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ یَضُرُّهٗ عَقْرَبٌ یَوْمَئِذٍ وَاِذَا قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ لَمْ یَضُرُّهٗ عَقْرَبٌ لَیْلَتَهٗ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے " اعوذ بکلمات اللہ التامة " (کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات سے) اس کو شام تک بچھو نہ نقصان پہنچائے گا۔اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات ادا کئے اس کو صبح تک بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس نے " اعوذ بکلمات اللہ التامة " کے کلمات صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے تین بار پڑھے تو اس کو آج کے دن، بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات ادا کئے تو اس رات بچھو اس کو گزند نہیں پہنچائے گا۔

مشکل الفاظ :عقرب ،بچھو۔لم یضرہ ،نہیں نقصان پہنچائے گا اسے۔

حدیث اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰی بِمَرِیْضٍ یَدْعُوْلَهٗ یَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

حضرت ابوحنیفہ مسلم سے وہ ابراہیم سے وہ مسروق سے حضرت عائشہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرنے تشریف لے جاتے تو اس کے حق میں اس طرح دعا کرتے۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

یعنی اے لوگوں کے پروردگار دور کر بیماری کو اس کو شفا عطا فرما۔بے شک تو ہی شفا دینے والا ہے۔تیری ہی شفا اصل شفا ہے جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتی۔

تشریح : عیادت کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ جب بھی کسی بیمار کے پاس جایا جائے تو اس کی شفاء کی دعا کی جائے اس کو صبر ورضا کی تلقین کی جائے۔اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اس کی ضروریات پر توجہ دی جائے۔ فضول اور بے مقصد گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہ ﷺ لَیْسَ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُذِلَّ نَفْسَهٗ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا یُطِیْقُ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اپنے نفس کو مومن ذلیل کرے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ مومن اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ یوں کہ خود کو ایسی مصیبت میں ڈال دے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

تشریح : ایسا کوئی بھی کام خواہ کتنا بڑا نیک عمل ہی کیوں نہ ہو اگر اس کو سرانجام دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کو نہیں کرنا چاہیے۔ اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق کام کرنا تعلیم مصطفوی ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وُلِدَ لِیْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَاَیْنَ اَنْتَ مِنْ کَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ وَ کَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقْ بِهِمَا فَکَانَ الرَّجُلُ یُکْثِرُ الصَّدَقَةَ وَیُکْثِرُ الْاِسْتِغْفَارَ قَالَ جَابِرٌ فَوُلِدَ لَهٗ تِسْعَةُ ذُکُوْرٍ

حضرت ابوحنیفہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے کبھی اولاد نصیب نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوگیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ استغفار نہیں کرتا اور زیادہ خیرات نہیں کرتا ان کی برکت سے تجھے اولاد نصیب ہوگی۔ تو پھر وہ شخص زیادہ خیرات اور زیادہ استغفار کرنے لگا حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر اس کے نو لڑکے پیدا ہوئے۔

تشریح : جس آدمی کو اولاد نہ ہونے کی شکایت ہو، بے اولاد ہو۔ اس کا نسخہ سرکار دو عالم نے بتایا کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرو اور صدقہ وخیرات کیا کرو۔

بجائے فضول اور لغو انداز اپنانے کے سرکار دو عالم ﷺ کے اس فرمان پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ مسائل کا حل عطا فرما دیتا ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ عَلِمَ اَنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ لَهٗ فَهُوَ مَغْفُوْرٌ لَهٗ

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا۔ (تو یہ سمجھو کہ) وہ بخشا ہوا ہے۔

تشریح : اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے بندہ مومن ہو اللہ کی بخشش ومغفرت کی امید رکھنی چاہیے جو اللہ سے مغفرت کی یقینی امید رکھتا ہے اللہ اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی بے خوف ہو کر گناہوں میں مبتلا ہو جائے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ هُوَ السَّلَامُ وَ مِنْهُ السَّلَامُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابووائل سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سلام ہے اور اسی سے سلامتی ہے۔

تشریح : یعنی اللہ تعالیٰ ہر تغیر وتبدیلی ذاتی وصفاتی نقص وعیب سے پاک وسالم ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کو ہر مصیبت وبلا میں سلامتی عطا فرمانے والا ہے۔ اسی سے ہر وقت سلامتی کی طلب کی جاتی ہے۔

كتابُ الآداب

ادب کا بیان

باب ۲۱۸ — بابُ الادب

حدیث: اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ انت ومالک لابیک

حضرت ابوحنیفہ محمد بن المنکدر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

تشریح: یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک بوڑھا آدمی اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آیا کہ میں محتاج ہوں اور اس کے پاس مال ہے بیٹے نے کہا کہ یہ میں نے کمایا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ اسی سے فقہاء نے فرمایا کہ باپ بغیر بیٹے کی اجازت کے اس کے مال میں تصرف کرسکتا ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی پاک ﷺ کے پاس جہاد کے ارادہ سے آیا اس سے حضور ﷺ نے پوچھا کہ تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو ان میں جہاد کر (یہ تیرے لئے بہتر) ہے۔

تشریح: والدین کی عظمت اور ان کی خدمت کرنے کی عظمت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ سب سے پہلے تو یہ کہ جہاد جیسی عظیم عبادت کے لئے والدین کی رضامندی ضروری ہے اور پھر دوسری بات یہ کہ والدین اگر خدمت کے لائق ہیں تو ان کی خدمت کرنا جہاد پر مقدم ہے۔ فجاھد کے معنی یہی ہے کہ تو ان

میں جہد ومحنت کر۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيفَةَ عَنْ زِيَادٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ اَمَرَ بِالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ہر مسلمان کے حق میں خیر خواہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

تشریح: نبی پاک ﷺ نے معاشرہ میں امن وسکون کے قیام کے لئے بنیادی اصول بتایا ہے کہ ہر مسلمان دوسرے کے لئے بھلائی چاہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ دین سراسر خیر خواہی ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ صَاحِبِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَلْقَيْتُهُ فِيْ جَهَنَّمَ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عطاء بن السائب سے وہ ابو مسلم الاغر سے جو حضرت ابوہریرہ کے دوست ہیں۔ وہ ابوہریرہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہ بند ہے پس جو مجھ سے ان میں سے کسی میں بھی جھگڑے گا۔ اس کو میں دوزخ میں ڈال دوں گا

تشریح: چادر اور تہ بند سے تشبیہ اس لئے دی ہے کہ یہ اللہ کی کبریائی اور عظمت وصفات ہیں۔ جس طرح ایک انسان کے لئے چادر اور تہبند ضروری ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات میں کبریائی اور عظمت میں جو اپنے لئے کبریائی اور عظمت کا دعویٰ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے داخل جہنم فرمائے گا۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

انہ بلغہ ان المتکبر راسہ بین رجلیہ حیث کان یرتفع براسہ فی تابوت من نار مقفل علیہ ولا یخرج ابدا من النار

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابراہیم سے وہ محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ متکبر چونکہ اپنے سر سے تکبر کا اظہار کیا کرتا تھا۔ اس لئے اس کا سر قیامت کے دن اس کے دونوں پیروں کے درمیان ہوگا۔ آگ کے ایک تابوت میں بند پڑا ہوگا اور ہمیشہ آگ سے نکل نہ سکے گا۔

تشریح : کیوں کہ غرور کا تعلق سر سے ہوتا ہے یعنی دماغ میں غرور و تکبر بھرا ہوتا ہے تو اس کی سزا یہ ہوگی کہ اس کا سر پاؤں میں باندھ کر اسے آگ کے تابوت میں ڈال دیا جائے گا۔

باب ۲۱۹ الرِّفْقِ وَالْخُلُقِ نرمی اور خوش خلقی!

حدیث : ابوحنیفۃ عن زیاد عن اسامۃ بن شریک قال شهدت رسول اللہ ﷺ والاعراب یسألونہ قالوا یارسول اللہ ما خیر ما اعطی العبد قال خلق حسن

حضرت ابوحنیفہ زیاد سے وہ اسامہ بن شریک سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور دیہاتی لوگ آپ سے کچھ پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ بندہ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اچھے اخلاق۔

تشریح : اسلام میں ایک مرد مسلمان کے لئے اچھے اخلاق سب سے بہتر عمل ہے ایک حدیث پاک میں کہ میزان عمل میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہیں۔
اچھے اخلاق سے ہی مخلوق خدا کی دلوں کو تسخیر کیا جا سکتا ہے۔

حدیث : ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ لو ان الرفق وحسن الخلق یری لما رئی من خلق اللہ تعالی خلق احسن منہ ولو ان الخرق خلق یری لما رئی من خلق اللہ تعالی اقبح منہ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نرمی وخوش اخلاقی جسم انسانی میں دکھائی دیتی تو اللہ تعالی کی ساری مخلوقات میں اس سے حسین تر کوئی چیز نظر نہ آتی اور اگر بد خلقی جسم انسانی میں نمودار ہوتی تو اللہ تعالی کی ساری مخلوقات میں اس سے زیادہ بدشکل چیز کوئی نظر نہ آتی۔

تشریح : اخلاقی خوبیاں ہی ایک مسلمان کے لئے سب سے اعلی خوبی ہے اگر اچھے اخلاق انسانی جسم میں ظاہر کر دیئے جاتے تو سب سے خوبصورت چیز اچھے اخلاق ہوتے اور برے اخلاق اگر انسانی قالب میں ہوتے تو سب سے بری چیز جسم میں برے اخلاق ہی نظر آتے۔

حدیث : ابوحنیفۃ عن ابراهیم عن انس رضی اللہ عنہ قال ما اخرج رسول اللہ ﷺ رکبتیہ بین یدی جلیس لہ قط بل یقعد مساویا لهم ولا تناول احد یدہ فیترکها قط حتی یکون هو یدعها وما جلس الی رسول اللہ ﷺ احد قط فقام حتی یقوم قبلہ وما وجدت شیئا قط اطیب من ریح رسول اللہ ﷺ وفی روایۃ قال ما قام الی رسول اللہ ﷺ رجل فی حاجۃ فانصرف عنہ قبلہ حتی یکون هو المنصرف وفی روایۃ کان رسول اللہ ﷺ اذا صافح احدا لایترک یدہ الا ان یکون هو الذی یترک

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مجلس سے گھٹنے آگے بڑھا کر کبھی نہ بیٹھے بلکہ ہمیشہ برابر بیٹھے اور کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہوتو آپ نے اپنا ہاتھ نہیں چھڑایا جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔ اور کوئی کبھی نہ بیٹھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہ آپ کھڑے ہوگئے ہوں جب تک وہ آپ سے پہلے کھڑا نہ ہو جاتا۔ اور نہیں پایا میں نے زیادہ خوشبودار آپ کے جسم کی ذاتی خوشبو سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس نے کہا کہ نہیں کھڑا ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی شخص کسی ضرورت سے کہ آپ اس سے پہلے منہ پھیر کر ہٹ گئے ہوں جب تک کہ وہ شخص خود منہ پھیر کر علیحدہ نہ ہو جاتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے مگر وہ خود ہاتھ چھوڑ دیتا۔

تشریح : یہ چند امور جو روزمرہ آداب سے تعلق رکھتے ہیں۔

1: مجلس میں حضور ﷺ نمایاں ہوکر اور اپنے آپ کو ممتاز کر کے نہ بیٹھتے بلکہ برابر تشریف فرما ہوتے۔

2: ہاتھ ملاتے وقت آپ دوسرے کا ہاتھ اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود اپنے ہاتھ کو چھوڑا نہ دیتا۔

3: جب کوئی شخص کسی کام یا ضرورت کے لئے کھڑا ہوتا تو سرکار اس کے ساتھ کھڑے ہوتے تو اس کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھے اور جب وہ باتیں کر کے خود منہ پھیر نہ لیتا اس وقت تک آپ اس کے ساتھ متوجہ ہوتے۔

لہذا اتمام باتوں کا ہمیں بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا نَادٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ لَبَّیْکَ قَدْ اَجَبْتُکَ فَخَرَجَ اِلَیْهِ

حضرت ابوحنیفہ عبداللہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک شخص نے آپ کو پکارا اور آپ اپنے گھر میں تھے تو آپ نے فرمایا لبیک، میں تیرے پاس حاضر ہوتا ہوں کہہ کر باہر تشریف لے آئے۔

تشریح : اخلاق کریمانہ کا ایک اور انداز بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی دور سے آپ کو آواز دے کر بلاتا تو آپ اس کا جواب دیتے اور فوراً اس کی بات سننے کو حاضر ہوتے۔ آج بھی اگر کوئی دل سے پکارے تو حضور سنتے بھی ہیں اور اس کی مدد بھی کرتے ہیں۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ قَالَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ لِاُبَایِعَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اُصَافِحُ النِّسَاءَ

حضرت ابوحنیفہ محمد بن منکدر سے وہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔

تشریح: حضور ﷺ جب کسی سے بیعت لیتے تو اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے مگر عورتوں سے جب بیعت لیتے تو ہاتھ سے بیعت نہ لیتے بلکہ زبانی بیعت لیتے تھے

آج اس بات پر ہمارے مشائخ کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دینی چاہیے اور عوام الناس کے لئے بھی قابل غور بات ہے کہ اگر بیعت کے وقت ہاتھ ملانا عورت سے جائز نہیں تو عام عورتوں سے ملتے وقت ہاتھ ملانا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ یَقْبَلْ عُذْرَ مُسْلِمٍ یَعْتَذِرُ اِلَیْهِ فَوِزْرُهٗ کَوِزْرِ صَاحِبِ مَکْسٍ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا صَاحِبُ مَکْسٍ قَالَ عَشَّارٌ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا عذر قبول نہ کیا جو عذر وہ اس کے سامنے پیش کرتا ہے تو اس کا گناہ صاحب مکس کی طرح ہوگا۔ آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ مکسی کون ہے تو آپ نے فرمایا عشار ہے۔

مشکل الفاظ: فوزرہ' تو اس کا گناہ، عشار۔ عشر تختی سے وصول کرنے والا

تشریح: اس حدیث پاک میں اخلاق کا ایک اور پہلو بیان کیا جارہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے معذرت کرتا ہے اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے اس پر معافی کا خواستگار ہو تو اس کو معاف کر دینا چاہیے خواہ مخواہ اس کو جھٹلانا نہیں چاہیے۔ اگر ایسا کرے گا تو اس کا گناہ اس کی طرح ہوگا جو لوگوں سے ظلماً ٹیکس اور محصول وصول کرتا ہے اور غریبوں کے ساتھ زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ' فَوِزْرُهٗ' كَوِزْرِ ﷺ صَاحِبِ مَكْسٍ يَعْنِي عَشَّارًا

حضرت ابوحنیفہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے سامنے اس کے مسلمان بھائی نے عذر پیش کیا مگر اس نے اس کا عذر نہ مانا تو اس کا گناہ صاحب مکس یعنی عشار کے گناہ کے برابر ہے۔

تشریح: عشار سے مراد زبردستی اور زیادتی کے ساتھ ٹیکس وصول کرنے والا ہے

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اُتِیَ اَحَدُكُمْ بِطِيْبٍ فَلْيُصِبْ مِنْهُ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو خوشبو دی جائے تو اس کو ضرور لے لو۔

تشریح: اخلاقیات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کو تحفے دیئے جائیں کیونکہ تحفہ دینے سے آپس کی محبت بڑھتی ہے اور خوشبو ایک بہترین تحفہ ہے جس سے دل معطر ہوتا ہے۔ خوشبو کا تحفہ کبھی بھی رد نہیں کرنا چاہیے۔

باب ۲۲۰ اَلنَّهْيِ عَنِ النَّظَرِ فِي النُّجُوْمِ

علم نجوم میں نظر کرنا منع

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّظَرِ فِي النُّجُوْمِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ستاروں میں نظر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

تشریح: اس حدیث پاک میں علم نجوم کے سیکھنے اور اس پر یقین رکھنے کی سخت ممانعت ہے۔

مسلم و ابوداؤد میں ہے کہ ''جس نے علم نجوم سیکھا گویا اس نے جادو سیکھا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّدْخُلَ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ وَمَنْ لَّمْ يَسْتُرْ عَوْرَتَهٗ' مِنَ النَّاسِ كَانَ فِي لَعْنَةِ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ حمام میں بغیر تہ بند کے داخل ہو اور جس نے اپنے ستر کو لوگوں سے نہ چھپایا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور ساری مخلوقات کی لعنت ہے۔

مشکل الفاظ : الا بمیزر ۔ مگر تہ بند کے ساتھ ۔ لم یستر، اس نے نہیں چھپایا، عورتہ، اپنی شرمگاہ کو

تشریح : حمام جس میں پردہ کا معقول انتظام نہ ہو اس میں بغیر تہ بند کے داخل ہونا ممنوع و ناجائز ہے ہاں جس طرح آج کل غسل خانے باپردہ ہیں ان میں ننگے نہانے میں کوئی ممانعت نہیں ہے ۔ مگر پھر بھی بہتر یہ ہے کہ تہ بند وغیرہ لیا جائے تا کہ انسان مکمل ننگا نہ ہو اسی طرح بغیر ضرورت کے شرمگاہ کو کھولنا لعنت خداوندی کا باعث ہے ۔

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ

حضرت ابو حنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن تھے ۔

تشریح : سب سے اچھے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں ۔ اور سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اچھے نام رکھا کرو مگران ناموں میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے نام کے پکارنے میں ادب و احترام اور اس کے تلفظ میں خصوصیت سے خیال رکھنا ضروری ہے ۔ اس طرح کی غفلت موجب ہلاکت ہے ۔

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَالْاِثْمُ لَا يُنْسٰى

حضرت ابو حنیفہ نافع سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی ضائع نہیں کی جاتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا ہے ۔

مشکل الفاظ : لا یبلی ۔ نہیں ضائع کی جاتی، لا ینسی نہیں بھلایا جاتا ۔

تشریح : نیکی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا اجر دنیا اور آخرت میں ضرور مل کر

رہتا ہے خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو ۔ اور گناہ بھی ایسا عمل ہے کہ جس کی سزا انسان کو ضرور کسی نہ کسی صورت میں مل جاتی ہے ۔

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ قَعَدْنَا حَيْثُ انْتَهٰى الْمَجْلِسُ

حضرت ابو حنیفہ سماک سے وہ جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم بیٹھے رہتے یہاں تک کہ مجلس ختم ہو جاتی ۔

تشریح : مجلس کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ مجلس کے برکات ختم ہونے سے پہلے نہیں جانا چاہیے جب مجلس ختم ہو تو جانا چاہیے جس طرح آج کل محفلیں اور دینی اجتماعات ہوتے ہیں تو بغیر کسی مجبوری کے وہاں سے اُٹھ کر چلے نہیں جانا چاہیے ۔

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ

حضرت ابو حنیفہ عطیہ سے وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا

تشریح : اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک بندہ اپنے مسلمان بھائی پر احسان کرتا ہے وہ احسان بندہ کی طرف سے معمولی ہوتا ہے جس شخص نے کسی معمولی احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے احسانات جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا اُن کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہے ۔ اور ایک مطلب یہ ہوا کہ جو بندوں کا ناشکرا ہے وہ خدا کا بھی ناشکرا ہے ۔

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ

ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ محارب بن دثار سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ظلم کرنے سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ظلم اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔

تشریح : دنیا میں دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنے کی صورت میں قیامت کے دن طرح طرح کے اندھیروں میں مبتلاء کر کے عذاب دیا جائے گا۔

دنیا میں رہتے ہوئے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی سے ایک مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں ستر مصیبتوں کو دور کرے گا۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَارَ قَوْماً مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ دِيَارِهِمْ فَذَبَحُوْا لَهٗ شَاةً وَّصَنَعُوْا لَهٗ مِنْهَا طَعَامًا فَاَخَذَ مِنَ اللَّحْمِ شَيْئًا فَلَاكَهٗ فَمَضَغَهٗ سَاعَةً لَا يُسِيْغُهٗ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا اللَّحْمِ . فَقَالُوْا شَاةٌ لِفُلَانٍ ذَبَحْنَاهَا حَتّٰى يَجِيْئَ فَنُرْضِيَهٗ مِنْ ثَمَنِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْعِمُوْهَا الْاُسَرَآءَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَنَعَ طَعَامًا فَدَعَاهُ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ تَنَاوَلَ النَّبِيُّ ﷺ بُضْعَةً مِنْ ذٰلِكَ اللَّحْمِ فَلَاكَهَا فِيْ فِيْهِ طَوِيْلًا فَجَعَلَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّاْكُلَهَا فَاَلْقَاهُ مِنْ فِيْهِ وَاَمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَحْمِكَ هٰذَا مِنْ اَيْنَ هُوَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ كَانَتْ لِصَاحِبٍ لَّنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا فَنَشْتَرِيَهَا مِنْهُ وَعَجِلْنَا بِهَا وَذَبَحْنَاهَا وَوَضَعْنَاهَا لَكَ حَتّٰى يَجِيْئَ فَنُعْطِيَ ثَمَنَهَا فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَفْعِ هٰذَا الطَّعَامِ وَاَمَرَ اَنْ يُّطْعِمَهُ الْاُسَرَاءَ قَالَ عَبْدُالْوَاحِدِ قُلْتُ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مِنْ

اَيْنَ اَخَذْتَ هٰذَا الرَّجُلَ يَعْمَلُ فِيْ مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ يَتَصَدَّقُ بِالرِّبْحِ قَالَ اَخَذْتُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمٍ

حضرت ابوحنیفہ عاصم سے وہ ابو بردہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے انصار کی کسی جماعت سے ان کے گھروں میں ملاقات کی۔ انہوں نے آپ کی ضیافت میں ایک بکری ذبح کی اور اس سے کھانا تیار کیا گیا تو آپ نے گوشت کی بوٹی منہ میں لے کر رکھی اور تھوڑی دیر چبائی مگر نگل نہ سکے اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ کیسا گوشت ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ فلاں شخص کی بکری تھی ہم نے اس کو ذبح کیا کہ وہ جب آجائے گا تو اس کی قیمت اس کو دے کر اس کو راضی کریں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔

اور ایک روایت میں ابن کلیب سے منقول ہے کہ اصحاب محمد میں سے ایک شخص نے کھانا پکایا۔ اور آپ کو دعوت دی۔ آپ بھی تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی (گئے) جب کھانا رکھا گیا تو نبی پاک ﷺ نے اس گوشت کا ایک ٹکڑا منہ میں رکھا اور اس کو دیر تک چبایا لیکن اس کو نگل نہ سکے تو آپ نے اس کو منہ سے نکال کر پھینک دیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ کر فرمایا مجھ کو اس گوشت کے بارہ میں خبر دو کہ یہ کہاں سے حاصل کیا گیا صاحب خانہ نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی وہ موجود نہ تھا کہ ہم اس سے خرید لیتے لہٰذا ہم نے جلدی کی اور بکری کو ذبح کر دیا اور اس کو آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ محض اس امید پر کہ وہ آئے گا تو اس کو بکری کی قیمت ادا کر دیں گے اس پر نبی پاک ﷺ نے اس کھانے کو ہٹا لینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ قیدیوں کو کھلا دو۔

عبدالواحد کہتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ سے پوچھا کہ آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا کہ اگر کوئی کسی کے مال میں بغیر اس کی اجازت کے تصرف کرے تو وہ اس کے

نفع کو صدقہ کردے تو انہوں نے فرمایا کہ عاصم کی اس حدیث سے۔

مشکل الفاظ: بُضْعَۃٌ ۔ ٹکڑا، لاکھا، اس کو چھپایا، الاسراءُ ۔ قیدی

تشریح: حدیث مذکورہ کا حاصل یہ ہے کہ بغیر کسی کی اجازت کے کسی کی چیز کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اگر وہ بعد میں اجازت دے بھی دے تو تب بھی ممنوع ہے کہ بعد میں نہ جانے وہ مجبوراً اجازت دے رہا ہوگا یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ حد سے زیادہ قیمت کا مطالبہ کرے جو فریقین میں نزاع کا باعث بنے۔

اگر کسی کا جانور وغیرہ مل جائے اور اس کو ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو اس کو بیچ کر اس کی رقم رکھ لی جائے اور مالک کے حوالہ کی جائے ورنہ اس کو صدقہ کر دیا جائے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی پر دلالت کرنے والا اس کام کے کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

تشریح: نیکی کا کام باعث اجر و ثواب ہے اور اللہ و رسول کی رضا مندی کا سبب ہے جس نے کسی آدمی کو نیکی کرنے کا حکم دیا اس کی نیکی پر مدد کی اور راہنمائی کی تو اس کو اس قدر ثواب ملے گا جس قدر ثواب نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

حضرت ابوحنیفہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی پر راہنمائی کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

قَالَ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَاسْتَحْمَلَہٗ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُکَ عَلَیْہِ وَلٰکِنْ سَاَدُلُّکَ عَلٰی مَنْ یَّحْمِلُکَ اِنْطَلِقْ اِلٰی مَقْبَرَۃِ بَنِیْ فُلَانٍ فَاِنَّ فِیْھَا شَابًا مِنَ الْاَنْصَارِیْ یَتَرَامٰی مَعَ اَصْحَابٍ لَہٗ وَمَعَہٗ بَعِیْرٌ لَہٗ فَاسْتَحْمِلْہُ فَاِنَّہٗ سَیَحْمِلُکَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاِذَا بِہٖ یَتَرَامٰی مَعَ اَصْحَابٍ لَہٗ فَقَصَّ عَلَیْہِ الرَّجُلُ قَوْلَ النَّبِیِّ ﷺ فَاسْتَحْلَفَہٗ بِاللّٰہِ لَقَدْ قَالَ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَحَلَفَ لَہٗ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ حَمَلَہٗ فَمَرَّ بِہٖ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَخْبَرَہُ الْخَبَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنْطَلِقْ فَاِنَّ الدَّالَ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَہٗ یَسْتَحْمِلُہٗ فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا عِنْدِیْ مِنْ شَیْءٍ اَحْمِلُکَ عَلَیْہِ وَلٰکِنْ اِنْطَلِقْ فِیْ مَقْبَرَۃِ بَنِیْ فُلَانٍ فَاِنَّکَ سَتَجِدُ ثَمَّہٗ شَابًا مِنَ الْاَنْصَارِ یَتَرَامٰی مَعَ اَصْحَابٍ لَہٗ فَاسْتَحْمِلْہُ فَاِنَّہٗ سَیَحْمِلُکَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰی اَتَی الْمَقْبَرَۃَ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَصَّ عَلَیْہِ الْقِصَّۃَ فَاسْتَحْلَفَہٗ۔

فَقَالَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ فَاَعْطَاہُ بَعِیْرًا لَہٗ فَانْطَلَقَ بِہِ الرَّجُلُ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَہٗ ﷺ اِنْطَلِقْ فَاِنَّ الدَّالَ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر آپ سے سواری مانگی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں کہ میں تجھ کو دوں البتہ میں تجھ کو وہ شخص بتاتا ہوں جو تجھ کو سواری دے گا۔ بنی فلاں کے قبرستاں میں جا وہاں ایک انصاری جوان ہے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کر رہا ہے تو اس سے وہ مانگ وہ تجھ کو دے دے گا چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور وہاں کیا دیکھتا ہے کہ وہ ہی جوان اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر

اندازی میں مصروف ہے۔ اس شخص نے اس جوان انصاری سے نبی پاک ﷺ کا فرمان بیان کیا۔ انصاری نے قسم لے کر اس سے دریافت کیا کہ واقعی نبی پاک ﷺ نے ایسا فرمایا ہے تو اس نے دو یا تین مرتبہ قسم کھائی تو انصاری نے اس کو اونٹ دیا۔ اس کے بعد وہ اونٹ لے کر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی خبر سنائی نبی پاک ﷺ نے فرمایا چلا جا۔ بھلائی پر راہنمائی کرنے والے کو بھی بھلائی کرنے والے کی طرح اجر وثواب ملتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آ کر سواری طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ قسم بخدا میرے پاس کوئی سواری نہیں کہ میں تجھ کو اس پر سوار کروں۔ لیکن تو جا بنی فلاں کے قبرستان میں تو وہاں ایک انصاری جوان پائے گا۔ جو اپنے دوستوں کے ساتھ تیر اندازی کرتا ہوگا۔ تو تو اس سے سواری مانگ وہ تجھ کو سواری دے گا۔ تو وہ آدمی چل دیا۔ اور اس قبرستان میں پہنچا جہاں کا حکم تھا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا۔ اور اس انصاری سے واقعہ بیان کیا انصاری نے اس شخص سے قسم لی، اس نے کہا قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے اس پر اس انصاری نے اس کو اونٹ دیا اور وہ اس کو لے کر چل دیا اور نبی پاک ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے کہا جا چلا جا۔ البتہ بھلائی کی طرف راہنمائی کرنا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔

مشکل الفاظ : فانطلق ،تو وہ چلا گیا، یعرامی ،وہ تیر اندازی کرتا ہے۔ فقص ،تو قصہ بیان کیا اس نے ،فاستحلفہ، تو اس نے اس سے قسم لی ،مقبرۃ ، قبرستان ۔شاباً ۔نوجوان۔

تشریح : اس حدیث پاک سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ نبی پاک ﷺ کو علم تھا وہ فلاں انصاری نوجوان فلاں قبرستان میں موجود ہوگا اور اس کے پاس

سواری موجود بھی ہے اور وہ اس شخص کے مانگنے پر دے بھی دے گا۔

دوسری بات یہ کہ نیکی پر راہنمائی کرنا نیکی کرنے کے برابر ہے۔ نبی پاک ﷺ نے اس آدمی کی راہنمائی اور مدد کی تو جتنا ثواب اس نوجوان کو سواری دینے کا ملا اتنا ہی اجر وثواب نبی پاک ﷺ کو ملا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے جتنے بھی نیک اعمال نماز، روزہ، زکوٰۃ حج صدقات، خیرات ان کے اجر وثواب کو نبی پاک ﷺ نے ہی بتایا اور ترغیب دی ہے تو گویا ان نیک کاموں پر راہنمائی ہے قیامت تک جو کوئی بھی نیک کام کرے گا اس کا اجر وثواب نبی پاک ﷺ کو بھی ملے گا تو حضور ﷺ کے درجات کا عالم کیا ہوگا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ کَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

حضرت ابوحنیفہ علقمہ سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے

تشریح : ظالم و جابر حکمرانوں کی ہاں میں ہاں ملانا ان کی ظلم پر مدد کرنے کے برابر ہے۔ بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم و جابر حکمران کے سامنے حق بات کہے خواہ اس کو اپنے نقصان کا خدشہ ہو۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَشَارَکَ فَاَشِرْهُ بِالرُّشْدِ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهٗ

حضرت ابوحنیفہ شیبان سے وہ عبدالملک سے وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے ان سے حدیث بیان کی اور وہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو تجھ سے مشورہ لے اسے بھلا مشورہ دے

اگر تو نے ایسا نہ کیا تو البتہ تو نے اس کے حق میں خیانت کی ہے۔

تشریح: امانت اور اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان بھی کسی سے مشورہ طلب کرے تو اس کو صحیح مشورہ دے، جس میں اسکا بھلا ہے اور کسی کا نقصان اس میں نہ ہو۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ جَسَدٍ وَاحِدٍ اِذَا اشْتَكٰى الرَّأْسُ تَدَاعٰى سَائِرُهٗ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى

حضرت ابوحنیفہ حسن سے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں میں نعمان کو کہتے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مومنوں کی مثال آپس میں محبت کرنے اور ایک دوسرے پر دل دکھانے میں ایک بدن کی سی ہے کہ مثلاً جب سر دکھتا ہے تو سارا بدن جاگنے میں اور بخار میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔

مشکل الفاظ: توادھم ،ان سے محبت کرنا۔ تراحمھم ۔ان کا دل دکھانا اشتکی ۔شکایت کی۔ سھر ۔جاگنا۔ الحمی، بخا

تشریح: مومن کی شان یہ ہے کہ ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی رکھے کہ اگر مومن دکھی ہوتا ہے تو سب بے چین اور بے کل ہوتے ہیں

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَازَالَ جِبْرَائِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُوَرِّثُهٗ وَمَا زَالَ جِبْرَائِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ خِيَارَ اُمَّتِيْ لَايَنَامُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عبدالرحمٰن بن حزم سے وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جرائیل علیہ السلام مجھ کو مسلسل

پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے حتی کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے اور جبریل علیہ السلام مجھے مسلسل شب بیداری کی وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھ کو خیال پیدا ہوا کہ میری اُمت کے برگزیدہ لوگ بہت کم سوئیں گے۔

تشریح: پڑوسی کے حقوق مسلمان پر بہت زیادہ ہیں ایک حدیث میں ہے کہ وہ مومن نہیں جو پیٹ بھر کر سو جائے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس امت کے برگزیدہ اور نیک لوگوں کی علامت بتائی کہ وہ کم سوئیں گے۔ اس سے ثابت ہوا کم سونا بزرگی کی علامت ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کم سونے کی عادت اپنائیں۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ

حضرت ابوحنیفہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مضطر و پریشان کی فریاد رسی کو محبوب رکھتا ہے۔

مشکل الفاظ: اغاثۃ ۔فریادرسی، اللھفان ۔پریشان حال

تشریح: جو شخص کسی پریشان حال کی غم گساری اور دست گیری کرتا ہے اللہ اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے کیونکہ وہ خود بھی مصیبت زدہ کا حامی و مددگار ہے۔

باب۲۲۱ اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ — زمانہ کو برا نہ کہو!

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

حضرت ابوحنیفہ عبدالعزیز سے وہ ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ کو برا نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

مشکل الفاظ : لا تسبوا ۔ نہ گالی دو۔ الدھر ، زمانہ

تشریح : بعض لوگ پریشانی، مصیبت اور حالات کو دیکھ کر کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ آجکل زمانہ ہی ایسا ہے ۔ اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں حالانکہ زمانہ بذات خود تو کچھ نہیں کرتا ہر کام اللہ کی مشیت اور مرضی سے ہوتا ہے۔

حدیث : قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِیْنَ وَقَدِمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُنَیْسٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْكُوْفَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَ تِسْعِیْنَ وَرَأَیْتُهٗ وَسَمِعْتُ مِنْهُ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ حُبُّكَ الشَّیْئَ یُعْمِیْ وَ یُصِمُّ

حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوا ۔ اور حضرت عبداللہ بن انیس صحابی رسول ۹۴ھ میں کوفہ میں تشریف لے کر آئے ۔ میں نے ان کو دیکھا اور چودہ برس کی عمر میں میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک چیز کی محبت تجھ کو اندھا بھی کر دیتی ہے اور بہرہ بھی کر دیتی ہے۔

مشکل الفاظ : یعمی ۔ وہ اندھا کر دیتی ہے۔ یصمُّ ۔ وہ بہرہ کر دیتی ہے

تشریح : انسانی خواہشات کا فرمایا کہ انسان خواہشات نفسانی میں اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اس کو اس بات کا کوئی خیال نہیں ہوتا کہ لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں اور نہ اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ لوگ مجھے کیا کہہ رہے ہیں ۔ لوگ ہزار نصیحتیں کریں ہزار سمجھائیں مگر وہ ان کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنی خواہش نفس پر عمل کرتا ہے۔

باب ۲۲۲ اَلنَّهْیُ عَنِ الشَّمَاتَةِ کسی کی مصیبت پر خوش ہونا منع ہے

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا تُظْهِرَنَّ شَمَاتَةً لِاَخِیْكَ فَیُعَافِیْهِ اللّٰهُ وَ

یَبْتَلِیْكَ اللّٰهُ

حضرت ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے واثلہ بن الاسقع کو سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تو اپنے بھائی (کی مصیبت) پر خوشی ظاہر نہ کر ۔ ورنہ خدا اس کو اس سے چھٹکارا دے گا اور تجھ کو اس میں مبتلا کر دے گا۔

مشکل الفاظ : لاتظھرن ۔ تو ہرگز ظاہر نہ کر ۔ شماتۃ ۔ خوشی ۔ فیعافیہ ۔ تو وہ اس کو عافیت دے گا ۔ یبتلیک ۔ وہ تجھ کو مبتلا کر دے گا۔

تشریح: مسلمان بھائی (اگرچہ مخالف ہی کیوں نہ ہو اس) کو مصیبت و تکلیف میں مبتلا دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کی مدد کرنی چاہیے ۔ ورنہ اللہ اسے اس تکلیف سے چھٹکارا دے گا اور خوش ہونے والوں کو اس مصیبت میں مبتلا کر دیگا۔

کِتَابُ الرِّقَاق

دل نرم کرنے والی باتوں کا بیان

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِی الْاِنْسَانِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَاِذَا سَقُمَتْ سَقُمَ بِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ

حضرت ابوحنیفہ حسن سے وہ شعبی سے وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ انسان میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست و صحیح ہو تو اس کا سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بیمار ہو تو سارا بدن بیمار ہوتا ہے اور خبردار رہو وہ دل ہے۔

مشکل الفاظ : مضغۃ ، ٹکڑا سائر الجسد ، سارا جسم سقم ، وہ بیمار ہوا۔

تشریح : دل انسانی جسم میں ایک ایسی چیز ہے کہ اگر یہ ٹھیک ہوگا تو پورا

جسم ٹھیک رہے گا اگر دل نیکی پر راغب ہوگا تو باقی اعضاء خود بخود نیک کام کرنے پر آمادہ ہوں گے ورنہ اس کا الٹ ہوگا۔

حدیث : اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا مِنْ خُبْزٍ مُتَتَابِعًا حَتّٰى فَارَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَمَا زَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كُدْرَةً عُسْرَةً حَتّٰى فَارَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ الدُّنْيَا فَلَمَّا فَارَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ الدُّنْيَا صُبَّتْ عَلَيْنَا صَبًّا وَفِيْ رِوَايَةٍ صُبَّ الدُّنْيَا عَلَيْنَا صَبًّا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مُتَوَالِيَةً مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ

حضرت ابوحنیفہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے کبھی بھی تین دن رات لگا تار پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے اور عسرت و تنگ دستی ہم پر چھائی رہی یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ نے دنیا سے جدائی اختیار فرمائی۔ پھر جب حضرت محمد ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو دنیا ہم پر ٹوٹ کر پڑی اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ دنیا ہم پر برس پڑی اور ایک روایت میں ہے کہ آل محمد ﷺ کا پیٹ گیہوں کی روٹی سے لگا تار تین دن کبھی نہیں بھرا۔

مشکل الفاظ: ما شبعنا ہم نے پیٹ نہیں بھرا خبز، روٹی۔ متتابعاً، لگا تار

تشریح : اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ نے کتنی تنگی کی زندگی گزاری اور یہ تنگ دستی اختیاری تھی مجبوراً نہ تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو پہاڑ میرے ساتھ سونا بن کر چلنا شروع ہو جائیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اور اس کی راحتیں اتنی اچھی چیز ہوتیں تو حضور ﷺ انہیں اختیار فرماتے کیونکہ آپ کو دنیا کی ہر راحت میسر تھی۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ شَكَاةٍ شَكَاهَا فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى عَبَاءَةٍ قُطْوَانِيَّةٍ وَمِرْفَقَةٍ مِنْ صُوْفٍ حَشْوُهَا اِذْخَرٌ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كِسْرٰى وَ قَيْصَرُ عَلَى الدِّيْبَاجِ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكُمُ الْاٰخِرَةُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَسَّهٗ فَاِذَا هُوَ فِيْ شِدَّةِ الْحُمّٰى فَقَالَ تُحَمُّ هٰكَذَا وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَشَدَّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَلَاءً نَبِيُّهَا ثُمَّ الْخَيِّرُ ثُمَّ الْخَيِّرُ وَكَذٰلِكَ كَانَتِ الْاَنْبِيَاءُ قَبْلَكُمْ وَالْاُمَمُ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک عمر بن خطاب نبی پاک ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ کو مرض کی تکلیف تھی تو آپ کو ایک قطوانی کھردری چادر پر لیٹا ہوا پایا اُون کا تکیہ لگائے ہوئے تھے جس کا بھرت اذخر گھاس کا تھا۔ حضرت عمر نے کہا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ کسریٰ اور قیصر تو دیباج پر ہیں اور آپ اس حالت میں، تو آپ نے فرمایا اے عمر کیا تم اس پر راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور تمہارے لئے آخرت پھر حضرت عمر نے آپ کو چھوا تو آپ کو سخت بخار تھا تو بولے آپ کو اتنا سخت بخار ہے حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس امت میں سخت مبتلائے بلا اس کے نبی ہیں پھر ان سے کمتر نیک پھر ان سے کم تر نیک اور یہ ہی حال تم سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور امتوں کا تھا۔

مشکل الفاظ : شکاۃ، شکایت، تکلیف، بیماری۔ مضطجعٌ، لیٹے ہوئے۔ عباءۃ، چادر۔ قطوانیۃ ۔ قطوانی۔ مرفقۃ ۔ تکیہ لگائے۔

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہے کہ دنیا کی راحتیں سہولتیں اور آرام انسان

کے لئے معیار نہیں ہیں بلکہ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں پر دنیا میں مصیبتیں، پریشانیاں اور تکلیفیں آتی ہیں۔ اور دائمی نعمتیں راحتیں اور سکون آخرت میں ہیں۔

کفار کیلئے دنیا میں راحتیں اور سکون ہیں اور آخرت میں ان کو مبتلائے عذاب کیا جائیگا جبکہ مؤمنین پر اگر دنیا میں تکالیف ہوں بھی تو ایک مختصر اور تھوڑے وقت کے لئے ہیں۔ آخرت میں ان کو دائمی راحت وسکون میسر آئے گا۔

کتاب الجنایات

جنایات کا بیان

حدیث : ابو حنیفۃ عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال من عفا عن دم لم یکن لہ ثواب الا الجنۃ

حضرت ابوحنیفہ عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے خون معاف کیا اس کی جزا جنت ہی ہے۔

مشکل الفاظ : دم، خون، قتل

تشریح : خون کا معاف کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ انسان کے دل میں اپنے عزیزوں کی محبت فطرتی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی صفت کو اپناتے ہوئے اگر انسان بردباری کا مظاہرہ کرے تو اس کے بدلہ میں جنت کا مستحق ٹھہرے گا۔

حدیث : ابو حنیفۃ عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال دیۃ الیھودی والنصرانی مثل دیۃ المسلم

حضرت ابوحنیفہ زہری سے وہ سعید بن میتب سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کا خون بہا مثل

خون بہا مسلمان کے ہے۔

مشکل الفاظ : دیۃ، دیت، خون بہا

تشریح : مسلم اور غیر مسلم کی دیت کے بارے میں ائمہ میں اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کی دیت بھی اتنی ہے جتنی مسلمان کی دیت ہے یعنی ایک سو اونٹ اور اگر درم کی صورت میں ہو تو دس ہزار درم دیت بنتی ہے۔

حدیث : ابو حنیفۃ عن الشعبی عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یستقاد من الجراح حتی تبرأ

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اگر کسی نے کسی کو زخمی کر دیا ہے تو فوراً زخمی کرنے والے سے قصاص نہ لیا جائے۔ بلکہ جب زخمی کا زخم ٹھیک ہو جائے۔

تشریح : اس کی وجہ یہ ہے کہ کیا پتہ کہ وہ زخم بڑھ کر اس کے لئے جان لیوا ثابت ہو۔ اور ہلکا زخم ہو اور ٹھیک ہو جائے اس کے مطابق پھر قصاص لیا جائے۔

ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ فوراً قصاص لینے کی صورت میں غصہ کی وجہ سے زیادہ نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔

کتاب الاحکام　احکام کا بیان

حدیث : ابو حنیفۃ عن الھیثم عن الحسن عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یا ابا ذر رضی اللہ عنہ الامارۃ امانۃ وھی یوم القیامۃ خزی وندامۃ الا من اخذھا من حقھا وادی الذی علیہ وانی ذلک

وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ عَنْ اَبِیْ غَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلْاَمَارَۃُ اَمَانَۃٌ وَھِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِزْیٌ وَّنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَھَا مِنْ حَقِّھَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْہِ وَاَنّٰی ذٰلِکَ یَا اَبَا ذَرٍّ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ حسن سے وہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر امارت ایک امانت ہے اور وہ قیامت کے روز رسوائی اور شرمندگی ہے۔ مگر جس نے امارت کا حق ادا کیا اور جو ذمہ داری اس پر تھی اس سے حق کے ساتھ نبرد آزما ہوا۔ اور یہ ہوتا ہی کہاں ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امارت قیامت کے دن ذلت اور شرمندگی ہے مگر جس نے اس کا حق ادا کیا اور جو ذمہ داری اس پر تھی وہ ادا کی پھر فرمایا اے ابوذر ایسا ہوتا ہی کہاں ہے۔

تشریح: حکومت وامارت کی دنیا میں لوگ خواہش کرتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے تگ ودو کرتے ہیں۔ مگر آخرت میں بڑی شرمندگی اور عذاب کا باعث ہے۔ ہاں وہ آدمی جو امانت و دیانت اور کما حقہ اس کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائے تو اس کی آخرت میں اسی کا اجر وثواب دیا جائے گا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَرْفَعَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِمَامٌ عَادِلٌ

حضرت ابوحنیفہ عطیہ سے وہ ابوسعید سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں میں بلند ترین امام عادل ہوگا۔

تشریح: ظالم وجابر حکمران عذاب الٰہی اور ندامت اور شرمندگی کا سامنا کرے گا۔ مگر وہ حاکم اور امیر وامام جس نے اپنا کام عدل وانصاف کے ساتھ کیا اور کسی قسم کا ظلم وزیادتی اور خیانت نہ کی تو اس کو اللہ تعالیٰ آخرت میں سب سے ارفع و اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ خَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ قَاضِیَانِ فِی النَّارِ وَقَاضٍ یَقْضِیْ فِی النَّاسِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَیُوْکِلُ بَعْضَھُمْ مَالَ بَعْضٍ یَتْرُکُ عِلْمَہٗ وَیَقْضِیْ بِغَیْرِ الْحَقِّ فَھٰذَانِ فِی النَّارِ وَقَاضٍ یَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ

حضرت ابوحنیفہ حسن بن عبید اللہ سے وہ خبیب بن ابی ثابت سے وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔ ان میں سے دو دوزخی ہیں ایک وہ جو بغیر کتاب وسنت علم کے بغیر لوگوں میں فیصلے کرتا ہے اور ایک کو دوسرے کا مال ناحق کھلاتا ہے۔ دوسرا وہ جو اپنے علم کو چھوڑ کر ناحق فیصلہ کرتا ہے تو یہ دو قسم کے قاضی دوزخی ہیں۔ اور تیسرا وہ جو کتاب اللہ کی رو سے فیصلہ کرتا ہے تو جنتی ہے۔

مشکل الفاظ: یو کل، وہ کھلاتا ہے۔ بغیر الحق، ناحق

تشریح: قاضی کی تین اقسام ہیں دو اقسام جہنمیوں کی ہیں اور ایک قسم جنتی ہے۔ وہ قاضی جو لوگوں میں بغیر علم کے فیصلہ کرتا ہے جو اس منصب کے لائق ہے ہی نہیں اور معاملہ کو سمجھتا ہی نہیں ہے تو وہ کتاب وسنت کے معیار کے خلاف فیصلہ سازی کرتا ہے تو یہ قاضی جہنمی ہے دوسرا وہ ہے جس کو علم تو ہے مگر کتاب وسنت کو پس پشت ڈال دیتا ہے ذاتی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ذاتی مفاد کو ترجیح دے کر فیصلہ کرتا ہے تو یہ بھی جہنمی ہے۔

مگر تیسرا وہ قاضی کتاب وسنت کے مطابق صحیح صحیح اور حق پر فیصلہ کرتا ہے۔

معاملہ کی نوعیت کو سمجھتا ہے اور تمام متقاضوں کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کرتا ہے تو یہ شخص جنتی ہے

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ اَبَاهُ کَتَبَ اِلَیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَقْضِی الْحَاکِمُ وَهُوَ غَضْبَانُ

حضرت ابوحنیفہ عبد الملک سے وہ ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ان کے باپ نے ان کو خط لکھا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حاکم غضب کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

تشریح : قاضی اور حاکم کے لئے یہ مسلم اصول بتایا گیا ہے کہ جب وہ کسی غیض وغضب اور غصہ میں ہو تو فیصلہ نہ کرے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو غصہ کی حالت میں آدمی کا عقل کم ہو جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ غصہ کے وقت وہ جلد بازی میں آ کر کہیں غلط فیصلہ نہ کر دے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَکْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یُفِیْقَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یُفِیْقَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَحْتَلِمَ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ تین اشخاص سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ ایک بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو۔ دوسرا مجنون جب تک وہ صحت مند نہ ہو جائے۔ تیسرا سونے والا جب تک وہ نیند سے جاگ نہ جائے۔

اور ایک روایت میں حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

تین پر سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔ سونے والا جب تک جاگے۔ مجنون جب تک صحت یاب ہو۔ بچہ جب تک بالغ ہو۔

مشکل الفاظ : رفع القلم ۔ قلم اٹھالیا گیا ہے۔ النائم ، سونے والا۔ یفیق ، اسے افاقہ ہو۔ یستیقظ ۔ وہ جاگتا ہے۔

تشریح : نابالغ بچہ ، مجنون اور سوئے ہوئے شخص پر اس حالت میں احکام شریعت نافذ نہیں ہوئے اور اس دوران اگر اس سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس پر وہ شرعی مواخذہ نہیں ہوگا جو عام آدمی پر ہوتا ہے اس حالت میں تینوں قسم کے آدمی شرعی ذمہ سے سبکدوش ہوتے ہیں۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُدَّعٰی عَلَیْهِ اَوْلٰی بِالْیَمِیْنِ اِذَا لَمْ یَکُنْ بَیِّنَةٌ

حضرت ابوحنیفہ شعبی سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بینہ یعنی گواہ نہ ہو تو مدعی علیہ سے قسم لینا بہتر ہے۔

مشکل الفاظ : اولی ۔ بہتر۔ الیمین ، قسم ، حلف ، بینة ، گواہ

تشریح : قضا میں ایک اصول یہ ہے کہ جو مدعی ہوتا ہے یعنی جو دعوی کرتا ہے اس کو اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے گواہوں کا پیش کرنا لازم ہے۔ اگر مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو فیصلہ میں مدعی علیہ یعنی جس پر دعوی کیا گیا ہے اس سے قسم لی جائے گی اور قسم تب ہے کہ مدعی کے دعوی کا انکار کرتا ہے اور اگر اعتراف کر لیتا ہے تو پھر اس کے اعتراف پر مدعی کے حق میں فیصلہ ہوگا۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهٗ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ اشْتَرٰی مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَقِیْقًا فَتَقَاضَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اِبْتَعْتُ مِنْکَ بِعَشَرَةِ اٰلَافٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِعْتُ

مِنْکَ بِعِشْرِیْنَ اَلْفاً . فَقَالَ اجْعَلْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اَنْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ .

فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اُخْبِرُکَ بِقَضَاءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَایِعَانِ فِی الثَّمَنِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمَا بَیِّنَةٌ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ یَتَرَادَّانِ

حضرت ابوحنیفہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے بیان کیا کہ اشعث بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک غلام خریدا، ابن مسعود نے اس سے اس داموں کا تقاضا کیا۔ اس پر اشعث نے کہا کہ میں نے تم سے وہ دس ہزار میں خریدا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں تیرے ہاتھ بیس ہزار درہم میں بیچا حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں نے کہا تو میرے اوپر کسی کو حاکم مقرر کر دے۔ اشعث نے کہا تم ہی میرے اور تمہارے درمیان حاکم ہو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بولے کہ میں تجھ کو وہ فیصلہ سناتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو صادر فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے۔ آپ فرمارہے تھے کہ جب بائع اور مشتری تعداد قیمت میں جھگڑ پڑیں اور ان دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں اور چیز فروخت شدہ بھی موجود ہو تو قول بائع کا معتبر ہوگا یا اس بیع کو لوٹا ئیں۔

تشریح: صاف ظاہر ہے کہ بائع اور مشتری میں اختلاف ہو اور ابھی مبیع موجود ہے تو آسان طریقہ یہی ہے کہ اس بیع منسوخ کر دیا جائے اور سودا لوٹا دیا جائے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ اِشْتَرٰی عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَقِیْقًا مِنْ رَقِیْقِ الْاَمَارَةِ فَتَقَاضَاهُ عَبْدُاللّٰهِ فَاخْتَلَفَا فِیْهِ فَقَالَ الْاَشْعَثُ اِشْتَرَیْتُ مِنْکَ بِعَشْرَةِ الْاٰفِ دِرْهَمٍ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بِعْتُ مِنْکَ بِعِشْرِیْنَ اَلْفًا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِجْعَلْ بَیْنِیْ وَ

بَیْنَکَ رَجُلًا فَقَالَ الْاَشْعَثُ فَاِنِّیْ اَجْعَلُکَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِکَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَاِنِّیْ سَاَقْضِیْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ بِقَضَاءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَایِعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ فَاَمَّا اَنْ یَّرْضَی الْمُشْتَرِیْ بِهٖ اَوْ یَتَرَادَّانِ الْبَیْعَ

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَایِعَانِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْ یَتَرَادَّانِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ الْبَیْعَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَایِعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْ یَتَرَادَّانِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَثَ اِشْتَرٰی مِنْهُ رَقِیْقًا فَتَقَاضَاهُ وَاخْتَلَفَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بِعِشْرِیْنَ اَلْفًا فَقَالَ الْاَشْعَثُ بِعَشْرَةِ الْاٰفٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَایِعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْ یَتَرَادَّانِ

حضرت ابوحنیفہ قاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک غلام خمس کے غلاموں میں سے خریدا۔ حضرت عبداللہ نے اس سے اس کی قیمت مانگی تو قیمت میں دونوں کے درمیان جھگڑا پڑ گیا۔ اشعث نے کہا میں نے تم سے وہ دس ہزار درہم میں خریدا ہے اور عبداللہ بولے میں نے تو وہ تجھ کو بیس ہزار درہم کے عوض بیچا ہے۔ تو عبداللہ نے کہا کہ تو میرے اور اپنے درمیان کسی کو حکم (ثالث) مقرر کر دے جو ہمارا جھگڑا طے کرے۔ اشعث نے کہا میں تمہیں ہی تمہارے اور اپنے درمیان حکم (ثالث) مقرر کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اب میں اپنے اور تیرے درمیان وہ فیصلہ دیتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ نے فرمایا کہ جب خریدار اور فروخت کنندہ

آپس میں جھگڑ پڑیں تو بائع (فروخت کنندہ) کی بات مانی جائے گی۔ یا تو خریدار فروخت کنندہ کی بات پر راضی ہو جائے یا پھر وہ دونوں بیع کو واپس کر دیں۔

اور ایک روایت میں قاسم کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بائع اور مشتری آپس میں لڑ پڑیں اور فروخت شدہ سامان بدستور موجود ہو تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا وہ دونوں بیع لوٹا لیں۔ ایک روایت ۔یَتَرادّانِ کے ساتھ لفظ بیع بھی زائد ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب مختلف القول ہوں جائیں بائع اور مشتری تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا وہ بیع کو پھیر لیں۔ اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ سے یوں مروی ہے کہ اشعث نے ان سے ایک غلام خریدا انہوں نے اس سے اس کی قیمت کا تقاضا کیا اور پھر ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ عبداللہ نے کہا بیس ہزار درہم۔

اشعث نے کہا دس ہزار درہم، حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بائع اور مشتری جھگڑیں تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا وہ دونوں بیع کو لوٹا لیں۔

تشریح : بائع یعنی فروخت کنندہ اور مشتری یعنی خریدار میں کسی خرید و فروخت میں اختلاف ہو جائے تو بائع کا قول مانا جائے گا۔ اگر اختلاف ختم نہ ہو تو اس معاملہ کو ختم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس بیع کو واپس کر دیا جائے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَیْهِ فِی نَاقَةٍ وَقَدْ اَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَّهَا نُتِجَتْ عِنْدَهٗ فَقَضٰی بِهَا لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهٖ

حضرت ابوحنیفہ ابوزبیر سے وہ جابر بن عبداللہ سے وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص آپ کے پاس ایک اونٹنی کے بارے میں جھگڑتے ہوئے

آئے اور ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کئے کہ وہ اسی کے ہاں پیدا ہوئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی اسی کو دلا دی جس کے قبضہ میں تھی۔

مشکل الفاظ: اختصما، وہ دونوں جھگڑے۔ ناقة، اونٹنی، نتجت، وہ پیدا ہوئی

تشریح : نبی پاک ﷺ کو معاملہ کی نوعیت کو دیکھ کر فیصلہ اس کے حق میں کر دیا جس کے قبضہ میں اونٹنی تھی، اور مثال بن گئی کہ ایسی صورت حال میں فیصلہ اس طرح کرنا چاہیے۔

حدیث : اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اخْتَصَمَ رَجُلَانِ فِیْ نَاقَةٍ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا یُقِیْمُ الْبَیِّنَةَ اَنَّهَا نَاقَتُهٗ نَتَجَهَا فَقَضٰی بِهَا النَّبِیُّ ﷺ لِلَّذِیْ هِیَ فِیْ یَدِهٖ

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَاقَةٍ فَاَقَامَ هٰذَا الْبَیِّنَةَ اَنَّهٗ نَتَجَهَا وَاَقَامَ هٰذَا الْبَیِّنَةَ اَنَّهٗ نَتَجَهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِیْ هِیَ فِیْ یَدِهٖ

حضرت ابوحنیفہ ہیثم سے وہ ایک شخص سے وہ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص ایک اونٹنی کے بارے میں جھگڑ پڑے ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کئے کہ یہ اونٹنی اسی کے ہاں پیدا ہوئی ہے۔ تو نبی پاک ﷺ نے اونٹنی اس کو دلائی جس کے قبضہ میں تھی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ دو شخص لڑتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس آئے ایک نے اس پر گواہ پیش کئے کہ یہ اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی ہے۔ دوسرا اس پر گواہ لے آیا کہ یہ اونٹنی اس کے ہاں پیدا ہوئی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے اونٹنی اس کو دلا دی جس کے قبضہ میں تھی۔

کتاب الفتن — فتنوں کا بیان

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ حُمَیْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَلَّ السَّیْفَ عَلٰی اُمَّتِیْ فَاِنَّ لِجَھَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْھَا لِمَنْ سَلَّ السَّیْفَ

حضرت ابوحنیفہ یحیٰی سے وہ حمید سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت پر جس نے تلوار کھینچی تو جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اسی کیلئے ہے جس نے میری امت پر تلوار کھینچی

مشکل الفاظ : سلَّ ۔ اس نے تلوار چلائی، تلوار کھینچی۔

تشریح : یہ کتنی سخت وعید ہے کہ جو کسی مسلمان کو قتل کرے گا۔ اس پر جہنم ہے۔ خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان، نبی پاک ﷺ کی عزت و حرمت اس قدر ہے کہ خصوصیت کے ساتھ اس امت کا ذکر فرمایا ہے۔

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الْجُلَاسِ قَالَ کُنْتُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِاللّٰہِ السَّبَائِیْ کَلَامًا عَظِیْمًا فَاَتَیْنَا بِہٖ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَنَحْنُ نَھُزُّ عُنُقَہٗ فِیْ طَرِیْقِہٖ فَوَجَدْنَاہُ فِی الرَّحْبَةِ مُسْتَلْقِیًا عَلٰی ظَھْرِہٖ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَسَاَلَہٗ عَنِ الْکَلَامِ فَتَکَلَّمَ بِہٖ فَقَالَ اَتَرْوِیْہِ عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَوْ عَنْ کِتَابِہٖ اَوْ عَنْ رَسُوْلِہٖ ۔ فَقَالَ لَا ۔ قَالَ فَعَمَّا تَرْوِیْ قَالَ عَنْ نَفْسِیْ

قَالَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ رَوَیْتَ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَوْعَنْ کِتَابِہٖ اَوْ عَنْ رَسُوْلِہٖ ضَرَبْتُ عُنُقَکَ وَلَوْ رِوَیَةً عَنِّیْ اَوْ جَعُتُکَ عُقُوْبَةً فَکُنْتَ کَاذِبًا وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ ثَلٰثُوْنَ کَذَّابًا

وَاَنْتَ مِنْھُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِی الْجُلَاسِ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِاللّٰہِ السَّبَائِیِّ کَلَامًا عَظِیْمًا فَاَتَیْنَا بِہٖ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَوَجَدْنَاہُ فِی الرَّحْبَةِ مُسْتَلْقِیًا ظَھْرَہٗ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَسَاَلَہٗ عَنِ الْکَلَامِ فَتَکَلَّمَ فَقَالَ اَتَرْوِیْہِ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَوْ عَنْ کِتَابِہٖ اَوْ عَنْ رَسُوْلِہٖ قَالَ لَا قَالَ فَعَمَّنْ تَرْوِیْہِ قَالَ عَنْ نَفْسِیْ قَالَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ رَوَیْتَ عَنِ اللّٰہِ اَوْ عَنْ کِتَابِہٖ اَوْ رَسُوْلِہٖ ضَرَبْتُ عُنُقَکَ وَلَوْ رَوَیْتَ عَنِّیْ اَوْجَعْتُکَ عُقُوْبَةً فَکُنْتَ کَاذِبًا وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ ثَلٰثُوْنَ کَذَّابًا فَاَنْتَ مِنْھُمْ

حضرت ابوحنیفہ حارث سے وہ ابوجلاس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ان میں سے تھا جنہوں نے عبداللہ بن سبائی سے ایک بہت سنگین بات سنی تو ہم اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے ۔ راستہ میں ہم اس کی گردن کو جھنجوڑتے رہے۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد کے صحن میں چت لیٹے ہوئے پایا کہ آپ نے ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس سے اس بات کے بارہ میں پوچھا تو اس نے وہ بات کی تو حضرت علی نے کہا کیا تو اللہ سے روایت کرتا ہے یا اس کی کتاب سے یا اس کے رسول سے۔ اس نے کہا نہیں تو آپ نے کہا کہ پھر کس سے یہ نقل کرتا ہے تو اس نے کہا اپنے دل سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اس کی روایت اللہ تعالیٰ سے یا اس کی کتاب سے یا اس کے رسول سے ظاہر کرتا تو میں تمہاری گردن مار دیتا اگر اس کی نسبت میری طرف کرتا تو میں تمہیں سخت سزا دیتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے ہوں گے اور تو انہیں میں سے ہے۔

اور ایک روایت میں ابوالجلاس سے یوں منقول ہے کہ اس نے کہا میں ان

لوگوں میں سے تھا جنہوں نے عبداللہ سبائی سے بڑا بول سنا تھا۔ تو ہم اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور ہم نے ان کو مسجد کے صحن میں پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے چت لیٹے پایا۔ تو آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے وہی بات کہی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتا ہے یا اس کی کتاب سے یا اس کے رسول سے۔ تو اس نے کہا نہیں۔ تو آپ نے کہا کہ پھر کس سے اس بات کو نقل کرتا ہے۔ اس نے کہا اپنے دل سے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو روایت اللہ سے کرنے کا دعویٰ کرتا یا اس کی کتاب سے یا اس کے رسول سے تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ اور اگر تو اس بات کی نسبت میری طرف کرتا تو میں تجھ کو دردناک سزا دیتا۔ پس تو جھوٹا ہوتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے ہوں گے اور تو ان میں سے ہے۔

مشکل الفاظ: نهز عنقه، اس کی گردن جھنجھوڑتے رہے۔ الرحبةُ ۔ صحن
مستلقیاً ، چت لیٹے ہوئے۔ عقوبةً ۔ سخت سزا۔

تشریح : اللہ سے روایت کرنے، کتاب سے اور رسول سے روایت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دعویٰ قرآن پر زیادتی کرتے ہوئے، وحی کی جانب نسبت کرتے ہوئے اور رسول اللہ پر اتہام لگاتے ہوئے کہتا ہے تو تیری سزا قتل ہے۔ ورنہ جھوٹا ہے

حدیث : اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَخْتَلِفُوْنَ اِلَی الْقُبُوْرِ فَیَضَعُوْنَ بُطُوْنَهُمْ عَلَیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ وَدِدْنَا لَوْ کُنَّا حَاجِبَ هٰذَا الْقَبْرِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ قَالَ لِشِدَّةِ الزَّمَانِ وَکَثْرَةِ الْبَلَایَا وَالْفِتَنِ

حضرت ابوحنیفہ عبدالرحمن سے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بکثرت قبروں پر آئیں جائیں

گے۔ اور ان پر اپنا پیٹ رکھیں گے۔ اور کہیں گے کہ کاش ہم اس قبر والے کی جگہ ہوتے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ایسا کیوں ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ زمانہ کی سختی اور بلاؤں اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے

مشکل الفاظ :فیضعون ۔ پس رکھیں گے۔ بطونهم، ان کے پیٹ۔

تشریح : مشکلات اور مصیبت اور فتنوں کا ایسا دور آئے گا کہ لوگ مرنے کی تمنا اور خواہش کریں گے۔

مگر بڑی سے بڑی مصیبت کے وقت مسلمان کو صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ اور اگر حالات اتنے ناسازگار ہوں تو یہ دعا کرنا جائز ہے کہ اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو

کتابُ التَّفْسِیْر — تفسیر قرآن کا بیان

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ الٓمّٓ قَالَ اَنَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَرٰی

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ابوفروہ سے وہ عطاء بن السائب سے وہ ابوالضحی سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے کلام " الٓمّٓ " کی تفسیر فرماتے ہیں۔ انا اللہ ، واللہ اعلم واری ۔

تشریح:" انا اللہ " کا معنی ہے میں اللہ ہوں جو "واللہ اعلم " کا معنی ہے میں زیادہ جانتا ہوں۔ اری کا معنی ہے میں دیکھتا ہوں کو الٓمّٓ سے ایک ایک حرف کو لیا گیا ہے۔

ہمزہ سے انا کی طرف اشارہ ہے لام سے اللہ کی طرف میم سے اعلم کی جانب اور الٓمّٓ میں " را " سے اری کی جانب اشارہ ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَبِیْطٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ الضَّحَّاکِ ابْنِ مُزَاحِمٍ فَیَسْأَلُهٗ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِنَّا نَرَاکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ مَا کَانَ اِحْسَانُهٗ قَالَ کَانَ اِذَا رَاٰی رَجُلًا مُضَیِّقًا عَلَیْهِ وَسَّعَ عَلَیْهِ وَاِذَا رَاٰی مَرِیْضًا قَامَ عَلَیْهِ وَاِذَا رَاٰی مُحْتَاجًا سَاَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ سلمہ بن عبیط سے وہ فرماتے ہیں کہ میں ضحاک بن مزاحم کے پاس تھا کہ ان سے ایک شخص نے " انا نراک من المحسنین " (کہ آپ ہم کو نیک و محسن آدمی معلوم ہوتے ہیں۔) کے بارے میں پوچھا کہ ان (حضرت یوسف علیہ السلام) کا احسان کیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ جب وہ کسی تنگدست کو دیکھے تو اس کو وسعت دے اور جب کسی بیمار کو دیکھتے تو اس کی بیمار پُرسی کرتے اور جب کسی ضرورت مند کو دیکھتے تو اس کی حاجت روائی کرتے۔

تشریح: محسن کی یہاں پر وضاحت کی گئی ہے کہ اس کی یہ خوبی ہے کہ جب کسی مفلوج الحال تنگدست کو دیکھے تو اس کی مدد کرے جب کسی مریض کو دیکھے تو اس کی تیمارداری کرے اور جب کسی محتاج وضرورت مند کو دیکھے تو اس کی حاجت روائی اور ضرورت کو پورا کرے۔ اس آدمی کو محسن کہا جاتا ہے اور قرآن میں جو مخصوص اشارہ ہے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی جانب ہے جن میں یہ تینوں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ الْمُتَفَرِّسِیْنَ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عطیہ سے وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی " اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ

لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ" کہ بے شک اس میں بصیرت والوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں۔ گویا مُتَوَسِّمِیْنَ سے مُتَفَرِّسِیْنَ مراد لیا گیا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں قرآن کی آیت کے لفظ مُتَوَسِّمِیْنَ کی تفسیر بیان کی جا رہی ہے کہ مُتَوَسِّمِیْنَ سے مراد فہم وفراست کا موجود ہونا ہے جب مومن کے اندر نور سے اتنی فہم وفراست آجائے تو نبی پاک ﷺ کی فراست اور نظر کا عالم کیا ہوگا۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عبد الملک سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں فرمایا۔ "فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ" پس قسم ہے تمہارے رب کی بیشک ہم ضرور سوال کریں گے ان سب سے اس چیز کے بارے میں کہ جو وہ کرتے تھے۔

اس سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے یعنی اس سے کلمہ شہادت مراد ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا لَکَ تَزُوْرُنَا اَکْثَرَ مَا تَزُوْرُنَا قَالَ فَاَنْزَلَتْ بَعْدَ لَیَالٍ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ ذر سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت جبرائیل سے کہ آپ ہماری ملاقات کے لئے زیادہ کیوں نہیں آتے۔

تو اس کے چند روز ہی بعد یہ آیت نازل ہوئی "وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا" کہ ہم نہیں اترتے مگر آپ کے رب کے حکم سے اسی کے لئے ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے۔

تشریح : یہ اس وقت کی بات ہے جب وحی کا سلسلہ چالیس روز تک بند رہا۔ حضور ﷺ کو وحی کا شدید اشتیاق تھا۔

حدیث: اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِىءٍ قَالَتْ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ الْمُنْكَرُ الَّذِىْ كَانُوْا يَاْتُوْنَ فِىْ نَادِيْهِمْ قَالَ كَانُوْا يُحْذِفُوْنَ النَّاسَ بِالنَّوَاةِ وَالْحَصَاةِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الطَّرِيْقِ

حضرت ابو حنیفہ سماک سے وہ ابو صالح سے وہ ام ھانی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ وہ کیا بری بات تھی جو وہ قوم اپنی مجلسوں میں کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگوں پر گٹھلیاں اور کنکریاں پھینکا کرتے اور راہ گیروں سے تمسخر کرتے تھے۔

تشریح : قوم لوط کے قول جس کو اللہ نے فرمایا کہ وَتَاْتُوْنَ فِىْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ" کی تفسیر بیان کی کہ وہ لوگوں پر پتھر اور پھلوں کی گٹھلیاں پھینکتے تھے اور مسافروں کو اور راہ گیروں کو تنگ کرتے تھے ان سے مذاق اور تمسخر کرتے تھے۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ قُلْ مِنْ ضُعْفٍ

حضرت ابو حنیفہ عطیہ سے وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ کے سامنے یہ آیت "اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ

مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّ شَيْبَةً" پڑھی تو آپ نے ان کو ٹوکا اور فرمایا کہ لفظ ضعف کو ضاد کے پیش کے ساتھ پڑھو۔

تشریح : حضرت ابن عمر نے ضعف کے ضاد کو زبر کے ساتھ پڑھا ہوگا تو آپ نے ان کی تصحیح فرمائی۔ کیونکہ قریش کی لغت میں یہ لفظ اسی طرح تھا۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابو حنیفہ ہیثم سے وہ شعبی سے وہ مسروق وہ عبداللہ (بن مسعود) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے قرآن پاک کی آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین میں دخان (دھواں) اور آیت یوم نبطش البطشة الکبری میں بطشة (فارتقب البطشة الکبری رسول اللہ ﷺ کے دور میں گزر چکی ہے۔

تشریح: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان آیات میں جس عذاب کا ذکر ہے وہ دنیا میں ہی اہل قریش کو مل چکا تھا۔ مسلسل قریش کی نافرمانیوں کی وجہ سے اللہ نے ان کو سخت قحط میں مبتلا کیا۔ یہاں تک کہ بہت سے لوگ مر گئے۔ ان لوگوں نے مردار تک کھایا۔ اور کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے ان کو آسمان کی طرف دھواں دکھائی دیتا تھا۔

حدیث : اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَهِبَةُ اللّٰهِ لَكُمْ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ الذُّكُوْرَ

حضرت ابو حنیفہ حماد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک تمہاری اولاد تمہاری کمائی ہے اور تمہارے لئے اللہ کی بخشش ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے

لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے۔

مشکل الفاظ کسبکم۔ تمہاری کمائی، ھبۃ اللہ۔ اللہ کی بخشش،

الاناث۔ لڑکیاں، الذکور۔ لڑکے۔

تشریح: اولاد اللہ کی جانب سے اللہ کی بخشش اور عطا ہے، لڑکیاں اور لڑکے اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے یہ خاص اللہ کا کرم ہے۔ جس کیلئے چاہتا ہے لڑکے منتخب کرے اور جس کیلئے چاہے لڑکیاں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مَکِّیِّ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِیْ قَبِیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُزَنِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِمَا فِیْهَا بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَقَالَ رَجُلٌ وَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ اَشْرَکَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَکَ.

حضرت ابو حنیفہ مکی بن ابراہیم سے وہ ابولھیعہ سے وہ ابوقبیل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن المزنی کو فرماتے سنا کہ میں نے حضور ﷺ کے آزاد شدہ غلام ثوبان کو کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ پوری دنیا و مافیہا کو اس آیت کے بدلے میں لوں۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ .... الآیۃ. کہ آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی وہ مایوس نہ ہوں اللہ کی رحمت سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا۔ اس پر ایک شخص نے کہا اور جس نے شرک کیا۔ آپ خاموش رہے

پھر اس نے کہا اور جس نے شرک کیا پھر آپ خاموش رہے پھر تیسری بار اس نے کہا اور جس نے شرک کیا تو آپ چپ رہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ اور جس نے شرک کیا۔

تشریح: احادیث کے بعض نسخوں میں واؤ ہے جس طرح یہاں ہے۔ الا استثناء کے لئے ہو تو پھر معنی یہ ہیں کہ شرک کے علاوہ بخشش ہے۔

بعض محدثین نے کہا کہ الا تنبیہ کیلئے ہو اور واؤ نہ ہو تو معنی ہوں گے۔ خبردار جس نے شرک کیا وہ بھی بخشا جائے گا۔ یعنی جب وہ شرک سے تائب ہو جائے گا تو اس کے شرک کے سارے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْکَلْبِیِّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ وَحْشِیًّا لَمَّا قَتَلَ حَمْزَةَ مَکَثَ زَمَانًا ثُمَّ وَقَعَ فِیْ قَلْبِهِ الْاِسْلَامُ فَاَرْسَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ قَلْبِهِ الْاِسْلَامُ وَقَدْ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ، یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا. فَاِنِّیْ قَدْ فَعَلْتُهُنَّ جَمِیْعًا فَهَلْ لِیْ رُخْصَةٌ.

قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْ لَهٗ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۚ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذِهٖ فَلَمَّا قُرِاَتْ عَلَیْهِ قَالَ وَحْشِیٌّ اِنَّ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ شُرُوْطًا وَاَخْشٰی اَنْ لَّا اٰتِیَ بِهَا وَلَا اُحَقِّقَ اَنْ اَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا اَمْ لَا فَهَلْ عِنْدَکَ شَیْءٌ اَلْیَنُ مِنْ هٰذَا یَا مُحَمَّدُ ﷺ. قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ قَالَ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَبَعَثَ اِلٰى وَحْشِيٍّ.

قَالَ فَلَمَّا قُرِأَتْ لَهٗ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاَنَا لَا اَدْرِىْ لَعَلِّىْ اَنْ لَا اَكُوْنَ فِىْ مَشِيَّتِهٖ اِنْ شَاءَ فِى الْمَغْفِرَةِ وَلَوْ كَانَتِ الْاٰيَةُ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ شَاءَ كَانَ ذٰلِكَ فَهَلْ عِنْدَكَ شَىْءٌ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. قَالَ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى وَحْشِيٍّ فَاَرْسَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاْذَنْ لِىْ فِىْ لِقَائِكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ وَّارِ عَنِّىْ وَجْهَكَ فَاِنِّىْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَمْلَاَ عَيْنِىْ مِنْ قَاتِلِ حَمْزَةَ عَمِّىْ قَالَ فَسَكَتَ وَحْشِىٌّ حَتّٰى كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ مُّسَيْلَمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَشْرَكْتُ فِى الْاَرْضِ فَلِىْ نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا غَيْرَ اَنَّ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ قَالَ فَقَدِمَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ فَلَمَّا قُرِئَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْكِتَابُ قَالَ لِلرَّسُوْلَيْنِ لَوْلَا اَنَّكُمَا رَسُوْلَانِ لَقَتَلْتُكُمَا ثُمَّ دَعَا بِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ السَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) قَالَ فَلَمَّا بَلَغَ وَحْشِيًّا مَا كَتَبَ

مُسَيْلَمَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْرَجَ الْمِدْرَاعَ فَصَقَلَهٗ وَهَمَّ بِقَتْلِ مُسَيْلَمَةَ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى عَزْمِ ذٰلِكَ حَتّٰى قَتَلَهٗ يَوْمَ الْيَمَامَةِ.

حضرت ابوحنیفہ محمد بن السائب الکلبی سے وہ ابوصالح سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب وحشی بن حرب نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو اس کے بعد ایک مدت تک کفر پر رہا۔ پھر اس کے دل میں اسلام کا خیال آیا تو اس نے ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوگئی ہے۔ اور میں نے سنا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے کلام کو نقل کرتے ہیں۔

اور جو (لوگ) کہ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر حق پر۔ اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص ایسے کام کریگا تو سزا سے اس کو سابقہ پڑے گا۔ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس سے ہمیشہ ہمیشہ ذلیل وخوار رہے گا۔ اور میں نے تو یہ سب کچھ کیا ہے تو کیا میرے لئے چھٹکارا ہے۔ اور (راوی) کہتے ہیں کہ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد (ﷺ) آپ اس کو فرمادیں۔

مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل ڈالے گا اور غفور رحیم ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت وحشی کے پاس بھیجی جب یہ آیت وحشی کے پاس پڑھی گئی تو اس نے کہا کہ اس آیت میں چند شرطیں ہیں جن کے بارے میں مجھے خوف ہے کہ میں ان کو انجام نہ دے سکوں گا اور میں تحقیق نہیں جان سکتا کہ میں نیک عمل کرسکوں گا یا نہیں۔ تو اے محمد (ﷺ) کیا آپ کے پاس اس سے بھی کوئی آسان چیز ہے۔

راوی نے کہا کہ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

(ترجمہ آیت) بیشک اللہ اس کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے گا مغفرت فرمادے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت لکھی اور وحشی کے پاس بھیجی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر جب یہ آیت اس کے لئے پڑھی گئی تو اس نے کہا کہ بیشک وہ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور بخش دے گا اس کے علاوہ جس کو چاہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ شاید میں اللہ کی مشیت میں نہ ہوں اگر وہ مغفرت چاہے۔ تو کیا اے محمد ﷺ آپ کے پاس اس سے بھی وسیع تر کوئی حکم الٰہی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر اترے قُل یا عبادی الذین... الآیۃ۔ کہ فرمادیں کہ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف فرمادے گا بیشک وہی غفور الرحیم ہے۔ راوی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے پھر یہ آیت بھی لکھ کر وحشی کے پاس بھیج دی۔ جب یہ آیت اس کے سامنے پڑھی گئی تو کہنے لگا بیشک یہ آیت ٹھیک موافق مطلب ہے۔ پھر اسلام لے آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ یارسول اللہ ﷺ میں اسلام لے آیا ہوں تو آپ مجھے اپنی ملاقات کی اجازت دیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس کو کہلا بھیجا کہ مجھے اپنا منہ نہ دکھانا۔ میں اس کی تاب نہیں لاسکتا کہ میرے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کو آنکھ بھر کر دیکھ لوں چنانچہ وحشی نے خاموشی اختیار کرلی۔ یہاں تک کہ مسیلمہ (کذاب) نے رسول اللہ ﷺ کو اس مضمون کا خط بھیجا کہ مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف۔ اما بعد پس میں نے شریک کیا زمین میں، آدھی زمین میرے لئے اور آدھی قریش کے لئے۔ مگر قریش ایسی قوم ہے کہ وہ دھاندلی کرتی ہے۔ اور اس کے خط کو دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے۔ جب اس کا

خط رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں قاصدوں سے فرمایا کہ اگر تم قاصدوں کی حیثیت سے نہ آئے ہوتے تو میں تم دونوں کو قتل کرادیتا۔ پھر آپ نے حضرت علی بن ابو طالب کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ (ﷺ) محمد رسول اللہ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیروکار ہو۔ اما بعد پس بیشک زمین اللہ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور اچھی آخرت پرہیزگاروں کیلئے ہے اور رحمت بھیجے اللہ ہمارے سردار محمد ﷺ پر۔ راوی نے کہا کہ جب وحشی کو خبر ملی اس تحریر کی جو مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کو لکھی تھی تو اس نے اپنے حربہ کو نکالا اور اس کو تیز کیا اور مسیلمہ کے قتل کا ارادہ ٹھان لیا۔ اور اسی ارادہ میں رہا۔ یہاں تک کہ یمامہ کے دن اس کو قتل کر ڈالا۔

مشکل الفاظ: مکث۔ دورکا، وقع، واقع ہوا، پیدا ہوا، اثاما۔ سزا، یعتدون. وہ دھاندلی کرتے ہیں، حد سے گزرتے ہیں، الدراع۔ حربہ۔ فصقلہ۔ تو اس کو تیز کیا، هم۔ اس نے ارادہ کیا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی بخشش اور مہربانی کی کوئی حد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا مگر شرط یہ ہے کہ بندہ مومن اس کی رحمت اور بخشش سے ناامید نہ ہو۔

وحشی کا واقعہ مذکورہ دیگر کتابوں میں بھی آتا ہے کہ اس کو اللہ نے معاف فرمادیا تھا۔ صحابہ کرام میں سے کسی نے پوچھا کہ یہ بخشش خداوندی صرف وحشی کیلئے مخصوص ہے یا تمام مسلمانوں کیلئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ حکم تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ مگر اس واقعہ میں ایک بات قابل ذکر ہے کہ وحشی کے تمام گناہوں کی بخشش کے باوجود حضور ﷺ نے فرمایا کہ وحشی میرے سامنے نہ آئے کہ اگر وہ سامنے آئے گا

تو مجھے اپنے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا لرزہ خیز قتل یاد آ جائے گا اور وہ منظر مجھ سے برداشت نہ ہوگا۔

تو اندازہ کرنا چاہیے کہ حضور ﷺ کے رشتہ داروں کا ادب واحترام اور پاس کتنا ضروری ہے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الزَّعْرَاءِ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَیَخْرُجَنَّ بِشَفَاعَتِیْ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ مِنَ النَّارِ حَتّٰی لَا یَبْقٰی فِیْهَا اَحَدٌ اِلَّا اَهْلَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ، قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ، وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ، وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ حَتّٰی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یُعَذِّبُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَقْوَامًا مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ ثُمَّ یُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَا یَبْقٰی اِلَّا مَنْ ذَكَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ، قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ، وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ اِلَی الشّٰفِعِیْنَ.

حضرت ابوحنیفہ سلمہ سے وہ ابوالزعراء سے جو ابن مسعود کے دوستوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری شفاعت کی بدولت اہل ایمان جہنم سے نکلیں گے یہاں تک کہ اس آیت کے مخاطبین کے سوا کوئی نہ رہے گا۔ (آیت کا ترجمہ) کون سی چیز تم کو دوزخ میں کھینچ لائی ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہ نمازی تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے۔ اور قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو موت نے آ گھیرا۔ تو ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہ دے گی۔

اور ایک روایت میں حضرت ابن مسعود سے اس طرح ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے بہت سی قوموں کو عذاب دے گا۔ پھر محمد ﷺ کی شفاعت سے ان کو جہنم سے نکالے گا۔ یہاں تک کہ اس میں سوائے ان لوگوں کے کوئی نہ رہیں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے۔

آیت: مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ، قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ، وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ، وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ .... اِلَی الشّٰفِعِیْنَ.

مشکل الفاظ: ماسلککم. کس چیز نے تمہیں کھینچ لایا ہے۔

نخوض. ہم بحث کرتے ہیں۔

تشریح: اس حدیث میں شفاعت کے منکرین کے خیال باطل کو ختم کیا جا رہا ہے کہ امت مسلمہ کے فاسق وفاجر دوزخ کا عذاب بھگتیں گے۔ پھر حضور ﷺ کی شفاعت سے دوزخ سے نکلیں گے۔ یہاں تک کہ اس میں صرف مشرک وکافر رہ جائیں گے۔

معتزلہ وفرقہ مرجیہ کے عقائد کو بھی رد کیا جا رہا ہے کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا اور مرجیہ کا خیال ہے کہ محض کلمہ گو سیدھا جنت میں جائے گا۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ اِلَی الشّٰفِعِیْنَ.

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ سلمہ بن کہیل سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ دوزخ میں کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر وہی جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے۔ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ سے آخر شافعین تک۔

تشریح: یہ حدیث اوپر والی حدیث کا خلاصہ ہے۔

حدیث: حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ الْحَفْ

ثَمَانُوْنَ سَنَةً مِنْهَا سِتَّةُ اَيَّامٍ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا.

حضرت حماد اپنے باپ سے وہ عاصم سے وہ ابو صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حقب سے اسی سال مراد ہیں جس کے چھ دن تمام ایام دن کے برابر ہیں۔

تشریح: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں کہ ان چھ دنوں سے زمین و آسمان مراد ہو سکتے ہیں۔ یا پوری عمر دنیا کے چھ دن کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کیونکہ پوری عمر دنیا کی بروئے روایات سات دن مانی گئی ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ قَرَأَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

حضرت ابو حنیفہ ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی "وصدق بالحسنی" تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لا الہ الا اللہ ہے۔

تشریح: یعنی جس نے اچھی بات کو مانا اس میں "الحسنیٰ" اچھی بات سے مراد کلمہ توحید ہے۔ کیونکہ تمام خوبیوں کی جڑ کلمہ توحید ہے اس کے بغیر کوئی نیکی اللہ کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہے۔

كِتَابُ الْوَصَايَا وَالْفَرَائِضِ

کتاب وصیتوں اور فرائض کے بیان میں

حدیث: اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِىُّ ﷺ يَعُوْدُ فِىْ مَرَضٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِىْ بِمَالِىْ كُلِّهٖ قَالَ لَا. قُلْتُ فَبِنِصْفِهٖ قَالَ لَا. قُلْتُ فَثُلُثِهٖ. قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ لَا تَدَعْ اَهْلَكَ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى

سَعْدٍ يَعُوْدُهٗ. قَالَ اَوْصَيْتَ قَالَ نَعَمْ اَوْصَيْتُ بِمَالِىْ كُلِّهٖ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ الثُّلُثَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِىْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِىْ بِمَالِىْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالنِّصْفِ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالثُّلُثِ.

قَالَ فَبِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَنْ تَدَعَ اَهْلَكَ بِخَيْرٍ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

حضرت ابو حنیفہ عطاء سے وہ اپنے باپ سے وہ سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے تمام مال کی اللہ کیلئے وصیت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو پھر نصف کی تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اس کے تہائی کی۔ آپ نے فرمایا تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے عیال کو اس حال میں نہ چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کی ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں میں نے تمام مال کی وصیت کی ہے تو پھر آپ اس کو کم کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی کیلئے کہا تو آپ نے فرمایا کہ ایک تہائی بھی بہت ہے۔

ایک روایت میں عطاء اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے وہ سعد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس بیمار پرسی کرنے آئے تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے تمام مال کی وصیت کرتا

ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا آدھے کی تو آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ ایک تہائی کی تو آپ نے فرمایا کہ ایک تہائی۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ کیونکہ تمہارا اپنے گھر والوں کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس سے کہ تم ان کو فقیر چھوڑ دو۔ کہ وہ لوگوں کے سامنے سوال کیلئے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

مشکل الفاظ: اوصیت. تو نے وصیت کی، ناقصه. اس نے اس سے کم کیا، یتکففون. وہ ہاتھ پھیلاتے ہیں، یعود. وہ عیادت کرتا ہے، بیمار پرسی کرتا ہے۔

تشریح: وصیت کرنا تہائی مال کی جائز ہے اس سے زیادہ کی جائز نہیں ہے۔ وراثت کے حصے متعین ہونے کے بعد اس کی بھی وصیت لازم نہیں ہاں اگر وصیت کی ہو تو اس کے تہائی مال پر وصیت لاگو ہوگی۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِیَّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَبْدَہٗ اَوْ اَمَتَہٗ.

حضرت ابوحنیفہ ابوالزبیر سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان نصرانی کا وارث نہیں ہوتا مگر نصرانی اس کا غلام ہو یا نصرانیہ اس کی باندی تو وارث ہوگی۔

تشریح: مسلمان کافر کا وارث ہوسکتا ہے یا نہیں اس حدیث کی روشنی میں جمہور علماء وائمہ اربعہ کا یہ مسلک ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا ہاں اگر غلام یا لونڈی نصرانی ہوں تو ان کا وارث ہوجائے گا۔ کافر کسی بھی صورت میں مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ طَاؤُسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ.

حضرت ابوحنیفہ طاؤس سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم فرض حصے ان کے مستحقین کو دو اور جو بچ جائے تو وہ قریب تر

مرد کو دو۔

تشریح: ذوی الفروض وہ قریبی رشتہ دار ہیں جن کے حصے کتاب وسنت میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ آدھا، تہائی، آٹھواں، دو تہائی، ایک تہائی اور چھٹا ان سے بچا ہوا حصہ عصبہ لیتے ہیں۔ عصبہ سے مراد ان کے علاوہ قریب ترین مرد رشتہ دار ہیں۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ اَنَّ ابْنَةَ لِحَمْزَةَ اَعْتَقَتْ مَمْلُوْکًا فَمَاتَ فَتَرَکَ ابْنَةً فَاَعْطَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَاَعْطَی ابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ.

حضرت ابوحنیفہ حکم سے وہ عبداللہ بن شداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ کی بیٹی نے ایک غلام کو آزاد کیا تو وہ غلام مر گیا تو وہ بیٹی کو چھوڑ گیا۔ تو نبی پاک ﷺ نے اس کی بیٹی کو آدھا حصہ دیا اور حضرت حمزہ کی بیٹی کو باقی نصف دیا۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مولی العتاقہ جس کو عصبہ سببیہ بھی کہتے ہیں عصبیت کی وجہ سے میراث کا حقدار ہے۔ یہ ذوی الارحام پر مقدم مانا جاتا ہے۔ ہاں عصبہ نسبیہ سے اس کا مرتبہ بعد ہے۔ مزید یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے کہ مولی العتاقہ میں مرد ہونے کی شرط نہیں۔ خواہ مرد ہو یا عورت اس کو ولایت کا حق حاصل ہے۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْھَیْثَمِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا ؕ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا. عَدَلَ مَنْ کَانَ یَعُوْلُ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی فَلَمْ یَقْرَبُوْھَا وَشَقَّ عَلَیْھِمْ حِفْظُھَا وَخَافُوْا الْاِثْمَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ فَنَزَلَتِ الْاٰیَةُ فَخُفِّفَ عَلَیْھِمْ.

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ؕ وَاِنْ

تُخَالِطُوْھُمْ الآیۃ.

حضرت ابو حنیفہ ہیثم سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت اتری اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ۔

کہ بیشک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں تو وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

اور اسکے مقابلہ میں جو لوگ یتیموں کے اموال کی دیکھ بھال کرتے تھے اور ان کے مال سے بچے اور ان پر ان کے اموال کی حفاظت مشکل ہوگئی اس لئے کہ وہ اپنے بارے میں ڈرے کہ کہیں وہ گنہگار نہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ، قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ، وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ تو یوں ان کی تکلیف کو ہلکا کیا گیا۔

اور آپ سے پوچھتے ہیں یتیموں کے بارے میں تو آپ فرمادیں کہ ان کیلئے مصلحت کی رعایت بہتر ہے۔ اور اگر ان کے ساتھ خرچ مل جل کر کر دو تو تمہارے بھائی ہیں۔

مشکل الفاظ: سیصلون. وہ عنقریب داخل ہوں گے، شق علیھم . ان پر مشکل ہوگیا، خافوا. انہوں نے خوف کیا، تخالطوھم. تم ملاؤ۔

تشریح: ویسے تو ہر کسی کے ساتھ زیادتی کرنا ظلم عظیم ہے۔ مگر یتیموں کا خصوصیت کیساتھ اس لئے ذکر ہے کہ وہ مجبور و بے بس ہوتے ہیں تو کوئی ان کی مجبوری سے فائدہ نہ حاصل کرے۔ ان کے مال کو ہڑپ کرنے والے گویا اس طرح کہ اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔

یتیموں کی خیر خواہی اور راہنمائی کا بہت ثواب ہے۔ اور اگر ان کے پاس اتنا مال ہے تو ان کے ساتھ مل جل کر رہنا اور خرچ کرنے میں حرج نہیں ہے مگر اس بات کا

خیال رہے کہ ان کے ساتھ ذرا بھی حق تلفی نہ ہو۔

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَایُتْمَ بَعْدَ الْحُلُمِ.

حضرت ابو حنیفہ محمد بن منکدر سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں ہے۔

مشکل الفاظ: ۔ لایتم. کوئی یتیمی نہیں، حلم. بالغ ہونا۔

تشریح: یتیم وہی کہلائے گا کہ جس کا باپ فوت ہو جائے اور ابھی وہ نابالغ ہو۔ اگر کوئی بالغ ہوگیا اور اس کا والد فوت ہوگا تو اصطلاح شریعت میں یتیم نہ ہوگا۔

كِتَابُ الْقِيَامَةِ وَصِفَةِ الْجَنَّةِ

قیامت کا بیان اور جنت کی صفت

حدیث: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ذُوْحَسْرَۃٍ وَّنَدَامَۃٍ.

حضرت ابو حنیفہ اسماعیل سے وہ ابو صالح سے وہ ام ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت حسرت اور ندامت کا دن ہے۔

مشکل الفاظ: ۔ حسرۃ. حسرت، تمنا، ندامۃ. شرمندگی۔

تشریح: اصل میں حسرت اور ندامت فاسق و فاجر لوگوں کو ہوگی کہ انہوں نے دنیا میں بدعقیدگی اور بدعملیوں کی وجہ سے اپنے لئے جہنم مول لی ان کیلئے سخت حسرت و ناامیدی کا دن ہوگا۔

اور جنتیوں کو بھی ایک حسرت ہوگی کہ دنیا میں جو گھڑی ان کو اللہ کے ذکر کے بغیر گزری

ہوگی اس پر حسرت کریں گے۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقِیٰمَةَ ذُوْحَسْرَةٍ وَّنَدَامَةٍ۔

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ہانی سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک قیامت حسرت وندامت والی ہے۔

تشریح: اس حسرت وندامت سے وہی مراد ہے کہ کفار ومشرکین وفاسق وفاجروں کے لئے بدعملیوں پر حسرت وندامت ہوگی۔ اور جنت والوں کی ندامت اس بات پر ہوگی کہ اللہ نے ہمیں اتنے بڑے رتبے دیئے اتنے انعامات کئے مگر ہم نے دنیا میں اللہ کے ذکر سے فلاں فلاں وقت غفلت میں گزارا تھا۔

حدیث: اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِنَ الْجَنَّةِ مَدِیْنَةً مِنْ مِسْکٍ اَذْفَرَ مَاؤُهَا السَّلْسَبِیْلُ وَشَجَرُهَا خُلِقَتْ مِنْ نُوْرٍ فِیْهَا حُوْرٌ حِسَانٌ عَلٰی کُلِّ وَاحِدَةٍ سَبْعُوْنَ ذُوَابَةً لَوْ اَنَّ وَاحِدَةً مِنْهَا اَشْرَقَتْ فِی الْاَرْضِ لَاَضَاءَ تْ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمَلَأَتْ مِنْ طِیْبِ رِیْحِهَا مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ هٰذَا قَالَ لِمَنْ کَانَ سَمْحًا فِی التَّقَاضِیْ۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَوْ اَنَّ وَاحِدَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ اَشْرَقَتْ لَاَضَاءَ تْ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مِنْ طِیْبِهَا۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ: قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَدِیْنَةً خُلِقَتْ مِنْ مِسْکٍ اَذْفَرَ مُعَلَّقَةً تَحْتَ الْعَرْشِ وَشَجَرٌ مِنَ النُّوْرِ وَمَاؤُهَا السَّلْسَبِیْلُ وَحُوْرٌ عِیْنُهَا خُلِقَتْ مِنْ نَبَاتِ الْجِنَانِ عَلٰی کُلِّ

وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ ذُوَابَةً لَوْ اَنَّ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ عُلِّقَتْ فِی الْمَشْرِقِ لَاَضَاءَ تْ اَهْلَ الْمَغْرِبِ۔

حضرت ابوحنیفہ اسماعیل سے وہ ابوصالح سے وہ ام ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام ہانی نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک شہر مشک سے اذفر سے پیدا فرمایا ہے۔ جس کا پانی سلسبیل ہے اور اس کے درخت نور سے بنے ہوئے ہیں جس میں خوبصورت حوریں ہیں ان میں ہر ایک کی ستر زلفیں ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی زمین میں نور افگن ہو تو زمین کے مشرق سے مغرب تک روشن کردے اور آسمان اور زمین کے درمیانی فضا کو مست خوشبو سے بھر دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کس کیلئے ہے؟ تو آپ نے فرمایا اس کے لئے جو قرض کے تقاضے میں نرم دل ہو۔

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان حورعین میں سے اگر ایک بھی عالم ظہور میں آجائے تو زمین کے مشرق ومغرب کا درمیانی حصہ روشن ہوجائے اور آسمان وزمین کا درمیانی خلا اس کی خوشبو سے بھر (مہک) جائے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک شہر ہے جس کو مشک اذخر سے پیدا کیا گیا ہے وہ عرش کے نیچے لٹکا ہوا ہے۔ اس کے درخت نور سے ہیں اور اسکا پانی سلسبیل سے ہے۔ اس کی حورعین کی تخلیق جنت کی گھاس سے ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی ستر زلفیں ہیں اور اگر ایک بھی ان میں مشرق میں لٹکا دی جائے تو وہ اہل مغرب کو روشن کردے۔

مشکل الفاظ: ذوابة. زلفیں، مینڈھیاں. سمحا. نرمی، معلقة. لٹکی ہوئی، نبات الجنان. جنت کی گھاس۔

تشریح: اس حدیث میں جنت کے احوال کو بیان کیا گیا ہے اور اس میں نرمی اور

حسن خلق کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور خصوصا جب صحابہ کرام نے عرض کی کہ یہ جنت کا جو مخصوص شہر ہے جس کا پانی سلسبیل اور درخت نور کے اور خوبصورت حوریں جن کی زلفوں کے نور کا یہ عالم ہوگا کہ اس سے زمین وآسمان روشنی اور خوشبو سے بھر جائے یہ جنتی شہر کن لوگوں کیلئے ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے جو قرض کے تقاضے میں نرمی کرتے ہیں۔

قَالَ جَامِعُهُ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ الْعَلَّامَةُ الْفَهَّامَةُ مَوْلَانَا الشَّيْخُ مُحَمَّدُ عَابِدُ السِّنْدِيُّ الْأَنْصَارِيُّ هٰذَا اٰخِرُ مَا وَجَدْتُهٗ مِنْ رِوَايَةِ الْحَصْكَفِيِّ فِيْ مُسْنَدِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَمَّ نَوَالُهٗ عَلَى الْعِبَادِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَمْجَادِ فَقَطْ.

اس مسند کے جامع شیخ محقق علامہ فہامہ مولانا شیخ محمد عابد السندی الانصاری نے کہا ہے کہ یہ آخری روایت ہے جو مجھے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ النعمان رحمۃ اللہ علیہ کی مسند میں بروایت حصکفی ملی ہے۔

اور تمام تعریفات اللہ کیلئے ہیں جس کے انعامات تمام بندوں پر ہیں۔ اور درود پاک ہو اس کے برگزیدہ رسول محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔ اور آپ ﷺ کی تمام آل پر آپ کے صحابہ پر آباؤ اجداد پر (فقط)۔

"تمت بالخیر"

اربعین نووی

کتاب الفقہ

توضیح العقائد

محاسن حنفیت ومحاسبہ نجدیت

اسلامی معلومات کا مستند انسائیکلوپیڈیا

یکسوئی والی نماز

سنی حنفی بہشتی زیور

مسند امام اعظم

انتخاب

خلفائے راشدین